گھر برباد
کیوں ہوتے ہیں؟
www.KitaboSunnat.com
عبدالمنان راسخ
مکتبہ قدوسیہ
اردو بازار لاہور

گھر برباد
کیوں ہوتے ہیں؟

کتاب اصلاح الزوجة المسلمة

ازدواجی زندگی سے تنگ، گھریلو حالات سے پریشان
خاوند کی شفقتوں سے محروم، ایک ناکام عورت کے لیے رہنما تحریر

گھر برباد کیوں ہوتے ہیں؟

خادم السنة النبوية الشريفة

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب وسنت
کی
نشرواشاعت
کے لیے
کوشاں

اشاعت ——— 2005

اہتمام طباعت
ابوبکر قدوسی

مکتبہ قدوسیہ
رحمان مارکیٹ ● غزنی سٹریٹ ● اردو بازار ● لاہور پاکستان

قدوسیہ اسلامک پریس
Ph:042-7230585-7351124
Email: qadusia@brain.net.pk
www.quddusia.com

فہرست

دوسری وجہ

زبان کا ناروا استعمال

تیسری وجہ

بدگمانی اور منفی سوچ

چوتھی وجہ

نافرمانی اور من مانی

پانچویں وجہ

بے صبری اور تکلف پسندی

چھٹی وجہ

ناشکری اور بے قدری

ساتویں وجہ

فخر وغرور اور گھمنڈ

آٹھویں وجہ

دوسروں کے لیے میک اپ کمال اور شوہر کے لیے گندے بال

نویں وجہ

عورت کے میکے والوں کی مداخلت

دسویں وجہ

عقیدہ آخرت کی کمزوری

ایک ماہر تعلیم مسلم خاتون کے قلم سے

دیگر مذاہب کی بہ نسبت اسلام میں عورت کو بہت بلند مقام سے نوازا گیا ہے اس بات کا اندازہ آپ اس حدیث مبارکہ سے کر سکتے ہیں کہ ''جنت ماں کے قدموں تلے ہے'' لیکن یہ عزت ومقام عورت کو اسی صورت میں نصیب ہوتا ہے جب وہ اسلام کی متعین کردہ حدود کے اندر رہ کر اپنی زندگی بسر کرے۔

اسلام جس طرح خاندان کی تنظیم کرتا ہے اس میں عورت کو امتیازی حیثیت حاصل ہے اسے گھر کی ملکہ کا درجہ دیا گیا ہے جب کہ مرد پر کسب معاش کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عورت کو گھر سے باہر قدم رکھنے سے ہی منع کیا گیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام عورتوں کو اپنی ضروریات کے لیے گھر سے باہر نکلنے کی اجازت دی ہے لیکن اسلامی حجاب وحیاء کا مظاہرہ کرتے ہوئے باپردہ ہوکر۔ نمود ونمائش کرکے ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ گھروں میں وقار کے ساتھ بیٹھی رہو اور زمانہ جاہلیت کے سے بناؤ سنگھار نہ کرتی پھرو۔

لیکن آج ہمارا معاشرہ کس طرف جارہا ہے۔ آج عورتیں جس طرح بناؤ سنگھار کرکے بازاروں میں گھومتی نظر آتی ہیں' اسلام میں اس کی سختی سے ممانعت ہے۔ آج عورت کی بے لگام آزادی' اس کی بے راہ روی اور اپنے فرائض سے غفلت نے اسے چراغ خانہ سے شمع محفل بنا کر رکھ دیا ہے۔ آج وہ اشتہارات کی زینت بن کر چیزیں بیچتے بیچتے خود بھی ایک چیز بن کر رہ گئی ہے۔

ایسے نازک حالات میں جناب عبد المنان راسخ حفظہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''گھر برباد کیوں ہوتے ہیں؟'' عورتوں کے لیے ایک نایاب تحفہ ہوسکتی ہے۔ اگر خواتین اس

کتاب کو ایک مقصد کے تحت اپنے مطالعہ کی زینت بنائیں تو بہت سے گھر ٹوٹنے اور برباد ہونے سے بچ سکتے ہیں۔ یہ صرف اسلام ہی ہے جس نے عورت کو چراغ خانہ کی حیثیت سے بلند مقام ومرتبہ عطا کیا۔

جناب راسخ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں عورتوں کی بے راہ روی اور گھروں کی تباہی وبربادی کی جو اہم وجوہات تحریر کیں وہ حددرجہ قابلِ توجہ ہیں۔ ایک عورت ہونے کی حیثیت سے میں ان سے سو فیصد اتفاق کرتی ہوں۔ فخر وگھمنڈ کے نشے میں ڈوبی ہوئی خواتین سے میری مؤدبانہ گزارش ہے کہ وہ اس کتاب کا بغور مطالعہ کریں اور بالخصوص وہ خواتین جو گھریلو مصائب ومسائل سے دوچار ہیں اور اسی طرح ان خواتین کیلئے یہ کتاب لاجواب ہے جو اپنے آپ کو بہتری اور ترقی کی شاہراہ پر گامزن کرنا چاہتی ہیں۔ آجکل دوسروں کو شرم وحیا اور اخلاق کا درس دینے والی خواتین تو بہت ہیں، لیکن افسوس تو یہ ہے کہ ان کے اپنے گھر بدخلقی وبے عملی کا مرکز ہوتے ہیں اور کئی خواتین سیمینار میں اخلاق وتربیت کے حوالے سے لیکچر دے رہی ہوتی ہیں لیکن ان کے اپنے بیٹے، بھائی اور اہل خانہ آوارگی کے نشے میں مست ہوتے ہیں اور یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہے کہ آج عورت اپنا مقام ومنصب بھول بیٹھی ہے اور شمع محفل بن کر اپنے آپ کو بری طرح بدنام کر چکی ہے اور یہ ہم سب کیلئے ایک لمحہ فکریہ ہے!

ایسے میں جناب عبدالمنان راسخ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ مبارکباد اور شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے مختصر مگر جامع کتاب لکھ کر ایک اہم کام سرانجام دیا ہے۔ شاید اس بات کا انہیں اندازہ نہ ہو مگر مجھے کامل یقین ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد بہت سی خواتین اپنی اصلاح آپ کریں گی اور روزمرہ زندگی میں اپنے اپنے رویوں اور عادات میں تبدیلی لائیں گی جس سے بہت سے گھر ٹوٹنے اور برباد ہونے سے بچ جائیں گے۔

میں آخر میں جناب عبدالمنان راسخ کی بے حد شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے

اس قابل سمجھا کہ میں اس اہم کتاب کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کروں۔ میرے لئے یہ ثوابِ عظیم ہے جو راسخ صاحب کے توسط سے میرے حصے میں آیا ہے۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے گھر کو آباد اور شاد فرمائے' ان کی تمام تصنیفات کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے ان کے علم وعمل اور فہم وفراست میں اضافہ فرمائے اور ہمیں ان کی گزارشات اور قرآن وحدیث کی رہنمائی کے مطابق اپنی عملی زندگی بہتر سے بہتر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاؤں کی طلب گار

نجمہ منصور

کانت للہ وکان اللہ لھا

انتساب

❁ اپنی بڑی ہمشیرہ..........ام میمونہ کے نام
جنہوں نے میری تعلیم و تربیت میں اہم کردار ادا کیا
اور اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت کے بعد محترمہ باجی جان کی دعاؤں' محبتوں اور شفقتوں نے مجھے خادمِ دین بنایا۔ جزاھا اللہ عنی احسن الجزاء

❁ اپنی رفیقہ حیات کے نام
جو میری زندگی میں بہار بن کر آئیں اور جن کی شرافت' وفاداری' سلیقہ شعاری اور خدمت کی وجہ سے میرے لئے تصنیف و تالیف کا میدان ہموار ہوا۔ حفظہا اللہ ورعاھا

❁ اپنی پیاری بیٹیوں کے نام
جو میری زندگی میں ابرِ رحمت بن کر اتریں اور میری آنکھوں کو نور اور دل کو سرور بخشا......!!

العبد الفقیر الی اللہ الغنی
عبدالمنان راسخ

❁❁❁

سرکارِ مدینہ، سردارِ دو جہاں نے فرمایا

((لَا تُؤذِی اِمْرَاۃٌ زَوْجَھَا فِی الدُّنْیَا الا قالت زَوْجَتُہٗ مِنَ الْحُوْرِالْعَیْنِ لَاتُؤْذِیْہِ قَاتَلَکِ اللّٰہُ فَاِنَّمَا ھو عِنْدَکِ دَخِیْلٌ یُوْشِکُ اَنْ یُفَارِقَكَ عَلَیْنَا))

”جب بھی کوئی بیوی اپنے شوہر کو تکلیف دیتی ہے تو جنت کی خوبصورت حور اُس کی بننے والی بیوی کہتی ہے اللہ تجھے ہلاک کرے اُس کو تکلیف نہ دے۔ وہ تیرے پاس مہمان ہے جو عنقریب تمہیں چھوڑ کر ہمارے پاس آئے گا۔“

(جامع ترمذی، ابن ماجہ، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ)

خواتین محترم! اپنے شوہر کو تکلیف دے کر جنتی معصوم حور کی بددعا نہ لیں بلکہ خدمت واطاعت میں آگے بڑھیں۔

گزارشاتِ راسخ

دین اسلام نے عورت کو بلند شان اور اعلیٰ مقام عطا فرمایا ہے۔ اسلام کی چاردیواری اور چمن میں آپ عورت کو جس حیثیت اور اعتبار سے بھی دیکھیں گے باوقار، عالی شان اور بے مثال ہی پائیں گے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے زندگی کے ہر مرحلے اور موڑ پر عورت کو کچھ اسطرح مثالی شان عطا کی ہے کہ اگر وہ بیٹی ہے تو ماں باپ کی آنکھوں کا نور، دل کی بہار اور روح کا سرور ہے، اگر وہ بہن ہے تو بھائیوں کی عزت اور غیرت ہونے کے ساتھ ساتھ ان کیلئے خوشنما، ٹھنڈی، پیاری کھلی ہوئی کلی اور مہکتی ہوئی معطر خوشبو ہے۔ اگر وہ بیوی ہے تو شوہر کی محبت اور خوشی کا مرکز، شوہر کے غم اور زخم کا مرہم اور شوہر کے اطمینان وسکون کا معیار ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے گھر کی ملکہ اور بادشاہ ہے اور یہی عورت اگر ماں ہے تو اولاد کے لیے بہارِ زندگی ہے جس کی خدمت کے بغیر دنیا وآخرت کی عزت مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔

بیوی کی عظمت

عرب معاشرے میں بالخصوص بیوی کو حد درجہ حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، اہل عرب بیوی پر ہر قسم کا جبر وتشدد کرتے تھے مگر رسول اللہ ﷺ نے عورت ذلت کی گہرائیوں سے اٹھا کر عظمت کی بلندیوں پر فائز کردیا اور بیوی کو کائنات کا سب سے بہترین تحفہ قرار دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ﴾ دنیا ساری کی ساری فائدہ اور ساز و سامان ہے۔ اس میں سونا' چاندی' بنگلے' محل اور مال و دولت سمیت خزانوں کے دریا ہیں۔ مگر ان ساری نعمتوں کے باوجود ﴿خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ﴾ دنیا کا سب سے بہترین فائدہ اور سامان نیک بیوی ہے۔ سبحان اللہ

اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں ہر عورت کو اپنی عظمت' بلندی اور شان کا خیال رکھنا چاہیے اور اپنے کردار و عمل سے یہ حقیقت منوانی چاہیے کہ میں واقعتہً اس دنیا کا سب سے بہترین تحفہ ہوں' میرے بغیر گلشن حیات میں نکھار اور بہار کبھی نہیں آ سکتی!

مگر وائے ناکامی کہ آج وہی بیوی جو دنیا کا بہترین سامان تھی' اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے وبال جان بن چکی ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت نبی کریم ﷺ نے بیوی کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تین چیزوں کا دنیا میں مل جانا بہت بڑی سعادت ہے۔ ایسا شخص خوش بخت اور کامیاب ہے جو دنیا میں مندرجہ ذیل تین چیزیں حاصل کر لیتا ہے۔

(1) نیک بیوی

(2) ضرورت کے مطابق ذاتی گھر

(3) ضرورت کے مطابق سواری

یعنی نیک بیوی کا مل جانا باعثِ سعادت ہے اور یہی نیک بیوی جنت میں حوروں کی سردار ہوگی۔ ان شاء اللہ

اسلامی ماؤں اور بہنو!

مقام غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو جس قدر وقار' مقام اور شان سے نوازا' آج خواتین نے اسی قدر اپنی عزت کو داغدار کر لیا۔ کچھ نے دنیا داری' ہوس پرستی اور آوارگی کی خاطر اور کچھ نے دین داری اور مذہب کی آڑ لے کر۔ غرض ہر طرف ہوس پرستی' بدزبانی' تیزی و چالاکی' دورنگی پالیسی' فیشن و فحاشی اور آوارگی عروج پر ہے۔

جبکہ چاردیواری کی ملکہ' اندرونِ خانہ کی شہزادی' عفت وعصمت کا پیکر' شرم وحیا کی پتلی' سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹی کا ایسی حرکتیں کرنا اس کی فطرت' طبیعت' شان اور مزاج کے سراسر خلاف ہے۔ اس صنفِ نازک اور معصوم جان کو اپنے اخلاق' پیار اور کردار سے خاموشی' سچائی' پاکدامنی' فرمانبرداری کو فروغ دینا چاہئے اور اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے بے صبری' ناشکری' بدگمانی' کم ظرفی اور بے دینی کا خاتمہ کرنا چاہئے جبکہ معاملہ اس کے سو فیصد برعکس ہے۔

بہر حال ہم اختصار کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے اس کتاب میں صرف چند کمزوریوں اور خامیوں کا تذکرہ کریں گے کہ جنہیں چھوڑ کر عورت اپنا کھویا ہوا وقار اور گنوائی ہوئی عزت حاصل کر سکتی ہے خصوصاً اگر عورت' بیوی کی حیثیت سے آئندہ بیان کی گئی کمزوریا ں دور کرلے تو دنیا وآخرت کی عزت وسعادت کو حاصل کر سکتی ہے۔

آخر کیا وجہ ہے؟

کہ آج پڑھی لکھی خواتین اس موضوع پر تو بہترین کالم لکھتی ہیں کہ عورت مظلوم ہے' اسے اس کے حقوق نہیں ملتے' اس پر ظلم ہوتا ہے' مگر اس کی مظلومیت کے اسباب' وجوہات اور وہ حرکتیں جن کی وجہ سے عورت کو ذلت کا سامنا ہے ان کا تذکرہ تو کیا اشارہ تک نہیں ہوتا۔ اور پھر جب مظلوم خواتین داستانِ ظلم سناتی ہیں تو اپنے آپ کو معصوم عن الخطأ' بری ء الذمہ اور پاک صاف ثابت کرنے کیلئے زمین وآسمان کے قلابے ملا دیتی ہیں۔ کیا ہم نے سنجیدگی اور انصاف کی نظر سے کبھی غور کیا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ہزار چھان پھٹک اور سوچ بچار کے باوجود جب رشتے کا انتخاب کیا جاتا ہے اور شادی ہو جاتی ہے تو کچھ ہی عرصے کے بعد محبتیں نفرتوں میں' قربتیں دوریوں میں اور چاہتیں سازشوں میں بدلنا شروع ہو جاتی ہیں' اختلافات بڑھ جاتے ہیں حتی کہ بسا اوقات یہ گلشن حیات اجڑ کر رہ جاتا ہے۔ تعجب' حیرانی اور ظلم کی بات تو یہ ہے کہ بہت سی پڑھی لکھی خواتین' دوسروں کو وفا کا درس دینے والی' دوسروں کو قرآن وحدیث سمجھانے اور سکھانے

والی' کالجوں' سکولوں اور مدرسوں میں طالبات کی تربیت کرنے والی' بھی طلاقیں لے کر گھروں میں بیٹھی ہیں اور کتنی ہی ایسی ہیں جو تنگی و مجبوری سے زندگی کے سانس پورے کر رہی ہیں........ آخر کیوں؟ کیا سارا قصور خاوند کا تھا؟ کیا بلاوجہ خاوند نے اتنا بڑا اقدم اٹھایا؟ کیا خاوند کو سکون' محبت' عزت کی چاہت اور ضرورت نہیں؟ اگر کوئی عورت عاجزی وسادگی اور سچائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تنہائی میں بیٹھ کر اپنے ضمیر سے سوال کرنے اپنے ہی نفس سے پوچھے تو جواب یہی ملے گا کہ یہ سب کچھ میری بے صبری' بدزبانی اور بے دینی کی وجہ سے ہوا ہے اور کچھ نہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ زبان کی چالاکی' دل کا فتور اور دماغ کا غرور سوچنے' سمجھنے' اپنے کیئے پر شرمندہ ہونے اور اصلاح کرنے کا موقع ہی نہیں دیتا بلکہ اَنا ولا غیری - ہم چوں ما دیگرے نیست- سب کچھ میں ہی ہوں' علم میرے پاس' آواز میرے پاس' حسن میرے پاس' کون ہے جو مجھ میں عیب نکالے...... جب یہ کیفیت ہو تو بہتری کیسے آئے گی؟

ایسی عورت کے زبانی دعوے کا کیا فائدہ...... جو زبان سے سادگی وتقوی کی باتیں کرے' دوسروں کو نیکی کی دعوت دے اور خود عمل کے لحاظ سے صفر ہو۔

آیئے! زندگی کا ایک ایک سانس اللہ کی بہت بڑی نعمت اور مہلت ہے اسکو ضائع نہ کریں۔ چالاکی یا احساس کمتری کی بجائے اعتدال کا راستہ انتخاب کریں۔ اپنے کیے پر شرمندہ ہونا' معافی اور عاجزی کا راستہ تلاش کرنا اعلیٰ ظرفی اور کامیابی ہے۔ اپنے خاوند سے بگاڑ رکھنا' اسے حقیر جاننا' قدر نہ کرنا' یا جیون ساتھی کا بار بار انتخاب کرنا یہ شریف عورت کی شان اور پہچان نہیں۔ اس مسئلے پر اپنا دل' دماغ اور آنکھیں کھول کر غور کریں اور کسی اچھے فیصلے پر پہنچیں۔

یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ شیطان سب سے زیادہ اس وقت خوش ہوتا ہے جب میاں بیوی میں جدائی ہوتی ہے۔ کم ازکم آپ اپنے کردار سے ایسا ماحول نہ بنائیں۔ بالخصوص ان حالات میں جبکہ عورت ہر کمپنی کی مشہوری اور میگزین و رسائل

کا ٹائٹل بن چکی ہے۔ مذہبی اور دیندار خواتین کو سطحی اور نجی معاملات کو بہتر سے بہتر کرتے ہوئے اپنے کردار اور وقار میں آگے سے آگے بڑھنا چاہیے۔

زندگی میں سب سے مشکل اپنے ضمیر' نفس اور من کی اصلاح ہے۔ بات سے بات نکالنا' چغل خوری اور زبان درازی کرنا' دوسروں کی عزت پر حملے اور تبصرے کرنا' گلے شکوے اور الزام تراشی کرنا یہ آسان ہی نہیں بلکہ ہماری پہچان اور نشان بن چکے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عملی جذبہ کو پروان چڑھایا جائے' اپنے آپ کو حقیر فقیر اور گنہگار سمجھتے ہوئے اصلاح کی جائے۔ اور اچھی طرح جان لیں کہ دنیا میں ایک ہی انسان ہے جب تک بدلنا اور بدل کر کامیاب زندگی بسر کروانا آپ کے مکمل اختیار میں ہے اور وہ انسان آپ خود ہی ہیں۔

یاد رہے! جس عورت میں مندرجہ بالا کمزوریاں اور خامیاں ہیں وہ دنیا اور آخرت میں ناکام عورت ہے چاہے ڈگریوں کے انبار لگا چکی ہو۔ اور جو عورت ان نقائص سے پاک ہے' ان کو ختم کرنے کیلئے کوشاں ہے وہ کامیاب' معزز' بہترین' مثالی اور اسلامی خاتون ہے۔

جس دن سے عورت ان شیطانی حملوں کو سمجھ کر ان سے بچنے کی کوشش اور پکا ارادہ کرے گی انشاء اللہ الرحمٰن معاملات اسی دن سے بہتر ہونا شروع ہو جائیں گے۔

یاد رہے! یہ خامیاں اور برائیاں ختم کرنے کیلئے بھی کچھ وقت چاہیے' کچھ حوصلہ اور ظرف چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عطا کر دے اور زندگی کے چار دن باوقار طریقہ سے گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

جو خواتین اسلام' باحیاء' خاموش طبع' سادگی وتقویٰ' صبر وشکر اور اس دنیائے فانی میں آخرت کی تیاری میں مصروف ہیں' اللہ ان کی حفاظت فرمائے' ان کی عزت وعظمت اور وقار میں اضافہ فرمائے اور صالحات' طیبات اور قانتات میں ان کا شمار فرمائے (آمین ثم آمین)۔

اظہار تشکر! اپنے معاونین، مخلصین اور محسنین کو دعائے خیر میں یاد رکھنا اور اُن کا شکریہ ادا کرنا احسان مند لوگوں کی خوبی اور پہچان ہے۔ لہٰذا آخر پر میں مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ کے تحت اپنے تمام اساتذہ، مشائخ، رفقاء اور تلامذہ کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے قیمتی تجاویز سے نوازتے ہوئے میری رہنمائی فرمائی۔

حفظھم اللہ ورعاھم واطال عمرَھم وآبقاھم

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخوکن فی الاسلام

العبد الفقیر الی اللہ الغنی

عبدالمنان راسخ

خادم السنّۃ النبویّۃ الشریفۃ

10 اپریل 2005ء بروز اتوار

پہلی وجہ

ایک مسلمان خاتون کی ازدواجی زندگی میں ناکامی کی وجوہات

دین سے دوری

دنیا میں سب سے قیمتی دولت دین اسلام ہے۔ جو عورت تعلیماتِ اسلامیہ سے روشناس ہونے کے ساتھ ساتھ عملی جذبہ سے سرشار ہے وہ دنیا اور آخرت کی کامیاب اور کامران عورت ہے۔ اور جو عورت دین کی دولت سے خالی ہو چاہے سونے چاندی سے لدی ہوئی ہو وہ کنگال غریب اور مفلس عورت ہے۔

اس بنیاد کو سمجھنے کے بعد اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں کہ جو عورت پڑھ لکھ کر بھی دین پر عمل نہیں کرتی' تقوی وطہارت اور نیکی کی طرف رغبت اور شوق نہیں رکھتی وہ سب سے زیادہ بدتر اور انجام کے لحاظ سے بدقسمت عورت ہے۔

مثلاً دینی جامعات سے کتاب وسنت کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد یا ترجمہ کلاس پڑھنے کے باوجود بے نماز ہے' تلاوتِ قرآن سے دور ہے' موسیقی کی رسیا ہے یا فلمیں اور ڈرامے دیکھتی ہے' آخرت کی فکر اور قبر کی یاد سے غافل ہے' بے پردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فیشن پرستی میں مصروف ہے۔ ایسی سنگین صورتِ حال میں خیر اور سکون کی امید رکھنا اور دین دار خاوند سے پیار کی امید رکھنا' حد درجہ حماقت اور بیوقوفی ہے۔ کیونکہ کوئی بھی دینی غیرت رکھنے والا شخص ان چیزوں کو برداشت نہیں کرسکتا۔

ہاں اگر کوئی عورت بے دین اور غیرتِ اسلامی سے عاری شخص کی موجودگی میں

ایسی سستی اور بدعملی کرتی ہے تو وہ حقیقی سکون اور اللہ کی رحمت و مدد کو کبھی حاصل نہیں کر سکتی۔ بلکہ اللہ کی عدالت میں بطور مجرم پیش ہوگی کیونکہ اس نے پڑھ لکھ کر رب اور رسول کی بغاوت اور نافرمانی کی اور تباہی کو دعوت دی۔ اللہ ایسے انجام سے ہر بہن کو محفوظ فرمائے (آمین)۔

جو خواتین گھریلو حالات کی وجہ سے دینی تعلیم سے محروم ہیں' انہیں کم از کم خواتین کے دینی اجتماعات میں عمل اور اصلاح کے جذبے سے ضرور شرکت کرنی چاہیے تاکہ شیطانی خیالات اور وسوسوں کا مقابلہ کرتے ہوئے نماز روزہ میں سستی نہ ہو۔

دین سیکھنے کا شوق:

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورتیں بڑے شوق اور جذبے سے دین سمجھتی اور سیکھتی تھیں۔ جو بھی اہم مسئلہ پیش آتا فوراً آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاتیں یا صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ سلام اللہ علیہا سے مسائل دریافت کرتیں۔

دینی تڑپ اور چاہت اس حد تک تھی کہ ایک روز چند عورتیں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ہمہ وقت مردوں میں مصروف رہتے ہیں' سارا وقت انہیں دین سکھانے اور سمجھانے میں گزار دیتے ہیں اور ہمیں دین سمجھانے اور سکھلانے کیلئے وقت نہیں دیتے جبکہ ہماری دلی خواہش ہے کہ آپ ہمارے لئے بھی ایک دن مقرر فرما دیں تاکہ ہم دینِ اسلام کو سمجھ کر اس پر عمل کر سکیں۔ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کا یہ جذبہ وشوق دیکھ کر ان سے وعدہ فرمایا کہ ان کو تفہیم دین کیلئے ضرور وقت دیا جائے گا۔ چنانچہ آپ خواتینِ اسلام کو وعظ ونصیحت اور دینی مسائل سے آگاہ کرنے کیلئے باقاعدہ جایا کرتے تھے۔

اور اسی طرح اگر مسلمان عورتوں کی تاریخ پڑھی جائے تو کئی ایک ایسی مثالیں سامنے آتی ہیں کہ انہوں نے اپنے دینی جذبے اور شوق کے ساتھ صرف خاوند ہی نہیں' بہن' بھائی اور اولاد ہی نہیں بلکہ پورے کے پورے قبیلے اور خاندان کو دین کی دولت

سے مالا مال کر دیا۔ اپنے کردار اور اخلاق سے ایسا خوبصورت معیار پیش کیا کہ ہر کوئی دین کا محافظ بن گیا۔ اللہ رب العزت سے التجا ہے کہ وہ عصرِ حاضر اور موجودہ دور کی خواتین کو بھی دینی جذبہ سے سرشار فرمائے اور وہ دینی مجالس، مساجد اور محافل میں جا کر دین سے آگاہی حاصل کریں، اسلامی زندگی کا طریقہ وسلیقہ سیکھیں، ایمان کو تازگی بخش کر تقویٰ وطہارت میں آگے بڑھیں اور اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط کریں۔ مگر انتہائی صدمے اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ مسلمان خواتین دینی پروگراموں میں اول تو شرکت ہی نہیں کرتیں اور اگر ارادہ بن بھی جائے تو اس قدر تکلف، اور بناؤ سنگھار سے آتی ہیں کہ شاید عام دنیادار عورتیں بھی اس معیار کو نہ پہنچ سکیں۔ سارے تبصرے اور باتیں صرف کپڑوں کے نت نئے ڈیزائنوں اور زیورات کے سٹائلوں پر ہی ہوتی ہیں۔ نئے نئے انداز اور سٹائل متعارف کرائے جاتے ہیں جس سے اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ ذات میں تبدیلی آتی ہے نہ عمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے بلکہ وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ حالانکہ یہ حقیقت ہر عورت کو جان لینی چاہیے کہ اس کائنات میں سب سے زیادہ حسن، خوبصورتی اور کشش صرف اور صرف سادگی اور عاجزی میں ہے اور کسی چیز میں نہیں۔

لیکن معذرت کے ساتھ یہ عرض کرنے کی جسارت کروں گا کہ یہ حقیقت کم ہی عورتوں پر آشکار ہوتی ہے ورنہ اکثر خواتین کے ناز نخرے اور فیشن ہی پورے نہیں ہوتے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحیح بصیرت اور سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

بیوی کیا کر سکتی ہے؟

یہ کہنا کہ بیوی بے بس ہے۔ خاوند کے ماتحت رہ کر کچھ نہیں کر سکتی۔ وہ بیچاری مجبور ہے۔ ہم کہتے ہیں ایسا ہرگز نہیں، یہ سفید جھوٹ ہے۔ نیک سیرت، دیندار عورت اپنے اچھے کردار کی بدولت سب کچھ کر سکتی ہے۔ خاوند تو درکنار، خاندانوں کے خاندان سنوار سکتی ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ یہ

عورت ہے کہ جس نے بادشاہوں کے تخت الٹا دیئے' رہزنوں کو معاشرے کا رہبر بنا دیا۔ غرض کہ عورت کی ذرا سی حرکت میں ایسی برکت ہوئی کہ زندگیوں میں انقلاب پیدا ہو گیا اور اگر آج بھی عورت ہمت اور بیدار مغزی سے کام لے تو ہر آزمائش کا مقابلہ کرتے ہوئے بہت جلد کامیابی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکتی ہے۔ اپنے گھر کی بربادی تو ایک طرف کئی چمن ویران ہونے سے بچا سکتی ہے۔

آیئے! اپنی اجڑی ہوئی بستی کو آباد کرنے کیلئے چند وفا شعار اور پاکباز ہستیوں کی سیرت کا مطالعہ فرمائیں۔

اے بندہ خدا اٹھو رات گزر چکی ہے:

حضرت عمرہ رحمہا اللہ تعالیٰ عبادت گزار اور سلیقہ شعار ہی نہیں بلکہ نہایت نرم دل' خوش اخلاق اور منکسر المزاج بھی تھیں۔ خدا ترسی اور رحم دلی ان کے امتیازی اوصاف تھے۔ گھر کے تمام کام کاج بڑے شوق سے انجام دیتیں۔ کبھی اپنے خاوند سے غربت و محنت کا شکوہ تک نہ کیا۔ دِن بھر کی تمام مصروفیات کے بعد رات کو تھوڑا سا آرام کرنے کے بعد اپنے اللہ کے سامنے سجدے میں گر جاتیں اور جی بھر کر اشکوں کے موتی بکھیرتیں۔ ایک رات حسبِ معمول بیدار ہوئیں' تہجد کے نوافل ادا کئے اور پھر اپنے سوئے ہوئے شوہر حبیب عجمی سے کہا:

((قُمْ يَارَجُلُ فَقَدْ ذَهَبَ اللَّيْلُ وَجَاءَ النَّهَارُ وَبَيْنَ يَدَيْكَ طَرِيقٌ بَعِيدٌ وَزَادٌ قَلِيلٌ وَقَوَافِلُ الصَّالِحِينَ قَدْ سَارَتْ قَبْلَنَا وَنَحْنُ قَدْ بَقِينَا))

''اے بندے! اٹھو رات گزر چکی ہے' دن کے اجالے آرہے ہیں تمہارے پاس لمبے سفر کیلئے زادِ راہ بہت تھوڑا ہے' نیک لوگوں کے قافلے ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم ابھی زندہ ہیں۔''

تہجد گزار' تحمل مزاج' اور باعمل بیوی کے اس مختصر بول نے جادو سے بڑھ کر ایسا

عظیم اثر دکھایا کہ مردہ ضمیر بیدار ہوگیا اور حبیب عجمی اپنی بیوی کے کردار اور تبلیغ پر لبیک کہتے ہوئے زندگی بھر قیام اللیل کے نشے میں مست ہوگیا۔ سبحان اللہ

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ بیوی کی تبلیغ' زبان کے میٹھے بول' دل پسند اور دل نواز لہجہ شوہر کو بات تسلیم کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ شوہر رات کی نیند دیکھتا ہے نہ دن کا آرام' بلکہ سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی تہجد گزار عورت کے لئے رحمت کی دعا فرمائی ہے' جو خود بھی اٹھے اور اپنے شوہر کو بھی بیدار کرے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً» اللہ تعالیٰ ایسی عورت پر رحم کرے «قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ» جو رات کو بیدار ہوئی «فَصَلَّتْ» اور اس نے نماز پڑھی «وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا» اور اپنے خاوند کو بیدار کیا۔ سبحان اللہ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان عورت کو پیغمبر رحمت ﷺ کی دعا کا مصداق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

سب سے بڑے دشمن کا بیٹا مسلمان کیوں ہوا؟

عمرو بن ہشام جو ابوجہل کی کنیت سے بدنام زمانہ ہے' اس کی بہو ام حکیم فتح مکہ کے موقعہ پر مسلمان ہوگئی اور اس کے شوہر عکرمہ بن ابوجہل کے قتل کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دے دیا' چنانچہ اس ڈر سے عکرمہ مکہ سے بھاگ نکلا اور یمن کی طرف فرار ہوگیا' مگر وفادار بیوی نے جستجو کا دامن نہ چھوڑا بالآخر طویل وعریض سفر کے بعد اپنے شوہر کو پالیا اور سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ ام حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پر اثر اور پر مغز تبلیغ کا ایک جملہ آپ کے ایمان کی تازگی کے لئے پیش خدمت ہے' فرمانے لگیں اے عکرمہ! ﴿جِئْتُكَ مِنْ عِنْدِ أَوْصَلِ النَّاسِ وَأَبَرِّ النَّاسِ وَخَيْرِ النَّاسِ لَاتُهْلِكْ نَفْسَكَ﴾ ''میں کائنات کے سب سے بڑے دلوں کو جوڑنے والے' سب سے زیادہ نیکی کرنے والے' بہترین انسان کے پاس سے آئی ہوں' اور تجھے

یہی کہتی ہوں کہ اس سے دور رہ کر اپنے آپ کو تباہ نہ کر۔"

اسی طرح آپ مسلسل تبلیغ کرتی رہیں یہاں تک کہ عکرمہ مسلمان ہوگیا۔

محترم خواتین! اگر عکرمہ جیسا جانی دشمن اور بے دین شخص بیوی کی دعوت و تبلیغ اور کردار کو دیکھ کر مسلمان ہوگیا ہے تو آپ بھی اپنے شوہر کو راہِ راست پر لا سکتی ہیں۔

مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

بیوی کی تو فرعون بھی مان گیا تھا:

شاید کہ چشم فلک نے فرعون سے بڑھ کر ظالم و جابر، شقی القلب اور بدترین شوہر نہ دیکھا ہو، مگر اس کے باوجود جب سیدہ آسیہ علیہا السلام نے کہا کہ لَاتَقْتُلُوْهُ اس معصوم بچے (موسیٰ) کو قتل نہ کرو، شاید یہ ہمیں فائدہ پہنچائے اور ہم اسے بیٹا بنالیں۔ تو فرعون جیسے سنگ دل نے خود ہی اپنے بنائے ہوئے سخت قانون کو توڑا اور بچے کو زندہ چھوڑنے کا حکم صادر کیا۔

اسی طرح اگر تاریخ کے اوراق کو الٹایا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کئی تاتاری اور بت پرست ترکوں نے بھی صرف اپنی بیویوں کی دعوت و ترغیب پر اسلام قبول کیا تھا۔

ہم آخر میں اپنی مبلّغات، معلّمات اور مدرسات کی خدمت میں یہی گزارش کریں گے کہ وہ سب سے زیادہ توجہ اپنے گھر کی طرف کریں اللہ نہ کرے کہ ان کے ہاں، چراغ تلے اندھیرا والا معاملہ ہو۔ مدارس چلانا، خطابت کرنا، اگر جائز ہے تو گھر آباد رکھنا فرض ہے۔

اگر بتقاضا بشریت آپ کے شوہر میں کچھ کوتاہیاں ہیں یا وہ بدعمل ہے تو اچھے اخلاق و کردار سے اس کی اصلاح کریں۔ اپنے جذبات اور غصے پر قابو رکھیں۔ اپنے اندر برداشت، شرافت، تحمل اور انکساری میں اضافہ کریں۔ بہت جلد حالات سدھر جائیں گے اور گلشن میں بہار آجائے گی..... ان شاء اللہ ورنہ یاد رکھیے! آپ کے منفی اور جذباتی کردار سے معاشرے پر اچھا اثر نہیں پڑتا۔

احادیث رسول کی حافظات:

آج کل دینی مدارس کی طالبات اور مبلغات میں احادیثِ رسول ﷺ حفظ کرنے کا جذبہ تقریباً مفقود ہے جبکہ تاریخ میں ایسی بے شمار حافظات و محدثات ملتی ہیں جن کو سینکڑوں احادیث زبانی یاد تھیں۔ ازواج مطہرات میں سے حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ سرفہرست ہیں۔ آج بھی معلمات کو احادیثِ رسول حفظ کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے اور طالبات میں بھی یہ شعور زندہ کریں۔ سکول کالجز کے علاوہ دینی مدارس خصوصاً اس معاملہ میں اہم کردار ادا کریں۔

دین کے نام پر بے دینی:

اللہ تعالیٰ جس عورت کو دین کی دولت سے مالا مال فرما دیں اور وہ کتاب وسنت کی تعلیم سے آراستہ وپیراستہ ہو جائے تو اسے زیادہ سے زیادہ اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے جس نے اس پرفتن دور میں پاکیزہ تعلیم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور بالخصوص اپنے کردار، معاملات اور گلشن حیات کا خصوصی دھیان رکھنا چاہیے تاکہ کسی طرف سے دشمنِ انسان، خبیث شیطان کو نقب زنی کا موقع نہ ملے۔ الغرض دیندار عورتیں، دینی مدارس کی بیٹیاں کردار کے اس عظیم منصب پہ فائز ہوں کہ ہر عورت دین پڑھنے، دیندار بننے اور دین پر چلنے کی خواہشمند ہو جائے۔

گلیمر اور فیشن کے اس پرفتن دور میں کسی عورت کا دین پڑھ کر شرعی حدود وقیود کا خیال رکھنا اور تعلیماتِ نبویہ کا پابند ہونا شاید کسی بڑی سے بڑی کرامت سے کم نہ ہو۔ مگر اس رتبے کو پانے کیلئے کچھ قربانیوں کی ضرورت ہے، دنیا کی شہرت اور محبت سے دامن بچانے کی ضرورت ہے۔ تبلیغِ دین کے جذبے کے ساتھ ساتھ گھریلو ذمہ داریاں نبھانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں باعمل، باکردار اور صاحبِ ایمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے لائق احترام دینی مبلغات کو عام مسلمان خواتین کے لیے ایک نمونہ ہونا چاہیے۔ وہ اپنے وعظ ونصیحت اور خطبات پر خود بھی عمل پیرا ہوں تاکہ ان کی

نصیحت اثر دکھا سکے۔ ان کی اصلاح کے جذبے کے تحت چند فروگزاشتوں کی طرف ان کی توجہ مبذول کرانا چاہوں گا۔

(۱) عورت کا بغیر محرم سفر کرنا حرام ہے۔ مبلغات بالخصوص اس چیز کا خیال رکھیں۔ مدارس کی طالبات کا کسی دوسری عورت یا ناظمین مدارس کے ساتھ سفر کرنا قرآن وسنت کی رو سے قطعاً جائز نہیں۔

(۲) خاوند کی اجازت کے بغیر یا اس کی نافرمانی کرتے ہوئے تقریر کیلئے جانا شرعی طور پر ناجائز ہے۔

(۳) فطری انداز کو چھوڑ کر تکلف کرتے ہوئے تقریر میں مردوں کی نقالی کرنا اور ان کے لہجے اپنانا کسی سمجھدار خاتون کے شایانِ شان نہیں۔

(۴) اشتہارات میں واضح نام اور اپنے القاب لکھوا کر سرِعام بازاروں اور گلیوں میں چسپاں کروانا معاشرتی اعتبار سے ایک نازیبا حرکت ہے۔

عورت کیلئے اگرچہ تبلیغ کرنا جائز ہے مگر فتنوں سے بچنا فرض ہے اور یہ بات بھی جان لیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا خالق و مالک ہے۔ وہ ہماری نفسیات کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اس خالقِ حقیقی نے عورت پر جو پابندیاں عائد کی ہیں' انہی میں بہتری' کامیابی اور سلامتی کا راز ہے۔ ان کی پاسداری کیے بغیر گھر سے لے کر دنیا کے کسی خطے میں انقلاب اور سکون نہیں آ سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم کے بعد عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

موجودہ صورتِ حال:

پھر موجودہ حالات میں ہر طرف بے دینی اور بے حیائی کا بول بالا ہے۔ اسلام کے دشمنوں کی گہری سازش اچھی طرح کامیاب ہے۔ ٹیلیویژن' کیبل' ڈش' انٹرنیٹ حتیٰ کہ اخبارات اور رسالوں کی شکل میں فیشن' سٹائل' بے حیائی پر مبنی عشقیہ داستانیں بڑی تیزی سے ہمارے گھروں میں داخل ہو رہی ہیں اور کتنے ہی مذہبی گھرانے

بھی بری طرح اس کی زد میں آ چکے ہیں۔ صد افسوس کہ دنیا کی رنگ رلیوں نے مسلمانوں کو غافل کر دیا اور وہ دین کی دولت اور عمل کی طاقت سے محروم ہو گئے۔

مسلمان عورتوں کے لیے سب سے پہلا کام یہی ہے کہ وہ دینی تعلیمات کو سمجھ کر ان پر عمل پیرا ہوں۔ پانچ وقت کی نماز کو تسلی و اطمینان اور ذوق وشوق سے ادا کریں۔ اللہ کے ذکر اور آخرت کی فکر میں اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ مشغول رکھیں۔ کیونکہ اللہ کے نزدیک تقویٰ اور آخرت کی کامیابی کا جو معیار مرد کے لیے ہے وہی عورت کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بے دین عورت کی نشانیاں:

ہر عورت اپنے آپ کو مسلمان، مومن اور دین دار کہلواتی ہے چاہے اس میں اسلام، ایمان اور دین نام کی کوئی چیز نہ ہو۔ زبانی دعووں سے دل کو تسکین دینا اور عملی طور پر راہِ فرار اختیار کرنا سب سے بڑی ناکامی اور بربادی ہے۔ جس مسلمان خاتون میں مندرجہ ذیل کمزوریاں اور برائیاں ہیں وہ قطعی طور پر دیندار، اسلام کی وفادار، تعلیماتِ اسلامیہ کی پاسدار کہلانے کا حق نہیں رکھتی بلکہ قول و فعل میں تضاد کی وجہ سے اس میں نفاق کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ اللہ نہ کرے کہ وہ منافق عورتوں کی صف میں شامل ہو۔

(۱) علم رکھنے کے باوجود عبادات، نماز، روزہ، ذکر و اذکار سے گریز یا ان کی ادائیگی میں سستی کرنا۔

(۲) ٹیلی ویژن، ڈرامے، فلمیں، میچ دیکھنا۔

(۳) بے پردگی اور بغیر کسی شرعی جواز کے گھر سے باہر قدم رکھنا۔

(۴) غیر محرم سے مجلس میں یا ٹیلی فون پر ضرورت سے زیادہ گفتگو کرنا، مثلاً گپ لگانا، مذاق کرنا، ہنسی، شغل اور غیر ضروری طور پر نرم لہجے سے پیش آنا۔

(۵) نبویہ ﷺ، تعلیمات اسلامیہ کو ناپسند کرنا یا انکا مذاق اڑانا مثلاً داڑھی پردہ وغیرہ۔

آجکل اکثر عورتیں چاہے وہ مذہبی ہوں یا غیر مذہبی' پڑھی لکھی ہوں یا ان پڑھ۔ ان برائیوں میں بری طرح پھنس چکی ہے۔

لیکن یاد رہے! الحمد للہ اس بے راہ روی اور بے حیائی کے سمندر میں شرم وحیاء کے چند جزیرے ابھی باقی ہیں۔ اللہ ان کی حفاظت فرمائے آمین۔

خواتین اسلام!

جس عورت میں مذکورہ پانچ نشانیوں میں سے ایک بھی نشانی پائی جائے وہ رب اور رسول کی نافرمان ہے۔ ایسی عورت کے لیے سکون کی زندگی پانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے بلکہ وہ نیک مسلمان مرد کیلئے بہت بڑی آزمائش ہے کیونکہ میاں بیوی کی مثال گاڑی کے دو پہیوں کی طرح ہے۔ اگر دونوں میں موافقت' مطابقت اور برابری نہیں ہوگی تو زندگی کی گاڑی مشکل سے چلے گی۔ اسی لئے تو سرتاجِ رسل جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہیز والی' حسن اور والی' اونچے خاندان والی عورت کی بجائے دیندار' باحیاء اور نیک خاتون سے شادی کرو۔ ایسی عورت سے شادی کرنے میں سکون' کامیابی اور بہتری ہے۔

بازار جانے کی عادت:

دین اسلام ہر عورت کے لئے مضبوط اور حسین قلعہ ہے۔ اسی کے اندر رہنے سے ہی عورت کی خوبصورتی اور پاکدامنی ہے' وگرنہ جو عورت اسلام کی چاردیواری سے باہر نکلتی ہے اس کی شخصیت میں وقار ہوتا ہے نہ ہی اس کی عزت محفوظ رہتی ہے۔

مسلمان عورت گلی محلے اور بازار کی زینت بنے' اسلام اس کو قطعاً برداشت نہیں کرتا' لیکن اس کے باوجود آج کل ہمارے بازاروں کی رونق ہی عورت ہے۔ ہر بازار' ہر گلی اور ہر دکان میں عورت نمایاں نظر آتی ہے۔ مذہبی اور غیر مذہبی تمام عورتیں بڑھ چڑھ کر بازار جاتی ہیں' فرق صرف اتنا ہے کہ عام عورت ننگے منہ' بن سنور کر نکلے گی اور دیندار عورت رنگ برنگے منفرد قیمتی برقعے میں نقاب کئے اپنا رعب جمائے گی۔ انا للہ

وانا الیہ راجعون

معزز خواتین کرام! ایک وقت تھا کہ اسلام کی بیٹیاں گھروں سے نکلنا شرم و حیا اور عزت کے خلاف سمجھتی تھیں (الحمدللہ آج بھی ایسی غیرت مند' دین دار مائیں بہنیں موجود ہیں' اللہ ان کی حفاظت کرے) اور بالفرض اگر نکلنا ہی پڑتا تو حد درجہ احتیاط' پردہ اور سادگی اختیار کرتے ہوئے اپنے محرم کے ساتھ باہر قدم اٹھاتی تھیں۔

مگر آج تو کثرت سے بازار جانا فخر سمجھا جاتا ہے۔ اکثر عورتوں کو اپنے بھائی' باپ یا شوہر کی لائی ہوئی چیز ہرگز پسند نہیں آتی بلکہ کئی فیشن زدہ خواتین تو اپنے بھائی' باپ یا شوہر کے ساتھ جانے کو بھی اچھا نہیں سمجھتیں۔ بلاناغہ یا ہفتے میں دو تین دفعہ اکیلے ڈرائیور یا سہیلیوں کے ساتھ بازار نکلنا زندگی کا معمول بن چکا ہے۔

کیا خوب کہا تھا کسی نے

ہم نے دیکھا ہے فیشن میں الجھ کر اکثر
تم نے اسلاف کی غیرت کے کفن بیچ دیئے
نئی تہذیب کی بے رُوح بہاروں کے عوض
اپنی تہذیب کے شاداب چمن بیچ دیئے

کلمہ طیبہ کے اقرار کے بعد نماز سب سے بڑا فریضہ ہے جس کو باجماعت قائم کرنے کا حکم ہے اور عورتوں کے لئے بھی اجازت ہے کہ وہ مسجد میں نماز کے لئے آ سکتی ہیں' مگر اس کے باوجود آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ ﴿وَبُیُوْتُهُنَّ خَیْرٌ لَّهُنَّ﴾ عورتوں کے لئے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

بعض عورتیں جو جذبہ عبادت کے پیش نظر مسجد آتی بھی تھیں تو حد درجہ پردے کا اہتمام کرتے ہوئے مسجد آتی تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ﴿مُتَلَفِّعَاتٌ بِمُرُوْطِهِنَّ لَا یُعْرَفْنَ﴾ وہ اپنی لمبی چادر میں لپٹی ہوتیں پہچانی نہ جاتی تھیں۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سرعام راستوں پر درمیان میں

چلنے سے بھی سختی کے ساتھ منع فرمایا اور حکم دیا کہ ﴿عَلَیْکُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِیْقِ﴾ تم لازماً راستے کے کناروں پر چلا کرو۔ صحابیات فرماتی ہیں ہم اس قدر کنارے پر ہو کر چلتیں کہ ہماری چادریں دیواروں کو لگ جاتیں۔ سبحان اللہ

افسوس!

کہ جس خاتونِ اسلام کے لئے عبادت کو جاتے ہوئے بھی اس قدر احتیاط کا درس تھا' آج وہ بڑی بے باکی اور جرأت سے بازار کی زینت بن چکی ہے۔ اور اسلام کے نام پر بنے ہوئے ہمارے ملک کے صدر صاحب کو اس آوارگی کا سختی سے نوٹس لینا چاہیے تھا' وہ فرماتے ہیں کہ عورت نیکر پہن کر باہر نکلتی ہے تو پھر کیا......؟ تم آنکھیں نیچی کر لیا کرو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

شادی کے وقت ساری توجہ جہیز پر:

اپنی بیٹی کو رخصتی کے وقت حسبِ طاقت کچھ نواز دینے میں کوئی حرج نہیں' مگر دونوں طرف سے غلو نہیں ہونا چاہیے کہ ماں باپ اپنی ساری توانائیاں جہیز کے اکٹھا کرنے پر لگا دیں اور لڑکے والے جہیز کو نکاح کیلئے شرط بنا دیں۔ آج کے اس افراط و تفریط نے بھی تشویش ناک صورتحال اختیار کر لی ہے۔ اگر آپ اپنی بیٹی پر بہت بڑا احسان کرنا چاہتے ہیں تو اس کی دین کے مطابق تربیت کریں اور یہ آپ کا فرض بھی ہے۔ کتنی خوش بختی کی بات ہے کہ آپ کی بیٹی یا بہن جب دہلیز سے رخصت ہو تو وہ کتاب و سنت کے زیور سے آراستہ و پیراستہ ہو۔ اور اگر آپ نے اپنی لختِ جگر کی دین کے مطابق تربیت نہ کی تو ساری محنتیں رائیگاں جائیں گی اور یہ آپ کا بہت بڑا ظلم ہوگا۔

ایک قیمتی نصیحت!

اگر کوئی عورت اپنا مستقبل بہتر اور روشن دیکھنا چاہتی ہے تو وہ اپنے تعلقات محدود اور کم کرے اور بالخصوص بے دین عورتوں کی دوستی' مجلس اور تعلق سے مکمل پرہیز کرے کیونکہ دنیا دار' فیشن زدہ اور گلیمرس عورتیں ہی دنیا اور آخرت کی تباہی کا باعث بنتی

ہیں۔ مثلاً جس عورت کے گھر میں ٹیلیویژن' ڈش اور کیبل جیسے تباہ کن' قاتلِ شرم و حیاء ہتھیار ہیں اور جو قرآن و حدیث کی بے قدری کرتے ہوئے ڈائجسٹ' میگزین اور جھوٹی و فرضی کہانیوں پر مبنی رسائل پڑھتی ہے' اس کے پاس جانا' بیٹھنا حتی کہ اسے ملنا بھی حد درجہ خطرناک ہے۔ کیونکہ اس طرح کی بے دین لٹریچر اور فضولیات پڑھنے والی عورت کئی گھروں کی ویرانی اور تباہی کا سبب بنتی ہے۔ اگر موقع ملے تو ایسی راہِ حق سے بھٹکی ہوئی خواتین کو سمجھانا چاہیے اور اللہ کے عذاب اور اس کی پکڑ سے ڈرانا چاہیے۔

طبیعت میں سنجیدگی اور معاملات میں بہتری لانے کیلیے نیک' دین دار' خوش زبان اور شریف طبع خواتین کے ساتھ تعلق رکھے بصورتِ دیگر تنہائی میں ذکر و اذکار اور تلاوتِ قرآن کرنا بہت ہی افضل ہے۔ اگر آپ اپنی زندگی میں تبدیلی اور بہتری لانا چاہتی ہیں تو ایسا ضرور کیجئے۔ ان شاء اللہ آپ بہت جلد زندگی کی بہار اور خاوند کا پیار حاصل کر لیں گی۔

لمحہ فکریہ!

ایسی عورتیں جو ازدواجی زندگی سے تنگ ہیں' خاوند کے غلط رویے اور ظلم سے پریشان ہیں' وہ ذرا اپنے اندر بھی تو جھانک کر دیکھیں اور غور کریں کہ ان میں کتنی شرافت اور دین داری ہے' حقیقی خالق و مالک اللہ جل شانہ سے تعلق کس قدر مضبوط ہے' اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اور اطاعت کا جذبہ کہاں تک ہے۔ اگر وہ ہر اعتبار سے پاک صاف اور مکمل ہیں تو پھر انہیں گھبرانا نہیں چاہیے' ہمت اور حوصلہ نہیں ہارنا چاہیے بلکہ ایسی عورت کو یقین کر لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ ہے۔ وہ کبھی بھی دیندار اور نیک ہستیوں کو ضائع نہیں کرتا بلکہ دنیا کی تھوڑی سی آزمائش کے بدلے درجات بلند فرما دیتا ہے اور سارے معاملے آسان بنا دیتا ہے اور اگر ٹھنڈے دل اور انصاف کی نظر سے نتیجہ یہ نکلے کہ میں تو خاوند کی بجائے اپنے حقیقی محسن اللہ تعالیٰ کی نافرمان ہوں پیغمبر رحمت ﷺ کی تعلیمات سے دور ہوں' دین اور شرافت نام کی مجھ میں

کوئی چیز نہیں تو ایسی عورت کو بھرپور طریقے سے اپنی اصلاح کرنی چاہیے اور دین پر چلنا چاہیے۔ ان شاء اللہ بہت جلد سارے معاملات سدھر جائیں گے۔ اللہ رب العزت بہتری فرما دیں گے وگرنہ اچھی طرح جان لیجئے جو عورت اپنی نافرمانیوں اور کمزوریوں پر شرمندہ ہو کر اپنی اصلاح نہیں کرتی بلکہ موڈ، گھمنڈ اور اپنے آپ میں رہتی ہے خاوند سے تعاون اور حسنِ سلوک نہیں کرتی تو ایسی عورت کی تنگی پریشانی صرف اس کی ذاتی کمزوریوں کی وجہ سے ہے جس کی ذمہ دار وہ خود ہے نہ کہ کوئی دوسرا۔ یہی وہ عورت ہے جو گھر کی بربادی کا باعث بنتی ہے اور اپنی حرکتوں کی وجہ سے دنیا و آخرت میں خائب و خاسر ہوتی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ ہر مسلمان بہن کو مندرجہ بالا نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دونوں جہانوں کی عزت اور کامیابی عطا فرمائے اور فارغ وقت میں پریشان اور مایوس ہونے کی بجائے تلاوت قرآن کی سعادت سے نوازے اور زندگی کا نور و سرور عطا فرمائے ...آمین ثم آمین

خواتین کرام کے لئے مفید کتب:

خوش نصیب ہیں وہ خواتین جو عمل کے جذبے سے دینی کتب کا مطالعہ کرتی ہیں اور یہ بات سو فیصد حقیقت ہے کہ اگر ذوق اور نیک جذبے کے ساتھ کتب کا مطالعہ کیا جائے تو جہاں علم کی مہک سے فرحت محسوس ہوتی ہے وہاں شخصیت میں نکھار اور زندگی میں بہار بھی آتی ہے۔

کسی عربی دانشور کا مشہور قول ہے کہ ﴿خَيْرُ جَلِيْسٍ فِي الزَّمَانِ كِتَابٌ﴾ زندگی کا سب سے بہترین ساتھی کتاب ہے اور کتاب ایسا مفید اور مبارک ساتھی ہے جس کی وجہ سے انسان بے شمار گناہوں سے بچا رہتا ہے۔ مثلاً چغلی، لڑائی، آوارگی وغیرہ

ہم اختصار سے چند اہم کتب کے نام تحریر کرتے ہیں جن کے مطالعے کے بعد اگر کوئی مسلمان خاتون اس کے مطابق زندگی سنوارے تو وہ اپنے گھر کو باآسانی جنت بنا

سکتی ہے!

(۱) قرآن مجید: روزانہ تلاوت کریں' ترجمہ وتفسیر پر غور کریں۔

(۲) احادیثِ مبارکہ: بالخصوص کتاب النکاح' کتاب الرقاق' کتاب الآداب' کتاب الجامع وغیرہ

(۳) فتاویٰ برائے خواتین

(۴) اسلام' عورت اور یورپ (احسان الحق شہباز)

(۵) خواتین کی ذمہ داری (ڈاکٹر فضل الٰہی)

(۶) لعنتی کون؟ (عبدالمنان راسخ)

(۷) اسلام کی بیٹیاں (محمد اسحاق بھٹی)

(۸) عورتوں کے امتیازی مسائل (صلاح الدین یوسف)

(۹) فلاح کی راہیں (ارشاد الحق اثری)

(۱۰) وہ ہم میں سے نہیں! (عبدالمنان راسخ)

(۱۱) صحابیات مبشرات (محمد احمد غضنفر)

(۱۲) عہد تابعین کی جلیل القدر خواتین (محمود احمد غضنفر)

(۱۳) خواتین کے مخصوص مسائل (صالح بن فوزان آل فوزان)

مذکورہ کتب اگرچہ اختصار سے تحریر کی گئی ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے مطالعے سے ہر عورت کو اپنے تمام مسائل پر آگاہی حاصل ہوسکتی ہے اور عمل کرنے سے زندگی میں نور آ سکتا ہے۔ بدنصیب ہیں وہ خواتین جو اسلامی کتب چھوڑ کر' ڈائجسٹ' ناول' رسالوں اور فرضی قصے کہانیوں کا مطالعہ کرتی ہیں اور اپنے کردار سے معاشرے میں بے دینی پھیلا رہی ہیں اور یقیناً بارگاہ الٰہی میں جواب دینا ہوگا' کہ ان میں کونسی خوبی تھی کہ تم نے قرآن وحدیث چھوڑ کر ان بناوٹی رسالوں سے رشتہ قائم کیا۔ یاد رکھیں! اُس روز سوائے شرمندگی اور ذلت کے کچھ کام نہیں آئے گا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلامی لٹریچر کی قدر کرتے ہوئے اسے پڑھ کر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسری وجہ

زبان کا ناروا استعمال

عورت کی ازدواجی زندگی کی ناکامی اور بدنامی کی دوسری اہم وجہ زبان کی بے اعتدالی' اور بے ہودگی ہے۔ بے مقصد' لایعنی اور فضول گفتگو سے عورت اپنا مقام کھو بیٹھی ہے' بلکہ باتوں سے باتیں نکالنا' ایک بات ہر ایک سے کرنا' فقرے بازی' عیب جوئی طعن زنی اور باتوں کے بتنگڑ بنانا یہ آجکل کی عورت کا محبوب ترین مشغلہ ہے۔ حتی کہ بعض ناعاقبت اندیش عورتیں اپنے خاوندوں کے سامنے بھی بدتمیزی اور بدزبانی سے باز نہیں آتیں۔ بلکہ ان کو ایک کی دو اور دو کی چار سنانا بہت بڑی بہادری سمجھتی ہیں' کئی تو اپنی سہیلیوں کو فخر سے بتاتی ہیں کہ میرا خاوند آج غصے میں بولا تھا میں نے بھی پھر اسے خوب سنائی' کسی قسم کا کوئی لحاظ نہیں رکھا۔ استغفراللہ۔

یاد رکھیں ایسی اکھڑ مزاج اور بدزبان عورت کبھی سکون اور عزت نہیں پاسکتی بلکہ ہمیشہ ذلت ورسوائی اور تباہی کا سامنا کرے گی اور دنیا وآخرت میں مقہور ہوگی' اللہ تعالیٰ ایسے انجام سے ہر مسلمان عورت کو محفوظ فرمائے آمین

اگر عورت خاموش طبع' سچائی پسند اور نرم لہجے والی ہو تو صرف زبان کی مٹھاس سے اپنی کئی خامیوں پر پردہ ڈالتے ہوئے اپنے گھر کو گلستان بنالیتی ہے۔ اور ساری زندگی چاہت وعقیدت اور محبت سے بسر کرتی ہے اور ایسی عورت ہی روز قیامت عزت وعظمت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوگی۔ ان شاء اللہ

بڑوں کی باتیں بھی بڑی ہوتی ہیں۔ بزرگوں کا کہنا ہے ''اک چپ تے سو سکھ'' یعنی ایک خاموشی سینکڑوں خوشیوں کا پیش خیمہ ہوتی ہے جبکہ دوسری طرف زبان کی

معمولی سی احمقانہ جنبش و حرکت ہزاروں مشکلات کا باعث بنتی ہے۔ سرکار مدینہ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: جو خاموش رہا نجات پا گیا۔ اس فرمان کے مطابق عورتوں کو زیادہ موشگافیوں اور باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے چہ جائے کہ اپنے حاکم' سرتاج اور خدائے مجازی کے سامنے زبان درازی کی جائے۔

عہد رسالت میں ایک عورت نے دوسری عورت کو کہا اے گٹھی یعنی قد کی چھوٹی' جب آپ ﷺ نے سنا تو فرمایا کہ تو نے اس قدر برا کلمہ کہا ہے کہ اگر اسے میٹھے سمندر میں ڈال دیا جائے تو وہ بھی کڑوا ہو جائے۔ العیاذ باللہ۔

مگر افسوس کہ آج ہر طرف طعنہ زنی کا بازار گرم ہے۔ ہر عورت دوسری عورت کے نقائص و عیوب کی تشہیر کرنے کو بہت بڑا کمال سمجھتی ہے جبکہ پردہ پوشی خدائی صفت ہے اور خاموشی' دانائی' سمجھداری کی علامت ہے بلکہ بے شمار گناہوں سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں نامہ اعمال میں اکثر گناہ زبان کی بے احتیاطی کی وجہ سے ہوتے ہیں اور روز قیامت اکثر عورتیں زبان کے فتنوں کی وجہ سے جہنم میں جائیں گی۔

اسی طرح دنیا کے دکھوں اور چکروں میں ڈالنے والی بھی یہی زبان ہے۔ اس بات کا اندازہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں ہر صبح کو انسان کے تمام اعضاء زبان کے آگے بڑی عاجزی سے عرض کرتے ہیں خدارا ہمارے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔ اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

محترم خواتین!

دنیا کا سکون اور عزت پانے کیلئے زبان کی حفاظت از حد ضروری ہے۔ زبان کی بے لگامی خطرناک انجام تک پہنچا دیتی ہے۔ ایسی عورت کبھی عزت پا سکتی ہے نہ خاوند کے دل میں اپنی محبت و قدر بڑھا سکتی ہے بلکہ اپنے گھر' خاندان اور رشتے داروں کے لیے

بھی ذلت کا باعث ہوتی ہے۔

شاعر نے اسی لئے اپنی بیوی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

خُذِ العَفوَ مِنّي تَستَديمِي مَوَدَّتِي

وَلا تَنطِقي فِي سَوْرَتِي حِينَ اَغضَبُ

”جو کچھ آسانی سے میں دوں وہ لے لیا کرو ہمیشہ میری محبت کے سائے میں رہے گی میرے رعب کے سامنے جب مجھے غصہ آئے تو زبان نہ چلایا کر“

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ خاوند کے غصے کی حالت میں اس کے آگے بولنا جلتی پر تیل چھڑکنے کے برابر ہے اور جلتی پر تیل کوئی خیر خواہ تو نہیں چھڑک سکتا۔ اگر بیوی اپنے شوہر کی خیر خواہ ہے تو وہ جلتی پر تیل کا کام نہ کرے۔ اسی میں دونوں کی بہتری ہے۔

میرے اور آپ کے پیرو مرشد علیہ السلام کی خدمت میں ایک صحابی تشریف لائے، عرض کی اللہ کے رسول ﷺ میری بیوی کی زبان کنٹرول میں نہیں، بدزبان ہے۔ آپ علیہ السلام نے فوراً کہا طَلِّقهَا تو ایسی عورت کو طلاق دے دے۔ صحابی کہنے لگے اللہ کے رسول میرے اس سے کئی بچے ہیں اور پرانا تعلق ہے، طلاق دینا میرے لئے بڑا مسئلہ ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اچھا پھر اس کو سمجھا، نصیحت کر اگر شرم و حیا والی ہوئی تو بدل جائے گی وگرنہ صبر کر.

محترم خواتین!

اپنے شوہر کے سامنے زبان درازی یا بدزبانی کرنا انتہائی خطرناک اور سنگین جرم ہے، اسی لئے تو آپ نے فوراً کہا اس کو طلاق دے دو.........

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں تین طرح کے افراد بدترین ہیں ان میں وہ عورت بھی ہے جو اپنے خاوند کی موجودگی میں قینچی کی طرح زبان چلائے اور جب وہ غائب ہو تو اس کے گلے شکوے کرے۔

آیئے! بدترین نہیں بہترین بنیں اور خاموشی و سنجیدگی اور متانت کے ساتھ خوشگوار زندگی بسر کریں۔ اکٹھے رہتے ہوئے کوئی اونچ نیچ ہو بھی جائے تو برداشت کر لینے میں ہی بہتری ہے اور معاملہ سدھارنے کا بہترین حل خاموشی ہے۔

عجیب واقعہ:

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک عورت کسی بزرگ کے پاس آئی اور کہنے لگی ہمارے درمیان لڑائی جھگڑا بہت ہے میرا خاوند مجھے ملامت کرتا ہے اور میں اسے برا کہتی ہوں۔ لہٰذا براہِ کرم ایسا بااثر تعویذ دے دیں جس سے ہمارا لڑائی جھگڑا ختم ہو جائے۔عورت کی گفتگو سے بزرگ پہچان گئے کہ یہ سارا فتنہ وفساد اس عورت کی زبان کا ہے اگر اس کی زبان رک جائے تو سارا معاملہ بہتر ہو سکتا ہے چنانچہ انھوں نے اخبار کا ٹکڑا لپیٹ کر دے دیا اور کہا کہ جب کبھی تمہارا خاوند غصے میں آئے اور بولنا شروع کر دے تو تجھے اس تعویذ کو دانتوں تلے رکھ کر خوب دبانا ہے انشاء اللہ گھر کے حالات جلد سدھر جائیں گے عورت نے جا کر یہی سلسلہ شروع کر دیا بالآخر لڑائی جھگڑا ختم ہو گیا۔

خواتین و حضرات! اخبار کا ٹکڑا ہی تو تھا چھومنتر تو نہیں تھا۔مگر دانتوں کے نیچے رکھوانے کا مقصد صرف یہی تھا کہ کسی طرح یہ عورت اپنی زبان بند کر لے میاں کے سامنے بولنا چھوڑ دے۔ ظاہر ہے جب آگے سے جواب بازی نہیں ہو گی تو معاملہ بہتر ہو جائے گا۔

ایک پانی کا گھونٹ ساری لڑائی کا حل کیسے بنا؟

ایک مریدنی پیر صاحب کے پاس گئی اور کہنے لگی قبلہ صاحب میں گھریلو زندگی سے تنگ آ چکی ہوں اکثر شوہر کے ساتھ جھگڑا ہی رہتا ہے براہ مہربانی دعا فرمائیں اللہ کرے میرے حالات درست ہو جائیں۔

پیر صاحب صورتِ حال سن کر بالآخر اس نتیجہ پر پہنچے کہ ساری خرابی کی وجہ اس عورت کی زبان درازی ہے اگر یہ کسی طرح اس سے باز آ جائے تو حالات دنوں میں

بہتر ہوسکتے ہیں' چنانچہ انہوں نے قریب پڑی ہوئی سادہ پانی کی بوتل پکڑا دی اور کہا کہ اسے گھر لے جاؤ۔ جب کبھی جھگڑا شروع ہوجائے تو اس میں سے ایک گھونٹ بھر کر منہ میں رکھنا۔ پینا نہیں۔ جب تک شوہر غصے میں رہے اسے پینا نہیں۔ ان شاء اللہ اس پانی کو منہ میں رکھنے کی برکت سے بہت جلد غصہ ٹھنڈا ہوجائے گا۔ جب غصہ دور ہوجائے تو پی لینا اور پھر نرمی کے ساتھ شوہر سے پیش آنا۔ ان شاء اللہ بہت جلد بہتری ہوگی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا' ایک دن شوہر غصے میں بولا' تو اس نے پانی کا گھونٹ منہ میں رکھ لیا اور آگے سے بولنے کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ بعد میں نرمی سے شوہر سے بات کی۔ دو تین دفعہ یہ معاملہ کرنے سے ساری نفرتیں' محبتوں میں تبدیل ہوگئیں۔

کاغذ کے تعویذ اور پانی کے گھونٹ سے معلوم ہوا کہ خاموشی سینکڑوں فتنوں کا حل ہے۔

آیئے! خاموشی اور نرمی اختیار کریں' خاموشی تعلیم یافتہ خاتون کے لئے زینت اور جاہل کیلئے پردہ ہے۔ آپ اپنی اچھی اور میٹھی گفتگو اور پیارے انداز سے اپنے شوہر سے سب کچھ منوا اور کروا سکتی ہیں۔ آپ اپنی زبان میں لطافت لایئے۔ تھوڑا بولیں' اچھا بولیں' آپ کے سارے معاملات خود بخود بہتر ہوجائیں گے۔

بیوی کا سخت بول یا بچھو کا ڈنک:

بیوی سامان راحت ہے جسے دیکھ کر' جس سے بول کر دن بھر کی تھکاوٹیں اور ساری پریشانیاں دور ہوجاتی ہیں۔ اگر وہی بیوی سخت' ترش اور تلخ انداز میں جواب دے تو اس کی زبان کا ایک ایک بول بچھو کے ڈنک سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اسی لئے تو اکبر الہ آبادی نے کہا:

اکبر نہ دب سکے کبھی برٹش کی فوج سے
لیکن شہید ہو گئے بیوی کی نوج سے

بیوی اپنے شوہر سے کیسے مخاطب ہو!

شوہر کا رتبہ بیوی سے بلند ہے۔ ماتحت اپنے سے بڑے کو جس قدر زیادہ ادب

سے بلائے گا' اسی قدر زیادہ عظمت پائے گا اور اسی طرح آپ بھی عزت دے کر ہی عزت پا سکتی ہیں۔ آپ کا نرم طرزِ تخاطب اور اندازِ تکلم جادو سا اثر رکھتا ہے لہٰذا ہمیشہ اپنے شوہر کو محبت بھرے' عزت و احترام والے کلمات سے مخاطب کریں۔ بعض عورتیں بچوں کی طرح شوہر سے مخاطب ہوتی ہیں اور جس طرح چھوٹے بچے کو بلایا جاتا ہے' اسی طرح شوہر کو پکارتی ہیں حالانکہ یہ انداز محبت میں اضافے کے باعث نہیں ہوتے۔ مذاق کے وقت بھی شوہر کے مرتبے اور مقام کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ اس سے محبت میں اضافہ ہوگا اور گھر ہمیشہ شاد آباد رہے گا۔

خاوند کی فطرتی خواہش!

ظاہر ہے سارا دن دکانداری' محنت' مزدوری' کام کاج یا پڑھا کر خاوند اس لیے تو گھر نہیں آتا کہ اس کے ساتھ سیدھے منہ بات نہ کی جائے' اس کے آگے زبان چلائی جائے' تلخ یا ترش و خشک لہجہ اپنایا جائے' بے رخے انداز سے پیش آیا جائے' بلکہ وہ تو آرام' سکون' اطمینان اور خوشی و محبت کی تمنائیں' امیدیں اور توقعات لیکر آتا ہے اور یقیناً بیوی کا ایک میٹھا بول ساری تھکاوٹیں دور کر دیتا ہے۔ چہرے کا تبسم ساری مایوسیاں دور کر دیتا ہے اور نیک بیوی کی شان بھی یہی ہے کہ ''اذا نَظَرَ الیھا سرَّتہ'' جب اس کی طرف اس کا شوہر دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے۔

اے ازدواجی زندگی سے پریشان! گھریلو حالات سے تنگ! اور خاوند کی شفقت سے محروم خاتون! بڑی معذرت سے کہوں گا کہ گلے شکوے' چھومنتر' تعویذات' دعائیں یا صرف رونے سے بہتری نہیں آئے گی ذرا اپنے اندر جھانک کر دیکھیں' آپ کا کردار کیسا ہے؟ شوہر کیلئے آپ کے جذبات کیا ہیں؟ آپ اپنے شوہر کے لیے باعثِ اطمینان و سکون ہیں یا باعثِ عذاب؟ ....آج ہی فیصلہ کیجئے اور اپنے مستقبل کیلئے سوچئے۔ اپ کے برے رویے سے آپ کی اولاد کا مستقبل بھی روشن نہیں ہوسکتا' اصلاح کیجیے اور زندگی کی بہار لیجیے' نرم زبان سے نرم بولیے اور اپنے لیے آسانی وفراوانی کے دروازے کھولیے۔

آج ہی مکمل پرہیز کریں:

مندرجہ ذیل عادتیں، حرکتیں اور کمزوریاں گھر کی بربادی کا باعث ہوتی ہیں۔ انہی وجوہات سے گلشن اجڑتے اور ویران ہوتے ہیں۔ از راہ کرم اپنے مستقبل کا خیال رکھتے ہوئے یہ طور طریقے فی الفور چھوڑ دیں۔

(۱) خاوند کے سامنے اونچا بولنا

(۲) خاوند کے سامنے غصے سے بولنا

(۳) خاوند کے سامنے بیہودہ بولنا

(۴) خاوند کی غیر موجودگی میں اس کے گلے شکوے کرنا

(۵) خاوند کے راز فاش کرنا یا کمی کوتاہی کی تشہیر کرنا

(۶) خاوند کے منہ سے جذبات میں نکلنے والی بات کو بھلانے کی بجائے دل میں رکھنا

(۷) میکے جا کر اپنے والدین یا بہن بھائیوں کو گھریلو حالات کے متعلق ایک کی دو اور دو کی چار بنا کر سنانا، بھڑکانا اور ان کے اشاروں پر چلنا۔

اے خاتونِ اسلام.....! یہ سات ایسے زہریلے جراثیم ہیں کہ جس عورت میں جنم لے لیں وہ کبھی سکھ، چین اور عزت نہیں پا سکتی........ مگر صد افسوس کہ آجکل اکثر خواتین یہ مہلک جراثیم بڑے فخر سے اپنے اندر موتیوں کی طرح سجائے بیٹھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان عورت کو ان سے بچنے کی توفیق دے، آمین۔

یاد رکھیں ! اگر کوئی عورت ان خطرناک جراثیم سے پاک ہے تو وہ دنیا و آخرت کی کامیاب ترین خاتون ہے۔ بالفرض اگر اس کے باوجود بھی خاوند اچھا سلوک نہیں کرتا تو وہ مایوس نہ ہو بلکہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ ضرور اُس کی مدد کرے گا اور اُسے روحانی سکون عطا فرمائے گا اور بہت جلد اسے اپنے خاوند کے ظلم وستم سے نجات ملے گی (انشاء اللہ)

مکمل خیال رکھیں:

اپنے خاوند کے سامنے گفتگو کرنے سے پہلے یہ اچھی طرح جان لیں اور یقین کر لیں کہ آپ کا شوہر آپ کا حاکم، سر کا تاج، محسن اور خدائے مجازی ہے۔ ایسے عظیم

انسان کے سامنے محبت بھری نگاہ' مؤدبانہ انداز اور نرم الفاظ استعمال کرنا ضروری ہے۔

آپ مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے بہت جلد ہی خاوند کی شفقتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ سکتی ہیں:

(۱) اپنے خاوند کی موجودگی میں ہمیشہ سوچ سمجھ کر بولیں' بغیر سوچے سمجھے جو منہ میں آئے کہہ دینا حددرجہ حماقت ہے اور یہی حماقت بربادی کا سبب بنتی ہے۔ بزرگوں کا کہنا ہے: ''پہلے تولو پھر بولو''۔ یہ کلمہ انتہائی مختصر مگر جامع اور کئی فوائد پر مشتمل ہے۔ اگر عورت اس پر عمل کر لے تو ساری الجھنیں ختم ہو جاتی ہیں کیونکہ سوچ سمجھ کر کہی جانے والی بات ہمیشہ وزن رکھتی ہے' بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ گھریلو مسائل میں ایسی عورت کی باتوں اور مشوروں پر بھروسہ' اعتماد اور عمل کیا جاتا ہے' بصورت دیگر اگر عورت بے خیالی' بے پروائی اور بغیر سوچے سمجھے باتیں کرنے کی عادی ہو تو گھر' خاندان' برادری اور معاشرہ میں اس کی کوئی حیثیت اور اہمیت نہیں ہوتی۔ ایسی عورت صرف زبان کے ناجائز استعمال سے اپنی قدر کھو بیٹھتی ہے اور لوگوں کی نظروں میں اس کی بات یا رائے کا کوئی مقام نہیں ہوتا لہٰذا ہمیشہ نپی تلی گفتگو کریں اور سوچ سمجھ کر اپنی پیاری سی نرم زبان کو حرکت دیں۔

(۲) بات کرتے ہوئے نرم لہجے کے ساتھ ساتھ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ بھی رکھیے' ماتھے کے تیور' پیشانی کی شکنیں' آنکھوں کی سرخی' چہرے کی خشکی اور لہجے کی ترشی و تلخی آپ کیلئے ازحد نقصان دہ ہے۔ ایسی گھٹیا حرکات کر کے اپنی بات منوانا یا خاوند کا دل جیتنا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

(۳) اگر حالات کی تنگی کے پیش نظر یا کسی دوسری مصلحت کی بنا پر آپ کی تمنا' آرزو اور فرمائش پوری نہیں ہوئی یا آپ کی بات پر عمل نہیں ہو سکا تو ناشکری و بے صبری کا مظاہرہ نہ کریں' مایوس نہ ہوں' جذبات میں نہ آئیں بلکہ خوش دلی سے اپنے خاوند کی رضا پر لبیک کہہ دیں اور اپنا معاملہ بارگاہ الٰہی میں پیش کریں۔ آپ کا حقیقی مشکل کشا اور حاجت روا آپ کو کبھی مایوس نہیں کرے گا۔ (ان شاء

اللہ)

(۴) خاوند کی بات مکمل توجہ اور عمل کی نیت سے سنیں' اللہ اور اس کے رسول کے بعد اپنے خاوند کے فیصلے کو حرفِ آخر سمجھیں۔

جس دن آپ ان باتوں پر عمل کرنا شروع کردیں گی' وہ آپ کی کامیابی کا پہلا دن ہوگا' ٹھنڈی ہواؤں کا رخ' خوشیوں کی برسات آپ کے آشیانے پر ہونا شروع ہوجائیگی۔

صرف ظاہری خدمت کافی نہیں:

اگر کوئی عورت اپنے خاوند کو اچھا کھلاتی پلاتی ہے تو اس سے اُس کے جسم کو تقویت ملتی ہے۔ اگر وہ اپنے شوہر کے لباس کا خیال رکھتی ہے تو اس سے جسمانی کیفیت اور ظاہری حسن میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ میٹھے اور محبت بھرے بول بھی بولے تو روح کو قرار' آرام اور سکون حاصل ہوتا ہے۔ اس سے زندگی ظاہری و باطنی طور پر خوشحال ہوجاتی ہے اور دنیا جنت کا نقشہ نظر آتی ہے اور اگر کوئی عورت کھلانے' پلانے اور پہنانے میں تو ماہر ہو لیکن زبان سے کھٹے اور کڑوے بول بولے تو اس سے شوہر کی روح کو تکلیف پہنچتی ہے اور یہ تکلیف تمام فراوانیوں پر غالب آجاتی ہے اور اسی طرح اگر مسلسل روح کو تکلیف پہنچتی رہے تو گھر برباد ہوجاتے ہیں۔

بے رخی اور سختی کہاں؟

جب غیر محرم سے سامنا ہو تو انداز میں نرمی اور بدخلقی نہیں ہونی چاہیے بلکہ اعراض و بے زاری کی کیفیت ہو' جس سے کمزور دل آدمی کے دماغ میں شیطانی اثرات نہ آسکیں۔ یہی حکم رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کو بھی ہے کہ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ یعنی وہ متاثر کردینے والی آواز سے پیش نہ آئیں بلکہ مختصر جواب میں اپنا سلسلہ کلام ختم کردیں...... اسی میں بہتری و بھلائی ہے۔ اور بالخصوص ٹیلی فون تو عورت کو ہی نہیں چاہیے اور اگر مجبوراً اٹھانا پڑ ہی جائے تو غیر محرم کو مختصر' مطلوب جواب دے

کرفوراً بند کردیں۔ زیادہ تفصیلی گفتگو کرنا ہرگز مفید نہیں۔

ہمسائے سے بدزبانی پر جہنم:

اسلام ہماری یہی تربیت کرتا ہے کہ جس کے ساتھ جس قدر زیادہ تعلق ہو اسی قدر زیادہ اُس سے محبت کی جائے اس کی ضروریات اور حقوق کا خیال رکھا جائے۔ مشہور حدیث میں موجود ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا گیا ایک عورت حددرجہ عبادت گزار ہے نفلی نماز اور روزے بڑے شوق سے رکھتی ہے، مگر کمزوری یہ ہے کہ وہ اپنے ہمسائے کو اپنی زبان سے تکلیف دیتی ہے کیا وہ جنت میں جائے گی؟

آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: نہیں اللہ تعالیٰ ایسی عورت کو جہنم رسید فرمادیں گے۔ خواتین گرامی قدر! غور فرمائیں! جب ہمسائے کو زبان سے تکلیف دینے والی باوجود عبادت کے جہنم میں جائے گی تو اپنے شوہر پر زبان چلانے والی عورت کیسے جنت جاسکتی ہے؟

آخری بات:

اپنے پیارے سے نرم و نازک چہرے کو تیوڑی' غصے اور موڈ سے پاک کرلیں۔ اتنی بری چیزیں اتنے پیارے مقام پر زیب نہیں دیتیں۔ چہرے پر مسکراہٹ لائیں کہ اس سے نیکی بھی ملے گی۔ اور یاد رہے مسکراہٹ پیسوں سے خریدنی نہیں پڑتی بلکہ اگر دل میں خاوند کی محبت ہو تو چہرے پر خود ہی آجاتی ہے۔ آپ چہرے کی مسکراہٹ میں ذرا اضافہ کرلیں' دیکھیے ..... جہاں آپ کے مشوروں پر عمل ہوگا وہاں آپ کے جذبات واحساسات کو قدر کی نگاہوں سے دیکھا جائے گا اور آپ بہت جلد میٹھے بولوں کے ذریعے شوہر کا دل جیت لیں گی۔

بلند اپنا کردار کر شیریں اپنی گفتار کر
ہر کوئی کرے تیرا احترام ایسا اپنا معیار کر

❀❀❀❀

تیسری وجہ

بدگمانی اور منفی سوچ

اللہ تعالیٰ نے بے شمار مخلوقات کو پیدا فرمایا اور اپنی تمام مخلوقات میں سے انسان کو بلند مقام عطا فرمایا حالانکہ کئی مخلوقات قد کاٹھ' وجود اور جسم کے لحاظ سے انسان سے بڑی ہیں اور مضبوط بھی۔ انسان کی برتری' فوقیت اور امتیازی حیثیت کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ اللہ نے انسان کو سمجھنے کی صلاحیت' شعور کی دولت' سوچنے کی قدرت اور غور وفکر کا ملکہ عطا فرمایا ہے اور یہی وہ خصوصیات ہیں کہ جن کی وجہ سے انسان بہتری اور ترقی کی راہوں پر چلتا ہوا اور ترقی کی منازل طے کرتا ہوا کائنات پہ حکومت کرتا ہے اور زمانے میں معزز و مکرم اور محترم کہلاتا ہے۔

مگر افسوس کہ آج ہم ان صلاحیتوں کا غلط استعمال کرنے میں اس قدر آگے نکل چکے ہیں کہ زندگی تنگ ہو چکی ہے۔ بعض خواتین کو گھر کی چار دیواری جیل کی کوٹھڑی سے زیادہ بری لگتی ہے۔ جیون ساتھی' شریک زندگی اور سرتاج موجود ہونے کے باوجود ہر وقت افسردگی' اداسی اور بے چینی و بے قراری کا عالم رہتا ہے غرض سب کچھ ہونے کے باوجود سکون نہیں' اطمینان نہیں' طبیعت میں فرحت و مسرت ہونے کی بجائے تذبذب و تردد ہے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے.........؟ کبھی آپ نے سنجیدگی سے غور کیا......؟ کیا اپنے نفس کو مخاطب کرتے ہوئے اس کی وجہ تلاش کی ہے......؟ جی ہاں وہ صرف اور صرف بدگمانی اور منفی سوچ ہے جس نے تمام نعمتوں کی موجودگی میں آپ کا جینا حرام کیا ہے۔ ہر وقت منفی پہلو سوچنا' جب بھی سوچنا برا سوچنا اور سوچتے ہی رہنا اور برا گمان رکھنا' یہ ایک ایسا روگ ہے اللہ نہ کرے اگر کسی کو لگ جائے اور یہ شیطان کا ایسا

زہریلا' خطرناک وار ہے اگر کسی پر چل جائے تو وہ کبھی سکون نہیں پا سکتا۔ آج کل مسلمان مذہبی عورتوں پر یہی وار چل چکا ہے اور بری طرح یہ روگ لگ چکا ہے اور حالت یہ ہے کہ اپنے گھروں کو برباد کیے ہوئے زندگی کے سانس پورے کر رہی ہیں۔ آجکل عورت اپنے خاوند کی تمام امیدوں پر پانی پھیرتے ہوئے' اس کی وفاؤں کی بے قدری کرتے ہوئے' اس کی صلاحیتوں اور خوبیوں سے منہ موڑتے ہوئے اور اس کی قربانیوں کو فراموش کرتے ہوئے بڑے زور وشور سے کہہ رہی ہے جی میرا خاوند تو میری طرف توجہ ہی نہیں دیتا' گھر دیر سے آتا ہے' پتہ نہیں باہر کیا کرتا رہتا ہے' مجھ سے تو محبت ہی نہیں کرتا' ہاں ہاں یہ تو دوسری شادی کے چکروں میں پھرتا ہے' میری تو کوئی پرواہی نہیں کرتا' میری تو گھر میں کوئی حیثیت اور عزت ہی نہیں ۔ جب بیوی کی سوچ شوہر کے متعلق اس قدر منفی اور بے لگام ہو تو کیا پھر گھر میں پیار' قرار اور سکون آ سکتا ہے......؟ ہرگز نہیں بلکہ ایسا گھر جہاں بدگمانیوں کے ڈیرے ہوں اور گھر کی ملکہ ہمیشہ برا ہی سوچتی ہو وہ گھر نہیں بلکہ ایک قید خانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان عورت کو اچھی فکر' سوچ اور نیک گمان رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

خواتین کرام! یہ حقیقت ہے کہ اگر سوچنے کا انداز بدل جائے تو دنیا بدل جاتی ہے اچھی توقعات اور نیک گمان رکھیں تو زندگی پرسکون' خوشیوں سے بھرپور اور رنگا رنگ خوش نما پھولوں کی طرح مزین اور معطر ہو جاتی ہے۔ اپنے شوہر کے متعلق ہمیشہ اچھا گمان رکھیں بالفرض وہ بُرا بھی ہے تو آپ بُرا سوچ سوچ کر اپنی پریشانی میں اضافہ نہ کریں۔ اس صورت میں آپ اللہ کی بارگاہ میں اور زیادہ بری ہو جائیں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں آپ کو برا سوچنے یا بدگمانی رکھنے کا حکم نہیں دیتے بلکہ خدمت گزاری کا حکم دیتے ہیں۔ آپ فرمانبرداری' وفا شعاری اور شوہر کی خدمت میں اور آگے بڑھیں۔ انشاء اللہ جب آپ اچھی سوچ سے اچھا کردار پیش کریں گی تو سارے معاملات خود ہی بہتر ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی میں نور اور بہار پیدا فرما

دیں گے۔

ویسے بھی ایک باشعور، سمجھدار اور گھریلو خاتون کو بدگمانی میں اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ حوصلے اور ہمت کو بلند رکھتے ہوئے شوہر کی خدمت اور اللہ کی عبادت کرنی چاہئے اور یہ یقین کر لینا چاہئے کہ دربار الٰہی سے دیر تو ہو سکتی ہے اندھیر نہیں ہو سکتا اور دین اسلام کا بھی یہی حکم ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ زیادہ بدگمانی سے بچو اس لیے کہ بعض بدگمانی گناہ ہے۔

قرآن پاک کی اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ بدگمانی سے جہاں سکون ختم ہوتا ہے وہاں انسان گناہ گار بھی ہو جاتا ہے۔ اس لیے ہمیں یہ اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ بدگمانی سے گھر بھی برباد ہو جاتے ہیں اور نامہ اعمال بھی تباہ ہوتا ہے۔

اسی طرح سرورِ قلب و سینہ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا (اِيَّاكُم وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ) بدگمانی سے بچو یہ سب سے بڑا جھوٹ ہے

اندازہ فرمائیں! شریعت نے کس قدر سخت الفاظ اور انداز میں بدگمانی سے منع فرمایا مگر آج کل بغیر ثبوت کے ہر طرف بدگمانی کا بازار گرم ہے۔ بس جو دماغ میں شیطان نے ڈال دیا اسی پر کار بند ہو گئے۔

معزز خواتین! اچھا گمان اور بہتری کی امید بہت بڑا نیک عمل ہے بلکہ بہترین عبادت ہے۔ بلکہ ہر اچھا کام اور نیکی عبادت ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق ماننا یہ عبادت ہے اور اسی طرح شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی عبادت کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عبادت صرف نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور قربانی کا نام نہیں، بلکہ اپنے سارے وجود پر اللہ کے تمام قوانین کو نافذ کر لینے کا نام عبادت ہے۔

الغرض شریعت مطہرہ کے ہر حکم پر عمل کرنا عبادت ہے۔ اگر کوئی دین کے مطابق

چلتا، پھرتا، اٹھتا، بیٹھتا، جاگتا اور سوتا ہے تو اس کا ہر عمل عبادت تصور کیا جائیگا۔ اسی طرح اچھے گمان کے متعلق رسول ہاشمی علیہ السلام کا فرمان عالی شان ہے حُسْنُ الظَّنِّ من حُسْنِ العِبادَةِ اچھا گمان بہترین عبادت ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے حسنِ ظن اور خوش گمانی کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ایک نئے اور حساس بندھن کا تقاضا:

میاں بیوی کا رشتہ بھی قدرت کا بہت بڑا شاہکار ہے کیونکہ اس رشتہ میں دو مختلف وجود ہی نہیں ملتے بلکہ مختلف عادات، ماحول اور سوچ رکھنے والے دو الگ الگ افراد کو ساری زندگی آپس میں اکٹھا رہنا ہے۔ جب ایک دوسرے کے مزاج وطبیعت سے بھی واقفیت نہیں، پسند اور ناپسند بھی معلوم نہیں، بالکل اجنبیت ہے تو پھر ایسی صورت میں ایک دوسرے کے بارے میں اچھا گمان کرنا، آپس میں ایک دوسرے کیلئے بہتر سوچنا ازحد ضروری ہے۔ اچھی سوچ اور خوش گمانی ہمیشہ پیار میں اضافے کا باعث ہوتی ہے اور جب ہم اپنی سوچ اچھی اور بہتر رکھیں گے تو ہر دن خوشیوں کے ساتھ طلوع ہوگا وگرنہ بدگمانی، پیار محبت اور اس نرم نازک رشتے کے لیے زہر قاتل ہے

یہ بات کبھی نہ بھولیں، اچھی طرح جان لیں، سمجھ لیں اور ذہن نشیں فرمالیں.... کہ آپکا شوہر 100 فیصد درست نہیں ہوسکتا.......... آخر وہ انسان ہی ہے فرشتہ تو نہیں، اس کی شخصیت میں کمی کوتاہی ہوسکتی ہے، بھول سکتا ہے، غلط قدم بھی اٹھا سکتا ہے.... مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ اس کی ساری صلاحیتوں کو بیکار سمجھ کر اس کی خوبیوں سے انکار کردیں اور چند کمزوریوں کو بہانہ بنا کر زندگی میں طوفان کھڑا کردیں اور گلشنِ سدابہار کے خوشنما پھولوں کو بدگمانی کے گٹر میں پھینک دیں۔

یاد رکھیں: آپ کی سوچ آپ کو مار بھی سکتی ہے اور آپ کی زندگی میں نئی روح اور طاقت بھی پھونک سکتی ہے۔ مکمل اختیار آپ ہی کے پاس ہے۔ اس لیے اپنے اس نئے رشتہ کی نوعیت، کیفیت اور نزاکت کو سمجھتے ہوئے مثبت کردار ادا کریں۔ انشاء اللہ الرحمٰن

مثبت سوچ سے ہمیشہ بہتر نتائج ہی برآمد ہوں گے۔

ہر وقت بدگمانی کی فضا اچھی نہیں:

اپنی نئی اور پیاری زندگی کا آغاز حسنِ ظن اور خوش گمانی سے کریں۔ آپ زندگی کا ہر لطف محسوس کریں گی وگرنہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ بداعتمادی اور بدگمانی سے زندگی کا لطف ختم ہو جائے گا۔ ذہنوں میں دراڑیں پڑ جائیں تو عیوب ابھر کر سامنے آجاتے ہیں۔ ساری خوبیاں دب کر نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہیں اور خوشگوار زندگی کا خواب ادھورے کا ادھورا رہ جاتا ہے۔ اے مسلمان بہن! ذرا سوچیے یہ ضروری نہیں کہ آپ کا خاوند جب بھی باہر جاتا ہے اخلاقی بندھنوں کو توڑنے ہی جاتا ہے یا گھر کی طرف سے بے پروا اور بے فکر ہو کر وقت ضائع کرنے جاتا ہے۔ منفی سوچ سے اپنی زندگی بے مزہ نہ کریں۔ شکی ذہن، شکی دل اور بدمزاجی تباہ کن امراض ہیں۔ ان سے اپنی زندگی اور گھر برباد نہ کریں بلکہ اچھا گمان رکھ کر اللہ سے دعا کریں، بہتری اور خیریت کی التجا کریں اور خاوند کے گھر آنے پر تسلی واطمینان کے ساتھ پیش آئیں۔ خدمت میں آگے بڑھیں، انشاء اللہ آپ کے اچھے کردار اور اچھی توقعات کی وجہ سے زندگی کی رونق دوبالا ہو جائے گی۔

شوہر اپنے ماں باپ یا بہن بھائیوں کے پاس ہو:

تو کئی عورتوں کے آنگن میں آگ لگ جاتی ہے۔ ہاں ہاں یہ میرے خلاف ہی باتیں کر رہا ہے، میرے خلاف ہی ذہن بھر رہے ہیں۔ اللہ نہ کرے ماں باپ یا بہن بھائیوں سے ملنے کے بعد اگر گھر میں کوئی ذرا سی اونچ نیچ ہو جائے تو سر چڑھ کر بولنا اپنا حق سمجھتی ہیں۔ طعنہ زنی اور زبان چلانے کا بہترین موقع تصور کرتی ہیں۔ حالانکہ یہ حد درجہ دین سے دوری، زبان کا غلط استعمال اور بدگمانی ہے۔ عورت کی یہ سوچ کہ وفا اور محبت بس یہی ہے کہ شوہر ہر وقت میرے ہی قدموں میں میرے پاس رہے، کہیں اور نہ جائے اور نہ کسی اور سے ملے یا کسی اور کے پاس بیٹھے اٹھے سراسر غلط ہے۔ گھریلو خواتین

کو ایسی فضول توقعات ہرگز نہیں رکھنی چاہئیں کیونکہ ایسا ممکن ہی نہیں۔ اگر وہ آپ کا شوہر ہے تو بوڑھے والدین کا بیٹا اور زندگی کا سہارا بھی تو ہے۔ وہ بھی چاہتے ہیں کہ ہمارا بیٹا ہمارے دکھ درد کا ساتھی بنے اور ہمارے پاس بیٹھ کر ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے۔ آخر وہ پیاری معصوم بہنوں کا بھائی بھی ہے وہ بھی اپنے بھائی سے آس امید رکھتی ہیں۔ اگر بھائی نے بہنوں کو کوئی کپڑا سوٹ یا گفٹ لا دیا ہے تو جل کر راکھ نہ ہوں بلکہ خوشی محسوس کریں کہ میرا شوہر اپنے قرابتداروں کے حقوق ادا کر رہا ہے اور اسی میں میری عزت ہے۔ مگر شاید بعض عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ چونکہ ہمارے بھائی ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے لہذا میرے شوہر کو بھی اپنی بہنوں سے بے رخی کا مظاہرہ کرنا چاہیے لیکن یہ سوچ بھی دیندار عورت کے شایانِ شان نہیں۔ آپ کا شوہر جب بھی اپنے بہن بھائیوں کے پاس جائے تو اسے خوشی سے رخصت کرتے ہوئے محبت سے اس کی واپسی کا انتظار کریں' اسی خوبی اور سوچ میں آپ کی عزت اور کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔

بدگمانی اور بری سوچ کے شدید نقصانات:

(۱) سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اکثر اوقات برا سوچنے والی عورت روحانی اور جسمانی طور پر مفلوج ہو جاتی ہے' بیشمار امراض اور بیماریاں ڈیرے ڈال لیتی ہیں ذہن مرجھا جاتا ہے' چڑچڑا پن' اداسی' افسردگی اور بیقراری کا سماں رہتا ہے۔ چہرے کی شگفتگی اور شادابی رخصت ہو جاتی ہے غرض کہ زندگی تباہ ہو کر رہ جاتی ہے۔ نہایت افسوس کی بات تو یہ ہے کہ کئی جاہل ماں باپ بدگمانی اور زیادہ سوچنے کو اپنی بچی کی صفت شمار کرتے ہیں کہ جی ہماری بچی سوچتی بہت زیادہ ہے' بات کو بڑھا لیتی ہے یاد رکھیں یہ خوبی نہیں بلکہ دین سے دوری' اللہ سے بے تعلقی' شیطان سے دوستی اور چھوٹی ذہنیت کا نتیجہ ہے۔

(۲) دل میں نفرت اور نفاق بڑھ جاتا ہے اور جسم کا سب سے عظیم اور متحرک ٹکڑا بیکار ہو کر رہ جاتا ہے۔ دلی سکون کے لیے ذہن کا گندے جراثیم سے پاک صاف

ہونا ضروری ہے۔ بدگمانی اور بری سوچ کا دل پر بہت برا اور گہرا اثر ہوتا ہے......... اپنے دل کی ہی فکر کرلیں شکریہ۔

(۳) نکتہ چینی اور اعتراض برائے اعتراض کی بری عادت پڑ جاتی ہے۔ ساری صلاحیتیں دوسروں کی برائی اور خامی ڈھونڈنے میں صرف ہو جاتی ہیں اگر کسی میں ننانوے خوبیاں اور ایک خامی ہے تو اس اللہ کی بندی نے خامی کو ہی بیان کرنا اور اچھالنا ہے اوصاف حمیدہ اور اچھی عادات کی طرف دھیان ہی نہیں کرنا........... کیا یہی دین داری اور مسلمانی ہے........؟

(۴) نعمتوں کی بے قدری بڑھ جاتی ہے' اچھا شوہر' اچھا مکان' صحت و سلامتی اور مال اولاد یہ سب اللہ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں لیکن جب عورت بدگمانی کے تباہ کن مرض میں مبتلا ہوتی ہے تو بڑی بے دردی سے تمام نعمتوں کی بے قدری کیے جاتی ہے۔

(۵) اپنی اصلاح کرنے کا جذبہ مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ اس کو آپ مثال سے یوں سمجھیں کہ میری کتاب پڑھ کر اکثر بہنیں تو اپنے گلشن میں بہار پیدا کرلیں گی' اپنے کردار میں نکھار لائیں گی اس حقیر سی کاوش کو بار بار سمجھ کر پڑھتے ہوئے اپنی کمزوریوں کو دور کریں گی اور بہتری و برتری کے سفر کی طرف رواں دواں ہوں گی اور میں اپنی تمام مسلمان بہنوں سے توقع رکھتا ہوں بلکہ امید راسخ یہی ہے کہ میری ہر ماں اور بہن کتاب پڑھ کر مجھے ضرور دعا دے گی کہ میں نے اس پرفتن دور میں ان کی رہنمائی کے لیے خوشگوار زندگی کے بہترین اصول تحریر کیے اور خطرناک کمزوریوں کی نشاندہی کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ عظیم احسان ہے ...... مگر اس کے باوجود کچھ عورتیں' اصلاح نہیں کر پائیں گی بلکہ بدگمانی اور بدظنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے الٹا یہ تبصرہ کریں گی ''جی! ہماری توہین کی گئی' سارا قصور ہوتا ہی شوہر کا ہے' ہم پاک صاف اور سمجھدار

ہیں، عجیب کتاب لکھ دی ہے" وغیرہ وغیرہ

خاندانی بیماری تو نہیں......؟

ہم سمجھتے ہیں بعض حالات میں یہ مرض موروثی بھی ہوتا ہے یعنی ماں باپ اور خاندان والوں کی طرف سے ورثہ میں ملتا ہے کئی عورتیں جہیز کے سامان کے ساتھ بد گمانی کے صندوق بھی بھر لاتی ہیں ایسی عورتوں کو لاکھ صفائیاں تو کیا حلفیہ بیان تک بھی دے دیں وہ بدگمانی اور بری سوچ کی دلدل سے باہر نہیں آتیں۔ ان کی اصلاح کے لئے ہزار جتن کر لیں وہ راہ راست پر آنے کا نام ہی نہیں لیتیں۔ ساری گفتگو اور کلام سننے کے بعد پہلا سوال یہی کریں گی "تجھے میرے بارے کسی نے بھرا ہے"........؟ میں سمجھ گئی ہوں، ہاں ہاں میں پہنچ گئی ہوں"

محترم خواتین! آپ بدگمانی، شکی ذہنیت اور گھٹیا سوچ کے نتائج بڑی تفصیل سے پڑھ چکی ہیں۔ از راہ کرم اپنی اور دوسروں کی زندگی تنگ نہ کریں بلکہ اپنے روشن ذہن کا رخ اچھائی کی طرف کریں۔ اپنے خاوند کے لئے بہار بن جائیں، اس کا چین و قرار بن جائیں اور یہ سب کچھ اسی صورت میں ممکن ہے کہ آپ ہمیشہ کے لئے اپنے شوہر کے بارے بدگمانی چھوڑ دیں اور اچھا سوچا کریں۔

اچھی سوچ اور خوش گمانی کے چند فوائد:

(۱) جو عورت اچھی اور مثبت سوچ رکھے اور بہتری کی امید کرتے ہوئے زندگی بسر کرے وہ ہمیشہ ذہنی سکون اور دلی اطمینان محسوس کرتی ہے مزاج میں لطافت، طبیعت میں فرحت اور زندگی میں لذت پاتی ہے

(۲) اس کا شمار اللہ کے محبوب ترین عبادت گزار لوگوں میں ہوتا ہے چونکہ اچھا گمان بہترین عبادت ہے

(۳) لڑائی جھگڑے اور مار کٹائی تک نوبت کبھی نہیں جاتی۔

(۴) کئی گناہوں مثلاً نفاق، غیبت، نفرت، پروپیگنڈہ وغیرہ سے نجات ملتی ہے۔

(۵) بدحالی، خوشحالی میں تبدیل ہوتی ہے اور ترقی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے

(٦) آپ کا شوہر بھی آپ ہی کا ہو کر رہ جائے گا............یقین جانیئے! مذاق نہیں

بارگاہ الٰہی میں دعا کے ساتھ ساتھ مسلمان بہنوں سے امید بھی ہے کہ وہ یقیناً اپنے ذہن کو روشن کرتے ہوئے، اچھی سوچ، حسن ظن اور خوش گمانی کو فروغ دیں گی اور جو عورتیں ضدی، شکی، تیز مزاج اور سطحی سوچ کی مالک ہیں، ان کی اصلاح بھی کریں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خیر خواہی کے جذبہ سے بھرپور روشن فکر اور دماغ عطا فرمائے، آمین

چوتھی وجہ

نافرمانی اور من مانی

جب بیوی نافرمان اور من مانی کرنے والی ہو تو دنیا کی کوئی طاقت گھر کو بربادی سے بچا نہیں سکتی۔ ایسی صورت میں شادی کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے کیونکہ شادی کا سب سے بڑا فائدہ سکون ہے کہ شوہر اپنی رفیقہ حیات کو دیکھ کر راحت، اطمینان، دلی قرار اور روحانی سکون محسوس کرے۔ لیکن جب بیوی نافرمان ہو گی تو دنیا کا سب سے بڑا عذاب ہو گی۔ بیوی کی نافرمانی، بے توجہی، بے رخی اور بے پروائی کا درد اور اس کی شدت وسختی وہی شوہر محسوس کر سکتا ہے جو اپنی بیوی سے بہاروں اور خوشیوں کی امید رکھتا ہو اور اسے اپنا لباس سمجھتا ہو۔

اس لیے ہر عورت کو اپنی ضد ختم کرتے ہوئے، اپنی خواہش کو پیچھے ڈالتے ہوئے اپنے شوہر کی خدمت اور اطاعت کرنی چاہیے۔ اس میں بہتری، بلندی اور دنیا و آخرت کی عزت ہے۔ دین اسلام میں بھی اسی لیے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بعد بڑی سختی و شدت کے ساتھ عورت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہر حالت میں اپنے شوہر کو ترجیح دے۔ اس کی خدمت و اطاعت میں سعادت سمجھے۔ شادی ہونے کے بعد اپنے ماں باپ، بہن بھائی اور سہیلیوں کے اشاروں پر اپنے خاوند کی اطاعت، فرمانبرداری اور خدمت سے منہ نہ پھیرے، کیونکہ خاوند کی خدمت میں ہی عورت کی عزت، شان اور مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شوہر کی بلندی، عظمت اور برتری کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ اور مردوں کو عورتوں پر درجہ حاصل ہے۔ خاوند کے بلند رتبے اور درجے کی قدر کرتے ہوئے سچے دل سے اس کی خدمت اور فرمانبرداری

کرنی چاہیے اور خاوند کو بہتر' برتر اور بڑا سمجھ کر اس کی خدمت کرنا' اس کی فرمانبرداری اور اطاعت کرنا فرض ہے اور اس اہم فرض کو رسول اللہ ﷺ نے یوں بیان فرمایا۔ لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَّاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے' تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اللہ اکبر۔ اور آپ علیہ السلام نے مزید ارشاد فرمایا۔ وَلَا تَجِدُ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا کوئی عورت اس وقت تک ایمان کی مٹھاس نہیں پا سکتی جب تک اپنے خاوند کے حق کو ادا نہ کر دے۔

اے اللہ کی بندی.....! اپنے خاوند سے منہ پھیرنے والی' اسے کمتر جان کر اس کی عزت نہ کرنے والی' اسے حقیر سمجھتے ہوئے اپنی من مانی کرنے والی ذرا حدیث شریف کے دونوں حصوں پر غور کرتے ہوئے اپنے شوہر کی حیثیت اور قدر کو پہچان ......اور اپنے کردار کی طرف دیکھ ....شاید کہ تیری دنیا بہتر ہو جائے' تیری زندگی خوشگوار ہو سکے اور تیری آخرت سنور جائے۔

عورت کو سجدے کا حکم کرنا:

سجدہ کرنا یہ خدمت گزاری اور فرمانبرداری کی آخری حد ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر اللہ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ جائز ہوتا تو پھر نبی کو سجدہ نہ ہوتا' ولی کو سجدہ نہ ہوتا اور نہ ہی کسی قبر یا شجر پر بلکہ صرف اور صرف بیوی اپنے سر کو شوہر کے قدموں میں جھکاتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاتی۔

ایک دفعہ صحابی رسول نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں ایک ملک میں گیا' وہاں لوگ اپنے بادشاہ کو سجدہ کر رہے تھے' اس کے سامنے جھک رہے تھے۔ عالی جاں' پیغمبر دو جہاں اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپ کو سجدہ نہ کروں ....؟ آپ کا حق دنیا کے بادشاہوں سے کئی گنا زیادہ ہے' تو آپ علیہ السلام نے اس موقع پر بھی ارشاد فرمایا: اے میرے پیارے اگر میری امت میں اللہ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ جائز ہوتا

تو عورت اپنے خاوند کو سجدہ کرتی۔ یاد رکھ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں۔

لمحہ فکریہ! وہ عورت کہ قریب تھا اسے شوہر کیلئے سجدہ کا حکم ملتا' خاوند کے آگے اپنا جسم جھکانے اور گرانے کا اعلان ہوتا...... مگر آج وہی عورت مغرب کے پروپیگنڈہ کا شکار ہوکر' قرآن وحدیث سے دور ہوکر' قبر' حشر' آخرت اور جہنم کو بھلا کر خاوند پر تسلط' اس کو نیچا کرنے اور سارے اختیارات اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کر رہی ہے۔ انا اللہ و انا الیہ راجعون.

ایمان کی مٹھاس:

کئی دیندار خواتین نماز' روزہ' تلاوت اور عبادات کی تو بڑی پابند ہوتی ہیں جو کہ بہت بڑی خوبی ہے مگر اس کے باوجود خاوند کو سیدھے منہ بلانا اپنی توہین سمجھتی ہیں۔ اس کی معمولی سی کمی کوتاہی اور غلطی دیکھ کر آسمان سر پر اٹھا لیتی ہیں۔ صبر' حلم' برداشت اور معافی کے تمام دروازے بند کرتے ہوئے' وفا کے تمام وعدے توڑتے ہوئے' ناراضگی' گلے' شکوے' علیحدگی اور طلاق تک نوبت پہنچا دیتی ہیں.

شاید یہ باتیں ذہن میں نہیں رکھتیں کہ اگر نماز پڑھنا نیکی ہے تو خاوند کی غلطی پر پردہ ڈالتے ہوئے اس کو معاف کر دینا بھی بہت بڑی نیکی ہے۔ اگر تلاوت قرآن' روزہ' صدقہ وخیرات نیکیاں ہیں تو خاموشی' برداشت اور درگزر کرنا کوئی گناہ کے کام تو نہیں۔ یہ بھی اعلیٰ درجے کی نیکیاں ہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ رات بھر کے قیام سے عورت کو وہ مقام حاصل نہیں ہوتا جو برداشت' صبر' درگزر اور حسن اخلاق سے حاصل ہوتا ہے اور اسی لیے یہ بھی فرمایا کہ عورت لاکھ نیکیاں کر لے' عبادت کی لذت اور ایمان کی چاشنی ومٹھاس اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتی جب تک اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اس کے حقوق ادا نہ کرے۔

ہم سمجھتے ہیں! جس عورت کے پاس سوچنے سمجھنے والا روشن دماغ موجود ہے' ایسی عورت کے لیے یہی حدیث کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر عورت کو شوہر کی خدمت اور اطاعت

کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاوند کی خدمت کا حق!

صحیح حدیث میں وارد ہے' حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی' اے اللہ کے رسول! میں فلاں کی بیٹی ہوں' آپ نے فرمایا! ہاں میں جانتا ہوں' یہ بتلا کس مقصد کے لئے آئی ہے؟ کہنے لگی اللہ کے رسول ﷺ میرے چچا کا بیٹا عابد و زاہد اور نیک سیرت انسان ہے' اور وہ میرے ساتھ شادی کا ارادہ رکھتا ہے' آپ ﷺ مجھے بیان فرمادیں کہ بیوی کے ذمہ خاوند کے کیا حقوق ہیں تاکہ میں اُن کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کروں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ: ﴿مِنْ حَقِّهِ لَوْ اَنْ سَالَ مَنْخِرَاهُ دَمًا اَوْ قَيْحًا فَلَحَسْتُهُ بِلِسَانِهَا مَا اَدَّتْ حَقَّهُ (صحیح الترغیب والترہیب' از علامہ البانی)﴾ شوہر کے حقوق میں سے یہ حق بھی ہے کہ اگر اُس کے نتھنوں سے خون یا پیپ بہہ نکلے اور تو اُس کو اپنی زبان سے چاٹ لے تب بھی شوہر کی خدمت کا حق ادا نہیں کرسکتی۔ اللہ اکبر (یعنی جس طرح یہ ممکن نہیں' اس طرح شوہر کے مکمل حقوق کی ادائیگی ممکن نہیں)۔

اس صحیح حدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوئی کہ ہر عورت کو ہمہ وقت اپنے خاوند کی ہر ضرورت کا خیال رکھنا چاہیے۔ اُس کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرنا اور اس کی خدمت میں آگے بڑھنا لازمی وضروری ہے اور یاد رہے جو عورت اپنے شوہر کی خدمت سے منہ موڑتی ہے یا بے رُخی اور بیزاری کا مظاہرہ کرتی ہے وہ حقیقت میں اپنے گھر اور سکون کو برباد کر رہی ہے۔

صدیقہ امت رضی اللہ عنہا کا عظیم فرمان:

خاوند کی خدمت واطاعت اور فرمانبرداری کی اہمیت وفرضیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یامعشر النساء

اے عورتوں کی جماعت

لو تعلمن بحق ازواجکن علیکن

اگر تمہیں اپنے شوہروں کے حقوق کا علم ہو جائے، تم معلوم کرلو کہ شوہر کا حق کس قدر زیادہ ہے

لَجَعَلَتِ المرأۃُ مِنْکُنَّ تَمْسَحُ الغُبارَ مِن قَدَمَی زوجِھَا بِخَدُّ ودِھَا

تو ہر عورت اپنے شوہر کے پاؤں کا غبار اپنے رخساروں کے ساتھ صاف کرنا شروع کردے۔ اللہ اکبر۔

خواتین کرام! خاوند کی خدمت میں عظمت وعزت ہے اس لیے ہمہ وقت شوہر کی خدمت میں آگے بڑھیں، اس کی اطاعت میں سعادت محسوس کریں، اس کے سامنے ایسی حرکات اور باتیں کرنے سے باز آجائیں جن سے وہ تکلیف، بیزاری اور تنگی محسوس کرے۔ غرض اپنے شوہر کو راضی کرنے کے لیے ہزاروں جتن کریں، مختلف طور طریقے اختیار کریں، انشاء اللہ جب خاوند کی فرمانبرداری کے لئے آپ ہر طرح تیار ہو جائیں گی تو سارے مسائل بہتری کی طرف سفر کریں گے انشاء اللہ۔

فرمانبردار نیک عورت کی نشانیاں:

رسول رحمت ﷺ نے آسانی وسہولت کے لئے وہ علامات اور نشانیاں بھی ذکر فرمائیں جن کو اپنا کر عورت دنیا و آخرت کی کامیابی اور عزت حاصل کر سکتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا نیک عورت دنیا کا سب سے بڑا خزانہ ہے اور نیک عورت کی بنیادی نشانیاں تین ہیں۔

(۱) جب شوہر اس کی طرف نگاہ اٹھاتا ہے تو وہ پیار سے مسکراتے ہوئے اپنے شوہر کو خوش کر دیتی ہے۔

(۲) جب وہ اس کو حکم دیتا ہے تو وہ فوراً فرمانبرداری کرتی ہے۔

(۳) اس کی غیر موجودگی میں گلے، شکوے، غیبت اور عزت پر حملے نہیں کرتی بلکہ مال،

اولاد کی حفاظت کرتی ہے۔

اسی طرح آنحضرت نے مزید دو نشانیاں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: خیرُ نسائِکم تمہاری عورتوں میں سب سے بہترین وہ ہے المَواتِيَةُ جو موافقت کرنے والی ہو المَوَاسِيَةُ اور ہمدردی کرنے والی ہو۔ عربی خواتین کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا سب سے بہترین قریشی عورتیں ہیں۔ خوبی کیا ہے..........؟أحْنَاه علی طفل اپنے بچے سے سب سے زیادہ پیار محبت کرنے والی ہوتی ہیں أرْعَاه علی زوجٍ اپنے خاوند کی عزت اور اس کے مال کی بہت زیادہ حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔

آج ہماری مسلم خواتین کو بھی ان پیاری صفتوں سے آراستہ و پیراستہ ہونا چاہیے۔ یہی وہ علامتیں ہیں جو کامیاب اور نیک عورت کی پہچان ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں یہ خوبیاں اپنانے اور بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

نیک بیوی کی قرآنی صفات:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآن مجید میں شوہر کی حاکمیت بیان کرنے کے بعد نیک بیوی کی صفات یوں بیان فرماتے ہیں کہ ﴿فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ﴾ نیک عورتیں فرمانبرداری کرنے والی' خاوند کی غیر موجودگی میں حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نیک عورت کی پہلی نشانی اور صفت یہی بیان فرمائی کہ فرمانبردار ہوتی ہے' اپنے شوہر کی نافرمانی نہیں کرتی اور اگر شوہر گھر پر موجود نہ ہو تو اس کی دولت' عزت اور رازداری کی محافظ ہوتی ہے۔ اس کے برعکس اگر کوئی عورت نافرمان اور خائن ہے تو اس کا شمار صالحات میں نہیں بلکہ فاسقات میں ہوگا۔

جنتی عورتوں کی صفات:

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور جنت کے لیے صرف نماز' روزہ ہی کافی نہیں بلکہ اپنے خاوند کے حقوق ادا کرتے ہوئے اس کی خدمت کرنا لازمی وضروری ہے۔ بعض خواتین شوہر کی ناراضگی کو کوئی اہمیت نہیں دیتیں' ان کی طبیعت پر ذرا اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ احساس

تک نہیں ہوتا کہ میرا شوہر مجھ سے ناراض ہے' میری وجہ سے پریشان ہے' میں صلح صفائی یا معافی کی طرف آ جاؤں ....ایسی سوچ نہیں آتی بلکہ بڑی بے باکی اور جرأت سے یہ جملہ عام کہا جاتا ہے ''چھوڑیں جی اس کو تو ناراض ہونے کی عادت ہے' یہ تو ہر وقت منہ بنا کر رکھتا ہے' ناراض ہوتا ہے تو ہونے دیں میری صحت پر کیا اثر....؟ میرا تو قصور ہی نہیں

خواتین کرام! ایسی ضدی اور منفی ذہن رکھنے والی خواتین ہمیشہ گھاٹے میں رہتی ہیں۔ جہاں وہ خاوند کی نظروں سے گر جاتی ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی ان کا کوئی مقام نہیں رہتا۔ رسول اللہ ﷺ نے وفا دار' شریف مزاج اور بہترین بلکہ جنتی عورت کی صفت بیان کرتے ہوئے اپنے صحابہ کو مخاطب کیا اور فرمایا اَلَا اُخبِرُ کُم بِنسائِکُم فی الجنّۃ کیا میں تمہیں بتلاؤں تمہاری جنتی عورتیں کون ہیں ....؟ ہر محبت کرنے والی' بچے جننے والی' جب غصے میں آ جائے یا اس کے ساتھ برا سلوک کیا جائے یا اس کا شوہر ناراض ہو جائے تو وہ کہے هٰذِهٖ يَدِي فِي يَدِكَ 'لَا اَكْتَحِلُ بِغَمْضٍ حَتّٰى تَرضىٰ یہ میرے ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہیں' میں اس وقت تک آنکھ جھپکنے کے برابر آرام نہیں کروں گی' جب تک آپ راضی نہیں ہوں گے' سبحان اللہ۔

خواتین کرام! ذرا اپنے کردار کو سامنے رکھتے ہوئے سوچیں کیا ایسی عورتیں ہم میں موجود ہیں.....؟ اگر ہیں تو خوش نصیب ہیں ورنہ بے شمار خواتین گھمنڈ' غرور اور فتور کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ ہم یہ بات بڑی ذمہ داری اور دعویٰ سے کہتے ہیں کہ عورت اگر اس قدر عاجز' منکسر المزاج' شریف النفس' فرمانبردار' اطاعت گزار اور خدمت شعار ہو جائے تو زندگی کے سارے روگ ختم ہو جائیں۔ عاجزی و انکساری اور شرافت کی دولت سے مالا مال اور گھر پیار کی دولت سے دوبالا اور بارونق بن جائیں۔ رسول اللہ ﷺ کا دوسرا فرمان ہے جو عورت اس حال میں فوت ہوئی کہ زَوجُها عنها راضٍ یعنی اسکا شوہر اس پر راضی تھا' خوش تھا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ وہ جنت میں داخل ہوگئی۔ اللہ

تعالیٰ ہر عورت کو اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتے ہوئے دنیا و آخرت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

جنت کے لیے خاوند کی اطاعت شرط ہے:

خاوند اگر برا ہے تو اسکی برائی کا وبال اسی پر ہوگا' اگر وہ غلط ہے تو غلطی کا خمیازہ وہ خود بھگت کر رہے گا۔ ظالم ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے اللہ کی پکڑ سے نہیں چھڑا سکتی........ مگر آپ ان تمام کوتاہیوں' زیادتیوں کے باوجود حسن سلوک سے پیش آتے ہوئے' خدمت گزاری اور فرمانبرداری میں کوئی کسر نہ چھوڑیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے گا اور اس کے بدلے جنت عطا فرمائے گا۔ کم از کم اپنی آخرت اور جنت کے لیے خاوند کی تابعدار اور فرمانبردار بن جائیں۔

حضرت حصین بن محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میری پھوپھو کسی کام کیلئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' جب واپس جانے لگیں تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: أَذاتُ زَوْجٍ اَنْتِ کیا تو شادی شدہ ہے؟ کہنے لگی ہاں اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے شوہر کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتی ہو......؟ کہنے لگی مَاآلُوہُ اِلَّا مَاعَجَزْتُ عَنْهُ میں اُس کی خدمت میں ذرہ برابر کوتاہی نہیں کرتی۔ مگر جہاں بے بس ہوجاتی ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: خیال رکھنا اپنے شوہر کی فرمانبرداری اور خدمت میں کمی نہ کرنا فَاِنَّهٗ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ وہی تیری جنت اور آگ ہے۔ یعنی اگر تو اُس کی خدمت اور اطاعت کرتی رہے گی تو اللہ تعالیٰ تجھے دنیا میں رحمت اور آخرت میں جنت عطا فرمائیں گے اور اگر نافرمانی کی تو دونوں گھر برباد ہو جائیں گے۔

اسی طرح فاطمہ کے بابا' حسنؓ و حسینؓ کے نانا' صدیقہ کائنات کے شوہر' محبوب کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: جو عورت پانچ نمازیں پڑھے گی' رمضان کے روزے رکھے گی' پاکدامنی کا خیال رکھے گی اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے گی' جب روز قیامت عدالت میں پہنچے گی تو اعلان ہوگا اُدْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

شِئْتِ جنت اور جنت کے دروازے تیرے سامنے ہیں' جس دروازے سے جی چاہتا ہے اللہ کی جنت میں چلی جاؤ۔ سبحان اللہ۔

اے اللہ سے دور' قرآن سے دور' نماز سے دور غرض اسلام سے دور! اے مسلمان خاتون یہ ڈرامے' فلمیں' ڈائجسٹ' ہنسی مذاق' ننگے منہ بازاروں میں پھرنا' یہ سب کچھ آپ کے لیے وبال جان اور تباہی کا سامان ہے' دنیا کے چند چسکوں کی خاطر اپنی قبر اندھیری نہ کیجئے' قیامت کی ذلت و رسوائی کو دعوت نہ دیں' بھڑکتی ہوئی آگ کو سینے سے نہ لگایئے...... اس روز ضرور پچھتائیں گی...... مگر پھر کوئی کام نہ آئے گا۔ برے انجام سے پہلے پہلے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مان لیجئے اور اپنے خاوند کی فرمانبردار بن کر زندگی بسر کیجئے' انشاء اللہ جنت کے سارے دروازے آپ کے انتظار میں کھلے ہوں گے۔ ہماری اس نصیحت کا برا مت مانیے گا ہم تو فقط آپ کی خیر خواہی کا جذبہ رکھتے ہیں کیونکہ آپ ہم مردوں کی ماں ہیں' بہن ہیں' بیوی ہیں' بیٹی ہیں اور کوئی انسان اپنی عزیزہ کو جہنم کی آگ کا ایندھن بنتا نہیں دیکھ سکتا۔

فرشتوں کی لعنت سے بچئے!

عورت اپنے مرد کے لیے باعث سکون ہے۔ اس کا مرد جب بلائے فوراً حاضر خدمت ہونا لازمی ہے مگر کئی عورتیں شوہر کی آواز یا حکم کی کچھ پروا نہیں کرتیں' بلکہ بڑی سستی سے قدم اٹھاتے ہوئے' روٹھے اور مرجھائے ہوئے چہرے کے ساتھ بیزاری سے جواب دیتی ہیں جب کہ خاوند کی آواز سن کر بے پروائی اور بے توجہی کا مظاہرہ کرنا محبت میں دراڑیں ڈالنے کے برابر ہے۔ اپنے خاوند کے حکم کو اگر اہمیت نہ دی جائے تو نفرت کے جراثیم فوراً جنم لے لیتے ہیں اور گھر شاد آباد ہونے کے بجائے برباد ہو جاتے ہیں۔
آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب آدمی اپنی بیوی کو بلائے اور وہ انکار کر دے لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ تو فرشتے ایسی عورت پر صبح تک لعنت کرتے رہتے ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے جذبات و احساسات اور خواہش کا خیال

رکھنا ہر حالت میں فرض ہے سوائے کسی شرعی مجبوری کے۔

نافرمان بیوی کی نماز:

عورت کو فرمانبرداری کی تلقین کرتے ہوئے یہاں تک ارشاد فرمایا اگر کوئی عورت خاوند کی نافرمان ہے تو اس کی عبادت بھی قبول نہیں ہوتی۔ ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو طرح کے لوگوں کی نماز سروں سے اوپر نہیں جاتی' مفرور غلام یہاں تک کہ واپس لوٹ آئے' وامراۃ عَصَتْ زَوْجَھَا اور خاوند کی نافرمانی کرنے والی عورت یہاں تک کہ نافرمانی سے باز آجائے۔

بعض صحیح روایات میں آتا ہے کہ ایسی عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی جو ایسی حالت میں نماز پڑھے کہ زَوْجُھَا عَلَیْھَا سَاخِطٌ یعنی اس کا شوہر اس پر ناراض ہے۔

خواتین کرام! غور فرمائیں اس سے بڑھ کر مزید تاکید اور حکم کیا ہو سکتا ہے...؟ خاوند کی نافرمانی سے جہاں نمازیں بے کار ہیں' وہاں زندگی بھی عذاب اور وبال ہے۔ اس لئے اپنے خاوند کو ترجیح دیں' اس کی خدمت گزاری' فرمانبرداری اور اطاعت کرتے ہوئے زندگی کی گاڑی چلائیں یہ گاڑی کبھی نہیں رکے گی۔ (انشاء اللہ)

شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی عبادت جائز نہیں:

اس سلسلہ میں ایک واقعہ پیش خدمت ہے' غور سے پڑھیں۔ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! جب میں نماز پڑھتی ہوں تو میرا شوہر مجھے مارتا ہے اور جب روزہ رکھتی ہوں تو پورا نہیں کرنے دیتا اور خود اس کی عملی حالت یہ ہے کہ فجر کی نماز سورج نکلے پڑھتا ہے۔ عورت کی ساری گفتگو سن کر رسول اللہ ﷺ نے اس کے شوہر سے پوچھا ہاں بھائی بتاؤ کیا معاملہ ہے؟ عورت کا شوہر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! یہ لمبی لمبی سورتیں پڑھتی ہے اور میں اس کو نوافل پڑھنے سے منع نہیں کرتا بلکہ اختصار سے پڑھنے کو کہتا ہوں لیکن یہ باز نہیں آتی۔ اور زیادہ نفلی روزوں سے بھی اسی لئے منع کرتا ہوں کہ جوان آدمی ہوں' گناہ میں مبتلا ہونے کا

خدشہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے شوہر کے دونوں جواب سن کر اس موقع پر ارشاد فرمایا: کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزے نہ رکھے اور نہ ہی نفلی نماز کو لمبا کرے۔ ایک چھوٹی سورت کافی ہے۔ آخر میں آپ ﷺ نے پوچھا: صبح کی نماز لیٹ کیوں پڑھتے ہو؟ کہنے لگا: اللہ کے رسول! اہم وجوہات کے پیش نظر رہ جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے جب نماز رہ جائے تو چھوڑا نہ کرو بلکہ جب نیند سے آنکھ کھلے تو فوراً پڑھ لیا کرو۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ

(۱) میاں بیوی کے اختلافات میں صرف بیوی کے موقف' بیان یا بات پر کلی اعتماد نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی عورتوں کی باتوں میں آکر یک طرفہ فیصلہ کرنا چاہئے بلکہ خاوند کا موقف سننا ازحد ضروری ہے شاید عورت حقیقت کے سراسر خلاف کہہ رہی ہو اور اپنی معصومیت ظاہر کرتے ہوئے اپنے حق میں فیصلہ کروا لے۔

(۲) نفلی عبادت میں خاوند کی اجازت ضروری ہے بالخصوص جب خاوند کے آرام کا وقت ہو تو مصلے پر بیٹھنے کی بجائے شوہر کی اطاعت کرنی چاہیے۔

(۳) خاوند کی کمی کوتاہی نہ اچھالیں بلکہ مناسب حل اور حسن ظن رکھیں۔

فرمانبردار بیوی کا ایک پیارا انداز:

ایک عورت سہاگ رات اپنے شوہر سے مخاطب ہو کر کہتی ہے: اے میرے سر کے تاج! میں اپنا گھر' ماں باپ' بہن بھائی' قریبی رشتہ دار غرض سب کچھ چھوڑ کر آپ کے قدموں میں تنہا بیٹھی ہوں۔ مجھے آپ کی عادات اور آپ کے اخلاق کے بارے کچھ علم نہیں میں نہیں جانتی۔ آپ کیا پسند کرتے ہیں اور کن چیزوں سے نفرت کرتے ہیں۔ آپ ازراہ کرم مجھے وہ تمام کام بتا دیں جو آپ کو اچھے لگتے ہوں تاکہ میں ساری زندگی وہی کام کروں۔ اور جن سے آپ کو نفرت یا جنہیں آپ ناپسند کرتے ہیں وہ بھی بتا دیں تاکہ میں زندگی بھر ان کے قریب نہ جاؤں۔ اے میرے گلشن کی بہار! آپ کی برادری میں آپ کے شہر میں کئی حسین وجمیل عورتیں موجود تھیں اور میرے لئے بھی کئی مرد تھے

جن سے میں شادی کر سکتی تھی مگر اللہ کا فیصلہ پورا ہوا' اللہ تعالیٰ نے مجھ جیسی گنہگار کے لیے آپ جیسے عظیم شخص کا انتخاب کیا' آپ میرے مالک ہی نہیں چاہتوں' محبتوں اور عقیدتوں کا مرکز بھی ہیں............

کتب تاریخ میں موجود ہے کہ اس عورت کے شوہر سے گھریلو حالات کے بارے میں سوال کیا گیا تو وہ کہنے لگا میری شادی کو بیس سال گزر چکے ہیں لیکن میری بیوی نے کبھی میری نافرمانی یا حوصلہ شکنی نہیں کی اور میں نے اس طویل عرصہ میں کوئی ایسی حرکت نہیں دیکھی جس پر مجھے غصہ آیا ہو....اللہ اکبر۔

کیا ایسا ممکن ہے؟

جی ضرور ممکن ہے مگر اس صورت میں کہ آپ جو پڑھ رہی ہیں اس پر عمل کرتی جائیں' اپنی قوت برداشت' جذبہ درگزر بڑھائیں اور ہر نیکی' اچھائی اور احسان کرنے کے باوجود بھی اپنے آپ کو حقیر وفقیر اور گنہگار ہی سمجھیں۔

شوہر کے تابع رہیں:

قرآن نے شوہر کو محافظ' نگران اور حاکم مقرر کیا ہے' ہر عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے بعد اپنے شوہر کی حاکمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے تابع رہنا چاہیے۔ گھر کا سربراہ جس کام کو کرنے اور بات کے ماننے کا حکم دے اُسے قبول فرمائیں۔ صرف ایک صورت میں بیوی کو انکار کی اجازت ہے کہ شوہر اللہ اور اس کے رسول کی بغاوت اور نافرمانی پر اکسائے۔ بصورت دیگر جب دنیوی اور خاندانی معاملات میں گھر کے سربراہ اور حاکم کے فیصلہ کو قبول نہیں کیا جائے گا تو اس سے گھر کی فضا ضرور آلودہ ہوگی۔ آپ رائے اور اچھا مشورہ دینے کا حق ضرور رکھتی ہیں مگر حتمی فیصلے میں اپنے شوہر کو مقدم رکھیں۔

نافرمانی کی مروجہ چند قسمیں:

(۱) من پسند بات اور حکم مان لینا' اور جو بات اور حکم پسند نہ آئے اس پر موڈ بنانا یا

ناراض ہو جانا نافرمان عورت کی نشانی ہے۔ عورت پر فرض ہے کہ وہ شوہر کے ہر حکم کو بخوشی تسلیم کرے اور اس پر عمل کرے سوائے ان باتوں کے جو دین اسلام کے خلاف ہوں۔

یاد رکھیے! گھروں کی بربادی کی بنیادی وجہ نافرمانی ہے۔ بعض عورتیں فرمانبرداری' جی حضوری اور بات قبول کرنے کی بجائے' انکار و اصرار پر فخر محسوس کرتی ہیں جبکہ ایسا کرنا کسی خاندانی' نیک' صالحہ اور شریف عورت کی سیرت و کردار کے خلاف ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہر عورت کو اپنے شوہر کی مکمل تابعداری' فرمانبرداری اور خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

(۲) اپنے انجام سے غافل' اللہ کی محبت سے دور کئی عورتیں اپنے خاوند کی موجودگی میں تو فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتی ہیں مگر خاوند کی غیر موجودگی میں تمام حدود کو پھلانگتے ہوئے نافرمانی و سرکشی پر اتر آتی ہیں مثلاً خاوند کی موجودگی میں پردہ کر لیا اور غیر موجودگی میں ننگے منہ بے حیائی کا مظاہرہ کیا۔ خاوند کی موجودگی میں لغویات' فضولیات' ڈائجسٹ' ڈرامے اور دیگر آوارگیوں سے مکمل پرہیز .... مگر جب شوہر گھر سے باہر یا ڈیوٹی پر ہو تو ہر کام بڑی جرأت اور جسارت سے کرتی ہیں۔ ایسی عورتیں نیک یا فرمانبردار نہیں بلکہ حد درجہ گمراہ اور منافق ہیں۔ ایسی عورتیں ہی گھر کی بربادی کا باعث بنتی ہیں اور دنیا و آخرت میں خسارے میں رہتی ہیں۔ کامیابی اور گھر کی آبادی کے لیے ظاہر و باطن ایک' نیک اور پاک صاف ہونا از حد ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر عورت کو یہ باتیں ذہن میں رکھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(۳) کچھ عورتیں سکول' کالج یا مدرسہ میں پڑھانے یا کسی ادارہ میں ملازمت کی وجہ سے غلط فہمی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ شوہر پر شاگردوں اور ماتحتوں کی طرح حکم چلانا اپنا حق سمجھتی ہیں اور خاوند کی خدمت سے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے بغاوت

وسرکشی پر اتر آتی ہیں۔ اگر کوئی عورت مبلغہ‘ عالمہ یا معلمہ ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ خود فرمانبردار ہونے کی بجائے خاوند کو فرمانبردار بنانے کی کوشش کرے‘ خود ماننے کی بجائے اپنی بات منوائے۔ بلکہ سمجھدار‘ باشعور اور پڑھی لکھی عورت کو خاوند کی خدمت‘ اطاعت اور تابعداری میں اور آگے بڑھنا چاہیے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ان پڑھ عورتوں کی بہ نسبت پڑھی لکھی عورتیں جس قدر زیادہ تعلیم یافتہ ہوں گی اسی قدر زیادہ نافرمان‘ موڈی‘ من پرست‘ شوخ اور سرکش ہونگی۔ سادگی‘ عاجزی اور شرافت کی بجائے اپنے خاوند کے لیے اور ان پڑھ یا غریب عورتوں کے لیے بہت بڑا فتنہ ہونگی۔

دماغ میں علم اور ملازمت کا بھوت ایسا سوار ہوتا ہے کہ گھر سدھرنے کی بجائے اجڑ کر رہ جاتا ہے...... افسوس ایسی ملازمت‘ تعلیم‘ تبلیغ اور تدریس پر کہ جس کی وجہ سے عورت اپنے خاوند کی خدمت کی بجائے اس پر رعب جھاڑنا شروع کر دے۔

آخری بات:

محترم خواتین! تابعداری‘ فرمانبرداری اور خدمت گزاری بہت بڑی صفت ہے۔ اپنی حیثیت منوانے کے لیے‘ دوسروں کے دلوں میں قدر بٹھانے کیلئے‘ سکون‘ اطمینان‘ وقار اور عزت کی زندگی بسر کرنے کیلئے الٹے سیدھے ہتھکنڈوں‘ طریقوں اور دھندوں کی ضرورت نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ فرمانبرداری کا جذبہ پیدا کریں نہ چاہتے ہوئے بھی شوہر کی بات مان جایا کریں۔ انشاء اللہ الرحمٰن ایسا کرنے سے دل ہی نہیں گھر بھی آباد ہونگے۔

پانچویں وجہ

بے صبری اور تکلف پسندی

شروع شروع میں جب رشتہ دیکھا جاتا ہے' منگنی یا نسبت طے پاتی ہے تو تکلفات کی بھرمار ہو جاتی ہے' قیمتی تحائف کے ساتھ ساتھ طرح طرح کے عمدہ لذیذ کھانے پیش کیے جاتے ہیں' اس سلسلہ میں لڑکی والے اور لڑکے والے دونوں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ ہر ایک دوسرے کو قریب اور متاثر کرنے کیلئے ہر جتن کرتا ہے۔ بسا اوقات پیسے ادھار مانگ کر' برتن ہمسائیوں سے لے کر بہترین دستر خوان سجائے جاتے ہیں۔ مگر جب شادی ہوئے کچھ عرصہ گزرتا ہے تو سارے تکلفات اور جذبات ختم ہو جاتے ہیں اور تمام معاملات و معمولات کھل کر سامنے آ جاتے ہیں اور اسی طرح جب حقیقت اور سادگی کو تکلفات کے لبادوں میں اوڑھ کر رشتہ داری کی جاتی ہے تو پھر مستقبل کی مشکلات پر قابو پانا مشکل ہو جاتا ہے' بالخصوص لڑکی والوں کو اپنی حیثیت سے بڑھ کر کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہیے اور تکلفات سے مکمل پرہیز کرتے ہوئے یہ اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ سچائی' سادگی اور حقیقت و اصلیت میں ہی عزت' وقار اور رعب ہے۔ شادی کے بعد دونوں طرف سے جو اختلافات اور لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں اس کی ایک اہم وجہ یہی ہے۔ جب تکلفات ختم ہوتے ہیں تو محبتیں بھی رخصت ہو جاتی ہیں۔ اس لئے پہلے دن سے ہی اپنے اندر اعتدال پیدا کریں۔

پہلی اور اصولی بات:

اکثر عورتوں پر ساری زندگی یہ حقیقت آشکارا نہیں ہوتی کہ دنیا کی زندگی عارضی

زندگی ہے۔ اس میں تنگی، سختی، پریشانی غرض تمام مصیبتوں کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے۔ شاید ہماری خواتین یہ بھول جاتی ہیں کہ اس دنیا میں ایسی عورتیں بھی گزری ہیں کہ جن کے گھر میں آرام کیلئے صرف ایک چٹائی اور کھانے پینے کے دو برتن تھے۔ چشم فلک نے ایسی وفادار، صابرہ خواتین کا بھی نظارہ کیا کہ جن کے شوہر ساری زندگی بیمار رہے۔ لیکن انہوں نے حد درجہ صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے ساری زندگی خدمت میں گزار دی اور بالآخر زندگی کی بہار دیکھے بغیر اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں۔ اگر بسا اوقات حالات تنگ ہو جائیں، آپ کی فرمائشیں پوری نہ ہوں تو بھی گھر کا امن تباہ کرنے کی بجائے صبر سے کام لیں، صبر سے اللہ تعالیٰ اجر بھی دے گا اور مستقبل روشن بھی ہوگا۔

انبیاء سے بڑھ کر تو نہیں:

اس دنیائے فانی میں اللہ کے جتنے محبوب لوگ آئے تمام کو حالات و مشکلات اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا اور اللہ تعالیٰ نے بار بار یہی ارشاد فرمایا: وَاصبِرُوا۔ اے میرے پیارو! صبر کرو، حوصلے سے کام لو، میری مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، میں صبر کرنے والوں کو کبھی ناکام نہیں کرتا۔ بالآخر اس دنیا میں سب سے زیادہ حسین و جمیل، کردار کے عالی، گفتار کے شیریں میرے اور آپ کے پیرومرشد حضرت محمد ﷺ تشریف لائے تو آپ کو بھی ہزاروں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، فاقے کاٹے، پیٹ پر پتھر باندھے اور لوگوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے، مگر ان تمام مصائب کے باوجود عرش والے نے اپنے پیارے معصوم پیغمبر کو یہی حکم فرمایا: فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ۔ آپ اسی طرح صبر کریں جیسے بلند حوصلوں والے رسولوں نے صبر کیا۔

ازواج مطہرات سادگی اور صبر کا پیکر تھیں:

رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات صبر و شکر کا عظیم پیکر تھیں۔ نبی کریم کی صحبت اور خدمت میں انہوں نے دنیا کی دولت کو جوتی کی نوک پر ٹھکرا دیا تھا اور ساری زندگی

فقیری میں بادشاہی کی۔ سلام اللہ علیہن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آل محمدؐ نے دو دن مسلسل جو کی روٹی کبھی نہیں کھائی حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے۔ یعنی غربت اور زہد کا یہ عالم تھا کہ تسلسل سے جو کا آٹا بھی میسر نہ آتا بلکہ کئی کئی دن صرف پانی اور چند کھجوروں پر گزارا ہوتا۔ صدیقہ کائنات بیان فرماتی ہیں کہ دو دو ماہ گزر جاتے' تیسرے مہینے کا چاند نظر آ جاتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آگ نہ جلتی تھی۔ حضرت عروہ نے پوچھا اماں جان پھر آپ کس چیز پر زندگی بسر کرتے تھے فرمانے لگیں صرف کھجور اور پانی کے چند قطرات پر...... اللہ اکبر

اگر آنجناب کی ازواج مطہرات کی سیرت کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ شرافت' قناعت' شجاعت' صبر و شکر' عاجزی و انکساری' خدمت و عفت اور ازدواجی حقوق کی نگہداشت کا عظیم مرقع تھیں۔

محترم خواتین! اگر کوئی عورت کسی پریشانی یا مصیبت میں مبتلا ہے اور خاوند کے ظلم کا نشانہ بن چکی ہے' گھر کی چاردیواری میں اس کے ساتھ انصاف نہیں ہوتا' زندگی کی ساری امیدیں حسرتوں میں بدل چکی ہیں تو اسے بدزبان نہیں ہونا چاہیے' گلے شکوے اور دو کی چار نہیں سنانی چاہئیں بلکہ اللہ کے فیصلے پر راضی ہوتے ہوئے صبر کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کی لازماً مدد فرماتا ہے۔

نئے ماحول میں:

اپنے ماحول' والدین اور بہن بھائیوں کو چھوڑ کر نئی جگہ دل لگانا وہاں کے ماحول کو سمجھ کر اپنی طبیعت کو اس کے مطابق ڈھالنا بہت بڑا کمال ہے لیکن یہ کمال کم عورتوں کو حاصل ہوتا ہے کہ وہ برداشت کرتے ہوئے' صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے' عافیت وسلامتی کی زندگی بسر کریں' وگرنہ شادی کے چند ماہ بعد صبر کی تمام حدود پھلانگتے ہوئے بات لڑائی جھگڑے تک پہنچ جاتی ہے اور عورت خاموشی و صبر کی بجائے شوہر کی ہر بات کا

جواب دینا اپنا فرض سمجھتی ہے۔اور کچھ عورتیں اپنے میکے کے پاس جا کر سسرال والوں کا ایسا نقشہ کھینچتی ہیں جیسے وہ دوزخ کی بدترین وادی میں جا گری ہیں۔پھر جذباتی اور بے سمجھ والدین بھی صبر وتحمل' برداشت اور حوصلے کو خیر باد کہہ کر جلتی پر تیل چھڑکنے کا کردار ادا کرتے ہیں۔ اس طرح یہ نیا گھر خوشیوں' رونقوں اور بہاروں کی بجائے ویرانیوں کا قبرستان بن جاتا ہے۔

اگر کوئی عورت اپنے اوپر بہت بڑا احسان کرتے ہوئے مندرجہ ذیل تین مقامات پر صبر وتحمل' برداشت اور حوصلے کا مظاہرہ کرے تو گھر کبھی برباد نہیں ہوسکتا:

① اگر سسر' ساس' نند یا شوہر وغیرہ کی زبان سے کبھی کوئی غلط بات یا زیادتی والا جملہ نکل جائے تو اسے برداشت کرلے۔ اپنی محبت اور خدمت میں کوئی کمی نہ آنے دے۔ غصے میں نکلنے والی باتوں کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔اسلئے جذبات میں نکلنے والی باتوں کا بتنگڑ بنانے کی بجائے خاموشی وصبر کا ثبوت دیں تو چمن میں کبھی بدامنی و بدنظمی پیدا نہیں ہوسکتی۔

② اگر گھر میں غربت ہے' شوہر کے مالی وسائل زیادہ نہیں تو فکر نہ کریں' اپنے آپ کو روگ نہ لگائیں بلکہ اللہ کے فیصلے پر راضی ہوتے ہوئے صبر سے کام لیں' صبر میں برکت ہے' صبر کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے۔اچھی طرح جان لیں آپ کی بے صبری' ہائے میں مرگئی' میں رُل گئی' میرے پلّے کچھ نہیں رہا....اس طرح کے سطحی جملوں سے حالات مزید بگڑ تو سکتے ہیں سدھر نہیں سکتے۔لہذا اپنی زبان اور کردار سے حالات بگاڑنے کی کوشش نہ کیا کریں۔

③ اگر آپ کا شوہر بیمار ہے بظاہر شفاء کی کوئی صورت نہیں آتی تو پھر بھی آپ مایوس نہ ہوں۔اس کی تلخیوں کا برا نہ منائیں بلکہ اللہ سے بہتری کی امید رکھیں' خدمت اور دعاؤں میں اضافہ کریں' صبر کا مظاہرہ کریں۔

اللہ آپ جیسی نیک سیرت عورت کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ اللہ کا وعدہ

برحق اور بالکل سچ ہے۔ وہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور ان کی مدد کرتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ تینوں مقامات میں صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک صابرہ عورت کا عظیم کردار:

آجکل ہماری عورتیں ذرا سی مصیبت کے سامنے سٹپٹا اٹھتی ہیں اور بے صبری میں آکر ایسے ایسے جملے کہہ جاتی ہیں کہ بات کفر سے پیچھے نہیں رہ جاتی۔ معاشرہ کی بے دین عورتوں نے رونے پیٹنے اور واویلا کرنے کو محبت اور وفا کا معیار اور نشان بنا دیا ہے شاید اسی وجہ سے ہر عورت چھوٹی سی مصیبت پر بھی ہائے ہائے کرنا بڑا کمال سمجھتی ہے جبکہ یہ حد درجہ بے دینی اور اسلام سے دوری ہے۔ ایمان کی تازگی اور صبر کی پختگی کے لیے ہم ایمان افروز واقعہ تحریر کرتے ہیں جو ہر ذی شعور خاتون کی قوت برداشت میں اضافہ کا سبب بنے گا۔ انشاء اللہ

رسول اللہ ﷺ کی صحابیات صبر وتحمل اور برداشت کا عظیم پیکر ہیں۔ ایک دفعہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا بیٹا بیمار ہو گیا اور بیماری اس قدر بڑھ گئی کہ پیارا سا معصوم بیٹا فوت ہو گیا۔ حضرت ام سلیمؓ کے شوہر گھر پر موجود نہیں تھے۔ سیدہ ام سلیمؓ گھر والوں سے کہنے لگیں میرے شوہر ابوطلحہ کو گھر آتے ہی فوراً وفات کی خبر نہ دینا میں خود ہی ان کو بتلا دوں گی۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہؓ گھر تشریف لائے۔ سیدہ ام سلیمؓ نے آپ کے سامنے کھانا رکھا جب کھانے سے فارغ ہوئے تو ام سلیم نے پہلے سے زیادہ بناؤ سنگھار اور میک اپ کیا دونوں میاں بیوی وظیفہ زوجیت سے فارغ ہوئے تو ام سلیمؓ نے شوہر کو پرسکون محسوس کیا تو کہنے لگیں: اے ابوطلحہ ذرا بتلاؤ! کہ اگر کچھ لوگ کسی گھر والوں کو کوئی چیز عارضی طور پر دیں پھر وہ اپنی عارضی طور پر دی ہوئی چیز واپس مانگیں تو کیا انکے لیے جائز ہے کہ وہ دینے سے انکار کر دیں۔ ابوطلحہ نے جواب دیا کہ نہیں۔ ام سلیمؓ نے کہا: تم پھر اپنے بیٹے کے بارہ میں اللہ سے ثواب کی امید رکھو۔ تمہارا بیٹا بھی اللہ ہی کا دیا ہوا تھا اس نے اپنی امانت واپس لے لی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت

میں حاضر ہوئے اور اپنے بیٹے کی وفات کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بارک اللّٰہ فی لیلتکما اللہ تعالیٰ تم دونوں کے لیے تمہاری اس رات میں برکت فرمائے۔ چنانچہ حضرت ام سلیمؓ امید سے ہوگئیں اور اللہ تعالیٰ نے نیک بیٹا عطا فرمایا جس کا نام عبداللہ رکھا گیا۔ اسی عبداللہ کی اولاد سے نو لڑکے ہوئے جو سب کے سب قرآن کے عالم حافظ اور قاری تھے۔ سبحان اللہ

محترم خواتین! اس واقعہ سے ہمیں معاشرتی زندگی کے لیے بہت سی ہدایات ملتی ہیں کہ ایک صابرہ عورت نے اپنے بچے کی وفات پر کوئی واویلا' نوحہ وماتم یا بین نہیں کیا بلکہ خاوند کے آنے پر اس کی خدمت گزاری میں مزید اضافہ کر دیا اور پھر مناسب موقعہ دیکھ کر بچے کی وفات کے بارے میں خبر دی۔ اس لیے ہر عورت کا یہ اولیں فرض ہے کہ وہ خاوند کی خدمت اور اس کے آرام و سکون کا مکمل خیال رکھے لیکن آجکل عورتیں خاوند کے گھر داخل ہوتے ہی آسمان سر پہ اٹھا لیتی ہیں۔ ذرہ برابر پریشانی اور مصیبت کو اس قدر بڑھا چڑھا کر بیان کرتی ہیں گویا یہ گھر نہیں بلکہ دکھوں کی منڈی ہے۔ یاد رکھیں ایسی جاہل اور بے صبر عورت ہی گھر کی بربادی کا باعث ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلم خواتین کو اسلامی ہدایات اور کردار صحابیات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق بخشے۔

سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی گھریلو زندگی:

سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا رسول اللہ ﷺ کی چھوٹی صاحبزادی ہیں مگر مرتبہ و مقام کے لحاظ سے اس قدر بڑی ہیں کہ دنیا کی کوئی عورت انکی عظمتِ شان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے جس نے فاطمہ کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔ پھر فرمایا جنت کی عورتوں کی سردار میری بیٹی فاطمہ ہوگی۔

خواتین کرام! غور فرمائیں اس قدر عظیم رتبے کے باوجود آپ کی گھریلو زندگی کس قدر محنت و مشقت سے بھری پڑی ہے کہ پانی کے مشکیزے بھر بھر کر' چکی سے آٹا

پیس پیس کر اور باقاعدگی سے گھر کی صفائی ستھرائی کرتے ہوئے جسم تھکاوٹ سے چکنا چور ہو چکا ہے کندھوں پر نشانات پڑ چکے ہیں۔ ایک روز سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو اپنی خدمت گزار، سلیقہ شعار اور وفادار بیوی پر ترس آیا۔ کہنے لگے جاؤ اپنے بابا سے کام کاج کے لیے غلام لے آؤ چنانچہ صبر وتحمل کا مجسمہ میری اور آپ کی اماں جان سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں مگر شرم کے مارے سوال نہ کر سکیں غرض کہ جب آپ علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ میری بیٹی گھر کے کام کاج کرتے ہوئے نڈھال ہو جاتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو سوتے وقت ۳۳ دفعہ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ اللہ کا ذکر دنیا کے غلاموں سے کئی درجے بہتر ہے، اللہ ذکر کی برکت سے تمام تھکاوٹیں دور کر دے گا۔ سبحان اللہ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی اس وظیفے کو پڑھے بغیر کبھی نہیں سویا۔

خواتین کرام! سیدہ فاطمہ صابرہ سلام اللہ علیہا کی گھریلو زندگی سے چند اہم تربیتی پہلو نمایاں ہوتے ہیں، ان کی روشنی میں اپنی اصلاح کی طرف توجہ فرمائیں۔

1. اگر انبیاء کے سردار کی بیٹی ساری زندگی محنت ومشقت سے گھریلو زندگی بسر کرتے ہوئے اپنے اللہ کو جا ملی .... تو پھر آپ کو بھی گھر کے کام کاج اور صفائی ستھرائی سے جی نہیں چرانا چاہیے۔ آئے دن صفائی کی وجہ سے لڑائی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اپنے گھر کے کام کاج کرنا کوئی عیب کی بات نہیں بلکہ عزت وعظمت کی علامت ہے آجکل اکثر عورتیں بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ جملے عام کہتی ہیں ''میں اس گھر کی نوکرانی تو نہیں، سب کام میں ہی کروں، مجھ سے روز صفائیاں نہیں ہوتیں وغیرہ۔ یاد رکھیں ہمیشہ گھر کی بربادی باعث ہوتا ہے۔

2. ماں باپ کو بھی صرف دنیا کی سہولتوں، فراوانیوں اور فراخیوں پر زور نہیں دینا چاہیے بلکہ اپنی مہمان بیٹی کو تعلق الٰہی، ذکر الٰہی اور تصور الٰہی سے آگاہ کرنا چاہیے

مسنون دعائیں' اذکار یاد کروانے کے ساتھ ساتھ تلاوت قرآن کا شوق دلانا چاہیے تاکہ بچی کو جب کوئی پریشانی یا مصیبت لاحق ہو تو وہ گھٹیا حرکات کی بجائے ذکر الٰہی میں مصروف ہو جائے.........مگر صد افسوس کہ آجکل کے والدین بھی اپنے فرض سے بری طرح غافل ہیں۔اسی لیے تو گھر برباد ہوتے ہیں۔

۳ اگر بیٹی اپنے شوہر کے گھر کا کام کاج کرتی ہے' تو ماں باپ کو پریشان نہیں ہونا چاہیے لیکن اسکے برعکس اکثر والدین بیٹی کی حوصلہ افزائی کرنے اور صبر و تحمل کا درس دینے کی بجائے خدمت سے راہ فرار کے لیے نت نئے طریقے بتلاتے ہیں اور بغاوت پر اکساتے رہتے ہیں۔ ایسی حرکت کو بدخواہی اور تباہی تو کہہ سکتے ہیں خیر خواہی نہیں کہہ سکتے۔

ہم سمجھتے ہیں مسلمان عورت کے لیے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی گھریلو زندگی میں بہت بڑا سبق ہے۔ آج ہر عورت ان کی گھریلو زندگی دیکھ کر اپنے گھر کو محبت و پیار کا گہوارہ بنا سکتی ہے۔

صبر کی کلی مسکرا اٹھی:

عمران بن حطان کی بیوی بے حد خوبصوت اور حسین وجمیل تھی مگر عمران حد درجہ بد صورت اور کالے رنگ کا تھا۔ایک روز عمران کی بیوی اسے دیکھ کر زور سے ہنس پڑی۔ اپنی بیوی کے چہرے پر شرارت آمیز ہنسی دیکھ کر عمران نے وجہ پوچھی.......؟ تو بیوی کہنے لگی حضرت صاحب میں اس لیے ہنسی ہوں کہ آپ بھی جنتی ہیں اور میں بھی جنتی ہوں۔ عمران نے کہا وہ کیسے ....؟ بیوی کہنے لگی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجھ جیسی حسین پری عطا کی ہے اور آپ اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور مجھے اللہ تعالیٰ نے آپ جیسا سیاہ اور بدشکل شوہر دیا ہے اور میں صبر کرتی ہوں اور اللہ کا وعدہ ہے کہ صابر بھی جنت میں جائے گا اور شاکر بھی۔اس لیے میں یہ سوچ کر مسکرا پڑی ہوں۔

خواتین کرام !اپنی جنت کے لیے ہی صبر کر لیں۔ اگر کوئی الجھن مصیبت و پریشانی آ پہنچی ہے تو وہ بے صبری سے دور تو نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا صبر کریں۔ گھر کو آباد رکھیں۔ ان شاء اللہ پھر پریشانی بھی دور ہوگی اور مرنے کے بعد جنت بھی ملے گی۔

حضرت سعدیؒ کا شکوہ:

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز دعوت کھانے گھر سے نکلے تو پاؤں میں پہننے کے لئے جوتا بھی نہ تھا۔ زبانِ حال سے اللہ کا گلہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ عجیب بات ہے ہم اللہ کی نافرمانی سے بھی بچتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہمارے پہننے کے لئے جوتا بھی نہیں۔ اسی سوچ میں چلتے ہوئے تھوڑا سا آگے گئے تو کیا دیکھا کہ ایک ایسا شخص بیٹھا ہوا ہے جس کے پاؤں ہی نہیں...... اللہ اکبر

اُسے دیکھتے ہی فوراً سجدے میں گر گئے اور کہا اے مولا تیرا شکر ہے اگر میرے پاس پہننے کے لئے جوتا نہیں تو کیا ہوا۔ چلنے کے لئے پاؤں تو ہیں۔ یہ بھی تو تیرا ہی بندہ ہے جس کے پاس پاؤں ہی نہیں ...... اس واقعہ کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیشہ شکر گزاری سے کام لیں...... اس دنیا میں بڑے بڑے مجبور و مقہور بھی موجود ہیں۔

گناہ گار جہنمی عورتیں:

بے صبری سے گھر ہی برباد نہیں ہوتے بلکہ آخرت بھی تباہ ہو جاتی ہے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان الفساق هم اهل النار یقیناً سخت گناہ گار ہی جہنم میں جائیں گے صحابہ کرامؓ نے پوچھا اے اللہ کے رسول من الفساق سخت گناہ گار کون ہیں ....؟ آپ نے فرمایا النساء عورتیں' ایک صحابی نے عرض کیا' کیا وہ ہماری مائیں بہنیں اور بیویاں نہیں ہیں ....؟ آپ نے فرمایا یقیناً ہیں لیکن انکا جرم یہ ہے کہ اذا ابتلین لم یصبرن جب ان پر آزمائش آتی ہے تو صبر نہیں کرتیں۔ اللہ اکبر آج ہر عورت کو اپنے کردار' معاملات اور گھریلو حالات پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ صبر و تحمل اور قوت برداشت کو بڑھانا چاہیے۔ اسی میں بہتری اور کامیابی ہے وگرنہ بے صبری کا

انجام گھر کی بربادی اور آخرت کی تباہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر عورت کو صبر کی دولت سے مالا مال فرمائیں۔

اولاد کا نہ ہونا یا صرف بیٹیاں ہی بیٹیاں:

اس سلسلہ میں اکثر عورتیں احساس کمتری کا شکار ہوتی ہیں۔ بڑی بڑی دین دار عورتیں بھی ایسے مواقع پر بے دینی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ ہمارے مسلم معاشرے میں اولاد کا نہ ہونا یا صرف بیٹیاں ہی بیٹیاں ہونا بہت بڑا روگ سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ دور جاہلیت کی طرح ظلم و درندگی کا مظاہرہ تو نہیں کیا جاتا۔ البتہ دور جاہلیت کے جراثیم ضرور باقی ہیں۔ بعض بے دین اور دنیادار عورتیں بیٹی کی ولادت پر افسوس کے لئے گھروں میں آتی ہیں' اچھا پھر اللہ کی مرضی' اور کئی عورتیں افسوس کی ماری رو پڑتی ہیں۔ جب کہ ایسا کرنا سراسر جہالت اور حد درجہ دین سے دوری ہے..... آیئے دین کی روشنی میں اپنی اصلاح کریں۔

١. سب سے پہلے سمجھنے والی بات یہ ہے کہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اللہ کی تقسیم پر راضی ہو جائے اور دِل و جان سے یہ یقین رکھے کہ میرے متعلق میرے پیارے اللہ نے جو فیصلہ کیا وہ سب سے بہتر اور درست ہے۔

٢. اگر اولاد کا نہ ہونا کسی مرض کی وجہ سے ہے تو ضرور علاج کروانا چاہیے ورنہ کئی دفعہ دونوں میں سے کوئی بھی بیمار نہیں ہوتا مگر اس کے باوجود اولاد نہیں ہوتی تو یہ کوئی عیب نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ ﴿وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاءُ عَقِيْمًا﴾ وہ جسے چاہے اولاد عطا نہ کرے۔ لفظ ﴿عقیم﴾ کا معنیٰ ہی یہی ہے کہ میاں بیوی ہر طرح تندرست اور صحت مند ہیں مگر اولاد نہیں ہوتی' بعض جاہل اور بے سمجھ کاروباری حکیم اور ڈاکٹر حضرات کا یہ کہنا کہ اولاد صرف مرض یا نقص کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ یہ غلط ہے اور خدائی فیصلہ کے بھی سراسر خلاف ہے۔ کئی دفعہ بغیر مرض اور نقص کے صرف اللہ کا حکم غالب آتا ہے۔ اس لئے کسی قسم کی پریشانی

میں مبتلا نہ ہوں بلکہ اللہ کی تقسیم اور رضا پر شاکر رہیں۔

حضرت عائشہؓ سرکارِ دوعالم ﷺ کی سب سے زیادہ محبوب بیوی تھیں مگر اللہ تعالیٰ نے ساری زندگی کوئی اولاد نہ دی۔ اب اسے آپ کیا کہیں گے...... العیاذ باللہ

آپ آوارہ مزاج لوگوں کی موشگافیوں کا اثر نہ لیں۔ تاریخ ایسی مثالوں سے بھری ہوئی ہے۔

③ بیٹی اللہ کی رحمت ہے۔ بیٹیوں سے پیار کرنا جنت کی راہ ہموار کرنے کے برابر ہے' اس لئے احساس کمتری اور مایوسی کی بجائے اپنی شہزادیوں کی تربیت و خدمت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد ﷺ کو بھی صرف بیٹیاں عطا فرمائیں۔ اگر یہ ذلت یا نحوست کا سامان ہوتیں تو اللہ اپنے پیغمبر کو کبھی بیٹیاں عطا نہ کرتا۔ اس لئے ان معصوم روحوں کی قدر کریں۔ ان کی وجہ سے اپنی زندگی عذاب نہ سمجھیں۔ خالق و مالک اللہ کی ذات ہے' اس لئے گھٹیا سوچ سوچنا چھوڑ دیں۔ اللہ کی رحمت کا شکر کرتے ہوئے جنت حاصل کریں۔

④ نام ہمیشہ نیکی کی وجہ سے زندہ رہتا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میرے بیٹوں کی بدولت میرا نام زندہ رہے گا تو یہ ناممکن ہے۔ کل کی تاریخ اور آج کے حالات اس بات پر گواہ ہیں کہ اکثر اوقات بیٹے ہی ذلت اور رسوائی کا سبب بنتے ہیں۔ آجکل اکثر پوتوں کو اپنے داداجان کے احوال اور کارناموں کا علم تو درکنار نام تک یاد نہیں ہوتا۔

⑤ بدعقیدہ لوگوں کی مان کر توحید پر آنچ نہ آنے دیں' درباروں' مزاروں پر جانے سے اولادیں نہیں ملتیں اور نہ ہی کوئی چھوٹا بڑا اولاد دینے پر قدرت رکھتا ہے۔ اس میں مکمل اختیار صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہے' اس لئے اس سے رشتہ استوار

رکھیں۔ بعض گھروں میں اس وجہ سے بھی بربادی آتی ہے لہٰذا اپنی سوچ اور عقیدے کی اصلاح فرمائیں۔

موقع ضائع نہ کریں:

صبر بہت بڑی نیکی ہے' اس عظیم نیکی کو ضائع نہ کریں بلکہ جب بھی گھر میں اونچ نیچ ہو جائے فوراً صبر کی چادر اوڑھ لیں' خاموشی کا مظاہرہ کریں' ہر غلط بات کو اپنے روشن دماغ میں جگہ نہ دیں۔ یہ کباڑ خانہ نہیں بلکہ اللہ کیلئے بھلا دیں' اللہ کی تقسیم' تقدیر اور فیصلے پر راضی ہو جائیں۔ انشاء اللہ ضرور بہتری ہوگی۔ عربی کی مشہور کہاوت ہے من صبر ظفر جس نے صبر کیا کامیاب ہو گیا اور بزرگوں کا کہنا ہے ''دروٹ زمانہ کٹ بھلے دن آون گے''

وگرنہ بے صبری سے بدامنی و بدنظمی تو پھیل سکتی ہے' ہزاروں گناہ تو جنم لے سکتے ہیں' غرض کہ گلشنِ حیات اجڑ تو سکتا ہے آباد نہیں ہو سکتا....!

چھٹی وجہ

ناشکری اور بے قدری

الحمدللہ' اللہ تیرا شکر ہے' میں تیری تقسیم پر راضی ہوں۔تو نے مجھے جس حال میں رکھا ہے بہتر ہی رکھا ہے۔

آج کل ایسے جملے بالکل سنائی نہیں دیتے۔ بڑے بڑے خوشحال بھی یہی کہتے ہیں' ہم مر گئے' کچھ نہیں بچتا' حالات بہت تنگ ہیں۔اسی طرح مسلم خواتین بھی ناشکری کی آخری حدود کو پھلانگ چکی ہیں جو شوہر ہمہ وقت اپنی بیوی' اولاد کے لیے محنت مزدوری یا ملازمت کرتا ہے' اپنی فیملی کو اچھا کھلانے پلانے اور پہنانے کی خواہش رکھتا ہے اور اس کے لئے حتی الوسع کوشش بھی کرتا ہے' اگر اس سے کسی موڑ پر ذرہ برابر کمی بیشی ہو جائے' حالات ومسائل کی وجہ سے وہ کوئی خواہش وفرمائش پوری نہ کر سکے تو عورت شکر گزاری' قناعت اور ہمدردی کرنے کی بجائے یہ کہتی نظر آتی ہے ''جی میری تو کوئی مانتا ہی نہیں' مجھے تو کبھی کچھ ملا ہی نہیں' میں تو اس گھر میں آکر ذلیل ہو گئی' میں نے تو یہاں کبھی زندگی کی بہار دیکھی ہی نہیں' میرا تو مستقبل تباہ ہو گیا' وغیرہ وغیرہ۔

حالانکہ ایسا کرنا وفادار اور شریف عورت کے شایان شان نہیں اور ویسے بھی ناشکری بہت بڑا گناہ ہے .رزق کی تنگی اور کشادگی کا مالک آپ کا شوہر نہیں بلکہ اللہ جل شانہ ہے۔ جو عورت ہر حال میں شکر گزار نہیں رہتی گویا وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا پر راضی نہیں اور ایسا کرنا حد درجہ سخت گناہ ہے۔

رزق میں برکت کا ذریعہ:

یہ تو حقیقت ہے کہ حرکت میں برکت ہے۔آدمی محنت وکوشش اور ہمت کرے تو

اللہ تعالیٰ تمام مسائل و وسائل بہتر فرما دیتے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ کاروبار کی برکت اور رزق کے اضافہ کے لیے ایک بہترین اصول اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں بڑی تاکید کے ساتھ بیان فرمایا ہے .اور وہ یہ ہے کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۔اگر تم شکر کرو گے تو میں بالضرور تمہارے مالوں میں اضافہ کروں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میری پکڑ بڑی سخت ہے۔

محترم خواتین !اگر آپ اپنے خاوند سے مخلص ہیں اور گھر میں رحمت اور کاروبار میں برکت اور رزق میں اضافہ چاہتی ہیں تو شکر گزار بن جائیں۔ اپنی ہر چیز کو اچھا سمجھیں' اس کی تعریف کریں' کچھ ملے نہ ملے ہر حال میں الحمدللہ کہیں' اللہ کا شکر ادا کریں .اللہ تعالیٰ آپکی شکر گزاری ہی سے ساری تنگیاں دور فرما دیں گے۔

اللہ نہ کرے اگر کبھی کھانے کے لیے نمک مرچ رہ جائے' پہننے کے لیے بوسیدہ کمبل رہ جائے تو تب بھی اللہ کا گلہ نہ کریں' خاوند کی زندگی تنگ نہ کریں۔ بلکہ الحمدللہ کہتے ہوئے زندگی کے سانس پورے کریں۔ رب تعالیٰ آپ کی ضرور مدد فرمائیں گے.

مگر صد افسوس! کہ آج عورت ہر نعمت ہونے کے باوجود ناخوش ہے۔ ناشکری و بے قدری کے جراثیم اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ ہر چیز میں نقص' عیب اور کمی نکالے بغیر سکون نہیں آتا۔ نہ شہر پسند' نہ مکان پسند' نہ ماحول پسند' نہ کھانا پینا پسند۔ غرض ناشکری کے شکنجے نے بری طرح جکڑ رکھا ہے۔ یاد رکھیں ایسی نازنخرے والی ناشکری عورتیں ہی گھر کی بے برکتی' تباہی اور بربادی کا سبب ہوتی ہیں.

مثال سے اچھی طرح سمجھ لیں:

گھر میں شکر گزار بیوی کا ہونا بہت بڑی رحمت و برکت ہے۔ اگر بیوی قناعت پسند' شکر گزار ہو تو ہزاروں مایوسیاں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں' وگرنہ ناشکری عورت بذات خود بہت بڑی نحوست اور بے برکتی ہے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے اسماعیل سے ملنے کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو حضرت اسماعیل گھر پر موجود نہیں تھے۔ آپؑ نے اپنی بہو سے گھر کے حالات وغیرہ

دریافت کیے تو ناشکر گزار بہو فوراً بول اُٹھی ''نحن بشرٍ في ضيقٍ وشدةٍ ہم مارے گئے۔ کیا بتاؤں بڑی تنگی سے سانس پورے کر رہے ہیں۔سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے شاکر بیٹے کی ناشکری بیوی سے یہ کلمات سنے تو پریشان ہو گئے اور فرمانے لگے ''اپنے شوہر کو میرا سلام کہنا اور ساتھ یہ بھی کہنا کہ ليغيّر عتبة بابه اپنے گھر کی چوکھٹ کو تبدیل کرلو۔

جب سیدنا اسماعیلؑ تشریف لائے تو آپکو کسی کی آمد کا احساس ہوا بیوی سے پوچھا تو وہ کہنی لگی ''ہاں ! ایک سفید ریش بزرگ آئے تھے آپؑ کے بارے میں پوچھا ور پھر گھر کے متعلق سوال کیا تو میں نے کہا وہ شکار کو گئے ہیں اور ہم تنگدستی و مشکلات سے دوچار ہیں۔پھر آپؑ نے پوچھا کیا وہ تجھے کوئی وصیت بھی کر گئے؟ کہنے لگی ہاں وہ کہتے تھے اپنے گھر کی دہلیز تبدیل کرلو۔

وفادار' نیک اور فرمان بردار بیٹے نے فوراً کہا وہ میرے والد گرامی تھے اور چوکھٹ سے مراد تو ہے لہذا اپنے گھر چلی جا۔ فطلّقها آپ نے اس ناشکری' ہائے مرگئی' کو طلاق دے دی۔اسی طرح کچھ عرصہ کے بعد پھر سیدنا ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام گھر پر موجود نہیں تھے۔آپ نے اپنی بہو سے سوال کیا ۔بتاؤ معاملات و حالات کیسے ہیں؟اس پر شکر گزار' نیک اور وفادار بیوی فوراً کہنے لگی اللہ کا بہت فضل و کرم ہے ہم بڑے خوش اور ٹھیک ٹھاک ہیں' اللہ تعالیٰ کی بہت کرم نوازی اور اس کا بہت شکر ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی شاکرہ بہو کا جواب سن کر بہت خوش ہوئے' محبت وخلوص بھری دعا دی اور فرمایا بیٹے کو میرا سلام بھی کہنا اور ساتھ یہ ضرور کہنا کہ دہلیز بہت اچھی ہے تبدیل نہ کرنا۔[یعنی ایسی شکر گزار عورت کو ہمیشہ پاس رکھنا]

محترم خواتین !اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ شکر گزار بیوی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے بلکہ شاکرہ بیوی گھر والوں کے لیے باعث برکت ہوتی ہے۔اس لیے آپ اپنے اندر جذبہء شکر پیدا کریں۔اچھے بول' خیر و شکر کا انداز رکھنے سے آپ کا کچھ نقصان نہیں

ہوگا بلکہ شکر گزاری سے عزت' وقار اور رعب میں اضافہ ہوگا۔ آج ہی سے اپنے دل ودماغ کو ناشکری کے تباہ کن جراثیم سے پاک کرلیں اور حد درجہ شکر گزار بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ اہل شکر کو پسند کرتے ہیں۔ ان سے محبت رکھتے ہوئے ان کی مدد فرماتے ہیں

غربت عیب نہیں:

غریب عورتیں اپنے آپ کو بہت کمتر اور ذلیل سمجھتی ہیں حالانکہ غربت عیب نہیں' آزمائش ہے۔ اللہ چاہے تو غربت دے کر آزما لے اور اگر چاہے تو امیر بنا کر امتحان لے لے۔ بہر صورت مسلمان کیلئے صبر وشکر کا مظاہرہ کرنا فرض ہے۔ اپنے گھر کی غربت کی وجہ سے بے صبری وناشکری نہ کریں۔ والی مدینہ' انبیاء کے سردار' محبوب خدا' جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی گھریلو زندگی پر غور فرمائیں۔ آپ ﷺ غربت' فقر وفاقہ کشی کے باوجود کس قدر شکر گزار تھے۔

① خادم رسول سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور بو والی چربی لے کر گیا اور آپ ﷺ کی غربت کا عالم یہ تھا کہ اپنی جنگی زرہ کو یہودی کے پاس گروی رکھ کر کھانے کیلئے تھوڑے سے جو ادھار لیے تھے۔

② سیدنا فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ کھجور کے بوریا پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کے نیچے کوئی نرم بستر نہ تھا' بوریے نے آپ ﷺ کے جسم میں نشان ڈال دیئے تھے۔

③ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی۔ پس ہم نے اپنے پیٹوں پر ایک ایک پتھر باندھا ہوا تھا مگر جب ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ نے دو پتھر باندھے ہوئے تھے۔ (یاد رہے کہ بھوک کی شدت کی بناء پر پیٹ پر پتھر باندھا جاتا تھا)

محترم خواتین! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "کذالک نجزی من شکر" "ہم شکر کرنے والوں کو ہی بہتر بدلہ دیتے ہیں' کامیابی وبہتری شکر کرنے والوں کا ہی مقدر

ہوتی ہے' شکر گزاری سے ہی حالات سدھرتے اور بہتر ہوتے ہیں۔ اس لیے آپ حالات کا گلہ شکوہ بند کردیں' ناشکری و بے صبری چھوڑ دیں اور اپنے خاوند کی احسان مند رہ کر ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کی سیرت طیبہ کو سامنے رکھیں' پھر ان شاء اللہ ضرور گھر آباد ہوں گے۔

سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا عورتو...... بچ جاؤ:

ناشکری بہت بڑی لعنت ہے اور یہ عورتوں میں مردوں کی بہ نسبت بہت زیادہ پائی جاتی ہے اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو بار بار شکر گزاری اور قناعت پسندی کا حکم ارشاد فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں: "ایاکن و کفرَ المنعَّمین" اے عورتو! احسان کرنے والوں کی طرح ناشکری کرنے سے بچو! ایک عورت کہنے لگی اے اللہ کے رسول اس کا کیا مطلب ہے........؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت اپنی شادی سے پہلے لمبا عرصہ اپنے والدین کے پاس رہتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو نیک خاوند عطا فرماتے ہیں خاوند سے اولاد بھی ہوتی ہے مگر اس سب کچھ کے باوجود "فتغضبُ الغَضبَةَ فتكفرُ" غصے میں آکر ناشکری کرتی ہے اور کہتی ہے میں نے تیرے گھر میں کبھی خیر نہیں دیکھی۔

رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بعد ہر عورت کو اپنی اصلاح کرتے ہوئے جذبہ شکر میں آگے بڑھنا چاہیے۔ ورنہ یاد رکھیں اکثر گھر ناشکری اور بے قدری کی وجہ سے ہی ویران اور برباد ہوتے ہیں۔

شکر نہ کرنے والی اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے محروم ہوگی:

جذبہ شکر اور قناعت پسندی سے زندگی آسان ہوتی ہے۔ حالات کی بہتری اور درجات کی بلندی کے لئے شکر سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اگر جذبہ شکر ختم ہوجائے تو دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ﴿لَايَنْظُرُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلٰى امْرَاَةٍ﴾ اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی طرف قیامت کے روز نہیں دیکھیں گے...... ﴿لَاتَشْكُرُ لِزَوْجِهَا﴾ جو اپنے شوہر کا شکر ادا نہ کرتی ہوگی۔

ناشکر گزار عورت کا انجام آگ ہے:

ناشکری سے صرف گھر ہی برباد نہیں ہوتے بلکہ آخرت بھی تباہ ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ نے ناشکر عورت کا انجام بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یا معشر النساء'' اے عورتوں کی جماعت صدقہ کیا کرو''انی أریت النار'' مجھے آگ دکھائی گئی۔ اس آگ میں مردوں کی بہ نسبت عورتیں بہت زیادہ تھیں اور ان کا گناہ کفر تھا صحابہ نے کہا: ''أیکفُرْنَ باللّٰہِ'' کیا اللہ کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے زیادہ عورتیں جہنم میں گئیں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ ''یکفرنَ العشیرَویکفرنَ الاحسانَ'' یہ عورتیں خاوند کی ناشکری اور نیکی کی بے قدری کی بنا پر زیادہ جہنم میں جائیں گی۔ اگر آپ کسی عورت پر ساری زندگی احسان کرتے رہیں پھر اس نے آپ میں کوئی ذرہ برابر کی کوتاہی دیکھ لی تو فوراً کہے گی مجھے تو کبھی کچھ ملا ہی نہیں۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سخت گناہگار عورتیں جہنم میں جائیں گی اور ان کا سخت گناہ یہ ہوگا ''اذااُعطِینَ لمْ یَشکُرنَ'' کہ وہ دیئے جانے کے باوجود شکر ادا نہیں کرتی تھیں۔ ہر وقت حوصلہ شکنی اور عیب جوئی کرنا ان کا معمول تھا۔

خواتین کرام! ناشکری عورت صرف دنیا کی بہاروں سے ہی محروم نہیں رہتی بلکہ اپنی آخرت بھی تباہ کر بیٹھتی ہے۔ اسی لیے جہنم میں زیادہ تر شادی شدہ ناشکری عورتیں جائیں گی اور انکا گناہ صرف یہی ہوگا کہ سب کچھ ہونے کے باوجود کلمہ شکر کی توفیق نہیں ہوتی تھی بلکہ اپنے خاوند کی احسان فراموش تھیں۔

اگر کوئی عورت پریشان یا بے بس ہے تو وہ اپنی آخرت کی بہتری کے لیے صبر اور شکر سے کام لے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنی جہالت اور بے وقوفی کی وجہ سے دونوں گھر ہی برباد کر بیٹھے .... فیصلہ آپ کے کردار' عمل اور سوچ پر ہے۔ آپ ناشکری کر کے دونوں گھر اجاڑنا چاہتی ہیں یا صبر وشکر کر کے آباد کرنا چاہتی ہیں' امید ہے آپ اچھا فیصلہ ہی کریں گی۔

شکر گزار بننے کا طریقہ:

کوشش اور محنت سے ہر مقام حاصل ہوتا ہے۔ اگر کوئی عورت رسول اللہ ﷺ کے بتلائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرے تو وہ چند دنوں میں شکر گزار بن کر بہترین زندگی بسر کرسکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انظروا الی من ھو اسفل منکم'' ہمیشہ اپنے سے غریب کی طرف دیکھو ''ولا تنظروا الی من ھو فوقکم'' اور اپنے سے امیر کی طرف نہ دیکھو۔ ایسا کرنے سے بہت جلد ناشکری ختم ہوگی اور شکر گزاری کے جذبات پیدا ہوں گے۔

محترم خواتین! معاشرہ پر نظر دوڑائیں اور دیکھیں کہ عورت کس قدر ذلیل ہو چکی ہے اور اپنی لاعلمی کی وجہ سے در در کی ٹھوکریں کھا رہی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پرفتن دور میں رہنے کیلئے چار دیواری' خدمت وحفاظت کیلئے شوہر اور رونق وبرکت کیلئے اولاد عطا فرمائی ہے تو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کریں کیونکہ بالفرض اگر آپ بے بس' لاچار اور بے سایہ ہوتیں تو اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھیں۔ یہ محض اسی کی کرم نوازی ہے کہ اس نے طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا ہے۔

زیورات کی ہوس:

مسلمان عورتوں کے لئے سونے کے زیورات استعمال کرنا جائز ہیں اور زینت کے لئے کرنے بھی چاہئیں۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمان عورتوں نے اس کو سب سے بڑا فرض سمجھ لیا ہے' جس کے بغیر کوئی چارہ کار ہی نہیں حالانکہ کچھ آئمہ محدثین اس کو عورتوں کے لئے بھی ناجائز سمجھتے ہیں اور اس پر وہ کتاب وسنت سے دلائل رکھتے ہیں۔ اگرچہ یہ موقف درست نہیں۔ بہرحال جواز کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ساری صلاحیتیں زیورات کے حصول میں صرف کردی جائیں اور دوسروں کو نیچا دکھانے کے لئے اس کو معیار بنالیا جائے۔

دعائے شکر:

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو بھی یہی حکم فرمایا"وکن من الشاکرین" (اے میرے پیارے!) آپ شکر کرنے والوں میں سے ہوجائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر ساری زندگی عمل فرماتے ہوئے شکر کا حق ادا کردیا اور آپ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِي صَبُوْرًا شَكُوْرًا" اے اللہ! مجھے بہت زیادہ صبر وشکر کرنے والا بنا دے۔ اگر بسا اوقات آپ پریشان اور مصیبت زدہ بھی ہوتے تو ناشکری وبے صبری کے بجائے یہ کلمات پڑھتے:"الحمد لله على كل حال" اللہ تیرا ہر حال میں شکر ہے۔

اسی طرح سیدنا سلیمان علیہ السلام بھی یہی خواہش کرتے ہوئے دعا کرتے رہے: "رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ" اے میرے رب! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور مجھے نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

محترم خواتین! جذبہ شکر پیدا کرنے کیلئے آپ بھی مسنون دعائیں یاد کرلیں' اس سے زندگی میں بہار' نکھار' اور روحانی سکون واطمینان نصیب ہوگا اور بالخصوص ان دعاؤں کا اہتمام فرمائیں جن میں شکر گزاری کا تذکرہ ہے۔ مثلاً:

(۱) اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ۔

آخری بات: تحریر کردہ فرمودات اور حدیث رسول ﷺ "من لا یشکر النا س لا یشکر اللّٰہ" جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرسکتا۔ کے تحت آپ پر سب سے پہلے خاوند کی شکر گزاری فرض ہے۔ اگر آپ اپنے شوہر کے احسانات کو تسلیم نہیں کرتیں تو اللہ تعالیٰ کا جتنا مرضی شکر ادا کرتی رہیں وہ آپ کا شکر قبول نہیں کرے گا۔

ساتویں وجہ

فخر وغرور اور گھمنڈ

انسانیت کے لئے دین اسلام کا سب سے بڑا تحفہ یہی ہے کہ اسلام نے انسان کی عظمت وشان کی بنیاد اس کے عمل وکردار اور اچھے اخلاق پر رکھی ہے نہ کہ مال‘ دولت‘ پیشے اور خاندان پر اور اسی طرح عورت کی عزت وعظمت اور کامیابی بھی عاجزی‘ انکساری اور تواضع میں پوشیدہ ہے۔ جو عورت جس قدر زیادہ منکسر المزاج ہوگی اسی قدر رشتہ داروں میں زیادہ معزز‘ مکرم‘ مقبول اور شوہر کی محبوب ہوگی.

عاجزی‘ انکساری اور جھکاؤ سے زندگی خوشحال ہو جاتی ہے۔ الجھے مسائل‘ بگڑے معاملات اور برباد گھر آباد ہو جاتے ہیں غرض ہر خوشی اور بہار‘ عاجزی وانکساری والی عورت کے قدم چوم لیتی ہے۔

اس کے برعکس اگر کوئی عورت‘ اکھڑ مزاج‘ موڈی اور متکبرانہ سوچ کی مالک ہو تو وہ جہاں اپنا گھر برباد کرتی ہے وہاں عزیز رشتہ داروں اور بالخصوص شوہر کے لیے وبال جان ہوتی ہے۔ آج کل اکثر عورتیں اس تباہ کن مرض میں بری طرح مبتلا ہیں. نہ کوئی چیز پسند آتی ہے اور نہ ہی کسی کی بات برداشت ہوتی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے جب دل ودماغ میں غرور‘ فتور‘ گھمنڈ اور تکبر کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں تو صبر وشکر ہمیشہ کے لیے وہاں سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

عورت کا تکبر کیا ہے؟

جو عورت اپنی طبیعت‘ خواہش اور فرمائش کے خلاف کوئی معاملہ برداشت نہیں

کرتی، گھر میں رہتے ہوئے کسی بات پر اونچ نیچ ہو جانے پر غصے میں نکلنے والی جذباتی باتوں کو نہیں بھلاتی، دوسروں کے ساتھ گھٹیا جملوں سے پیش آتی ہے وہ اچھی طرح جان لے کہ اس کے مغرور اور متکبر ہونے میں ذرا برابر بھی شک نہیں ہے.

رسول اکرم ﷺ سے جب تکبر کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ'' تکبر حق کو جھٹلانے کا نام ہے یعنی حق کو حق سمجھتے ہوئے اس کے آگے اکڑ جانا، اسے تسلیم نہ کرنا، اسکے سامنے گردن نہ جھکانا، بلکہ تسلیم حق میں ہتک، بے عزتی اور توہین محسوس کرنا یہ تکبر ہے ''وَغَمْطُ النَّاسِ'' اور لوگوں کو حقیر جاننا یعنی اپنے آپ پر فخر کرتے ہوئے، اتراتے ہوئے اپنی خوبیوں اور صلاحیتوں کی وجہ سے اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر، برتر اور اعلیٰ تر سمجھتے ہوئے دوسرے مسلمان بھائیوں اور عزیز رشتہ داروں کو کم تر، گھٹیا اور حقیر جاننا یہ تکبر ہے۔

یہ فخر وغرور نہیں تو اور کیا ہے......؟:

فخر وغرور کا مفہوم تو آپ سمجھ چکے ہیں کہ کوئی عورت اپنی کسی خوبی یا خاص صفت کی بنا پر اپنے آپ کو دوسروں سے افضل اور بہتر سمجھے .اور یہ رویّہ اس کے روزمرہ کے معمول سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ آج کل اکثر خواتین اپنے سے کم تر عورتوں کو خاطر میں لانا تو درکناران سے سیدھے منہ بات کرنا تک گوارا نہیں کرتیں اور یہ مرض صرف امیر، رئیس اور مالدار عورتوں میں ہی نہیں بلکہ ہر عورت اپنے سے غریب اور کم درجے والی عورت کو حقیر سمجھتی ہے۔ اس کے سامنے اپنی برتری اور فوقیت ثابت کرنے کے لئے ہر جتن کرتی ہے حتی کہ اپنی دوسری مسلمان بہن کو نیچا دکھانے کے واسطے ایڑی چوٹی ہی کا زور لگا دیتی ہے.

محترم خواتین......! سوچئے......! ہم میں کتنی عورتیں ایسی ہیں جو سچے دل سے دوسرے کی قدر صرف اس لئے کرتی ہوں کہ وہ بھی اللہ کی مخلوق میں سے ہے، وہ بھی میری طرح اللہ کی بندی ہے اور مسلمان ہونے کی وجہ سے ہر ایک کا ادب واحترام کرنا

مجھ پر فرض ہے۔ یقیناً ایسی پاک صاف اور نیک سوچ رکھنے والی عورتیں بہت کم ہیں.

اور پھر بالخصوص شوہر تو آپ کا محسن اور حاکم ہے۔ اس کا ہر لحاظ سے دلی احترام آپ پر فرض ہے وگرنہ آپ خود فیصلہ فرمائیں جب آپ اپنے محسن وحاکم کی خدمت سے منہ موڑیں گی' قبول کرنے کی بجائے موڈ دکھائیں گی' اس کے ماں باپ' رشتہ داروں کی عزت کرنے کی بجائے ان سے عداوت رکھیں گی تو اس کو گھمنڈ اور فتور کا نام نہ دیں تو کیا کہیں...............؟

سارے روگ ختم:

اگر عورت میں یہ مرض نہ ہو' بلکہ ان جراثیم سے پاک صاف رہ کر اپنے آپ کو حقیر' فقیر' گناہگار اور کم تر سمجھے تو زندگی کی ساری تنگیاں خود بخود دور ہو جائیں۔ کیونکہ تکبر تمام تر فتنوں کی جڑ ہے جب گندی جڑ ہی کٹ جائے گی تو آپ کے گلشن میں کوئی بدبودار پودا پیدا نہیں ہوگا بلکہ پیار ومحبت کی فضا پیدا ہوگی اور پھر ہمیشہ خیر و عافیت' عاجزی' انکساری اور بہتری وسلامتی کے پھول ہی کھلیں گے۔

اللہ ہر مسلمان عورت کو عاجزی و انکساری کے زیور سے آراستہ و پیراستہ فرمائے' آمین۔

عورت میں تکبر کیوں آتا ہے؟

تکبر کی بنیادی وجہ دین سے دوری اور جہالت ہے۔ اکثر عورتیں دین سے دور ہونے اور جہالت کی وجہ سے غرور' گھمنڈ' فتور' انانیت' بوٗ موڈ اور تکبر جیسی مہلک امراض میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ دنیا داری کی ہوس اور بے دین عورتوں کی دوستی ومجلس عاجزی وانکساری کی تمام کلیوں کو روند کے رکھ دیتی ہے اور اسی طرح عقیدہ آخرت کی کمزوری' قبر کی وحشت اور تنہائی سے لاعلمی کی وجہ سے بھی یہ جراثیم پروان چڑھتے رہتے ہیں۔

کیا نعمتیں تکبر کے لئے ہیں:

اکثر عورتیں مقام' شان' عزت اور بعض معاملات میں امتیازی حیثیت اور برتر

ہونے کی وجہ سے خاوند کی قدر کھو دیتی ہیں ان کی نگاہوں میں خاوند کی کسی بات یا حکم کا کوئی رعب نہیں رہتا۔ بعض عورتوں کو اپنی خوبصورتی پر ناز ہوتا ہے اور بعض کو اپنی سمجھداری اور عقلمندی پر۔ کسی کو اپنی مالی حیثیت پر ناز ہے تو کسی کو اپنے میکے پر۔ الغرض مال' جان' ہمت اور ساری طاقت صرف اسی کوشش میں صرف ہو رہی ہے کہ دنیا کے اس کھیل میں اور نمود ونمائش کی اس دوڑ میں کسی نہ کسی طرح دوسرے سے آگے نکل جائیں' کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا جاتا. کہ اپنی بڑائی دوسرے کے سامنے جتا نہ دی جائے اور دوسرے کے کمتر ہونے پر ہلکی سی چوٹ نہ لگا دی جائے۔ بعض عورتیں تو فخر وغرور کا اظہار اس قدر چالاکی اور تیزی سے کرتی ہیں کہ زبان سے کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ صرف آنکھوں ہی آنکھوں میں طعن وتشنیع اور اپنی بڑائی کے تیر چلا دیتی ہیں اور اپنے انداز واطوار سے ثابت کرتی ہیں.......میرے مقابلہ میں تم کیا چیز ہو...........؟ بہر صورت جن چیزوں پر گھمنڈ اور غرور کرتے ہوئے گھر برباد ہوتے ہیں ہم اختصار سے ان کو تحریر کرتے ہیں

(۱)......خوبصورتی اور حسن پر فخر:

کسی کی شکل وصورت میں عیب نکالنا' ناک' کان کا مذاق اڑانا' اللہ پر اعتراض اور اس کا مذاق اڑانے کے برابر ہے۔ کیونکہ شکل وصورت عطا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے اس میں کسی دوسرے کا قطعی طور پر کوئی اختیار نہیں۔ اگر کوئی عورت خوبصورت' خوب رُو اور حسین وجمیل ہے تو اللہ کی مرضی سے ہے اسی طرح اگر کوئی عورت سیاہ رنگ' بدصورت' موٹے ناک یا چھوٹے قد کی ہے تو اسے بھی اللہ تعالیٰ نے ہی تخلیق فرمایا ہے۔

دین اسلام میں کالے کو گورے پر کسی قسم کی کوئی فضیلت نہیں۔ چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات۔ بڑھاپا حسن وجمال کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ اگر آپ خوب صورت ہیں تو اپنی خوبصورتی پر شکر کریں' فخر نہ کریں۔ اپنے خاوند اور دوسرے عزیز رشتہ داروں کو

شکل وصورت کے طعنے نہ دیں' اللہ تعالیٰ کو ایسی حرکتوں سے بہت نفرت ہے۔ ایک دفعہ حضرت سیدہ عائشہؓ نے آپ ﷺ کی کسی بیوی کو چھوٹے قد کی وجہ سے چھوٹی کہا' یہ طعنہ حقارتاً دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ تو نے ایسا جملہ کہا ہے کہ اگر اسے میٹھے سمندر میں ڈال دیا جائے تو وہ بھی کڑوا ہو جائے گا۔ اللہ اکبر۔ آج کل چھوٹی چھوٹی بات پر رنگ روپ اور شکل وصورت کے طعنے شروع ہو جاتے ہیں اور یہ مرض عورتوں میں عام ہوتا ہے۔ جب کہ اگر عورت ظاہری حسن کے ساتھ ساتھ اپنے باطن کو بھی حسین اور خوبصورت کر لے تو دنیا وآخرت کی معزز ترین ہستی بن سکتی ہے۔

(۲)......مال ودولت پر فخر:

چار پیسے آ جائیں تو بڑے بڑے اپنی اصلیت بھول جاتے ہیں۔ بسا اوقات تو دولت قاتل شرافت ثابت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کتنی ہی مالدار' صاحب حیثیت عورتیں شوہر کی نافرمان یا مطلقہ ہوتی ہیں۔ جبکہ دولت اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس پر اتراتے ہوئے شوہر کی بے قدری کرنا بہت بڑی بے شرمی ہے۔ سمجھدار خاتون کو اپنے خاوند پر زیادہ سے زیادہ خرچ کرتے ہوئے سعادت محسوس کرنی چاہیے۔ دولت کے بل بوتے پر گھر برباد کر لینا کہاں کی عقلمندی اور شرافت ہے......؟ بلکہ یہ تو حد درجہ جہالت اور بیوقوفی ہے۔

محترم خواتین! اگر آپ میں سے کوئی صاحب حیثیت اور مالدار ہے' اللہ تعالیٰ نے کسی طرح اس کے لیے آمدنی کا ذریعہ بنایا ہے تو اسے شکر کرتے ہوئے خاوند کی خدمت کرنی چاہیے۔ گھریلو معاملات میں خرچ کرتے ہوئے فراخ دلی اور خوش دلی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ جبکہ ہمارے ہاں اکثر خواتین یا تو پیسے خاوند سے چھپا کر رکھتی ہیں یا اس پر خرچ کرنے کے بعد بار بار جتلاتی رہتی ہیں۔ یہ دونوں صورتیں تکبر ہی کی پیداوار ہیں۔ نیک' شریف' خاندانی عورت دولت آ جانے سے اپنے شوہر کی خائن یا غدار نہیں ہوتی' بلکہ خیر خواہی' ہمدردی کا معاملہ کرتے ہوئے اپنے شوہر کو شریک مشورہ رکھتی ہے

اور مال آجانے پر اپنی محبت، خدمت اور وفا میں ذرہ برابر کمی نہیں آنے دیتی بلکہ دولت سے اپنے گلشن میں بہار پیدا کرتے ہوئے ہمیشہ اس کو تروتازہ اور آباد رکھتی ہے۔

یاد رکھیں! دولت نے کبھی کسی سے وفا نہیں کی، قارون و فرعون جیسے دولتمند کو بھی خزانوں سمیت ذلیل و رسوا اور تباہ و برباد کر دیا گیا۔ اس لیے اس کا جائز اور بہتر استعمال کریں وگرنہ مالدار نافرمان عورت سے فرمانبردار غریب عورت ہزار درجے بہتر اور افضل ہے۔

(۳)......ملازمت پر فخر:

بعض عورتوں کو ملازمت کا نشہ بھی کہیں کا نہیں چھوڑتا۔ نوکری کا بھوت ایسا سوار ہوتا ہے کہ گھر برباد ہو کر رہ جاتا ہے۔ اگرچہ شریعت کی حدود میں رہ کر عورت کو ملازمت کی اجازت ہے مگر اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ بازاروں میں بیگانے مردوں سے توڈیل کرتی پھرے اور شوہر کی نافرمان بن جائے۔

دفتروں میں غیر محرموں کے ساتھ مل کر کام کرنا عورت کے لیے حرام ہے اور اسی طرح موجودہ حالات میں لیڈیز آپریٹروں نے جس طرح بے حیائی، فحاشی اور عریانی کو فروغ دیا ہے ہر غیرت مند پاکستانی اس سے پریشان ہے۔ نوجوان نسل کو ایسی آوارہ لڑکیوں نے بے حیا بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

آجکل مسلمان کی بیٹی ملازمت کی آڑ میں آوارہ مزاج نوجوانوں کے سامنے دلہن کا ساسماں پیدا کرتے ہوئے انہیں اپنی زلفوں کا اسیر بناتی ہے .انا للہ وانا الیہ راجعون

مسلمانو! ذرا سوچو......کیا یہی مسلمانی ہے......؟

بہرصورت اگر کوئی عورت فتنوں سے بچ کر شریعت اسلامیہ کی پابندی کرتے ہوئے محنت، کام کاج، یا ملازمت کرتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ شوہر کی خدمت اور اس کے حقوق میں کمی نہیں آنی چاہیے۔ ملازمت جائز ہے اور اپنے خاوند کی عزت اور خدمت کرنا فرض ہے۔

(۴)......تعلیم پر فخر:

علم سے جہالت ختم ہوتی ہے۔تعلیم انسان کا زیور ہے۔علم زندگی کا ایسا نور ہے جس سے جہالت کے تمام اندھیرے چھٹ جاتے ہیں۔علم سے شعور٬طریقہ بندگی اور سلیقہ زندگی سے آگاہی ہوتی ہے۔لیکن افسوس کہ آج یہی علم باعثِ غرور وفتور بن چکا ہے۔ہر شخص اپنے علم پر نازاں ہے۔عورتیں بھی پڑھ لکھ جانے کے باوجود عمدہ قابلیت اور اچھی تعلیم ہوتے ہوئے بھی گھر برباد کیے بیٹھی ہیں۔

عیب حیرانی اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ بڑے بڑے دینی سکولز٬ کالجز اور جامعات چلانے والی بعض عورتیں گھر چلانے اور بسانے میں ناکام ہیں۔آخر کیوں ......؟ وجہ صرف یہی ہے کہ تعلیم کے اصل مقصد سے اعراض کرتے ہوئے جذبہ خدمت واطاعت ختم کر بیٹھتی ہیں اور سمجھتی یہ ہیں کہ اب شوہر سے خدمت کروانا ہمارا حق ہے۔جبکہ یہ بات سراسر غلط ہے۔نفع مند علم سے عاجزی٬شرافت اور سادگی میں اضافہ ہوتا ہے۔جس قدر علم بڑھتا جائے بے بسی وکم علمی کا احساس بھی بڑھتا جاتا ہے۔اپنی آواز یا تعلیم کے نشے میں مست خواتین مندرجہ ذیل پڑھی لکھی خاتون کے جواب پر غور کریں۔

کسی نے لیڈی ڈاکٹر سے سوال کیا جس نے اپنے فن میں پی٬ایچ٬ڈی یعنی تعلیم کی آخری ڈگری حاصل کی تھی آپ کس قدر تعلیم یافتہ ہیں ......؟ وہ جواب میں فرمانے لگیں مجھے پی٬ایچ٬ڈی کرنے کے بعد یقین ہو چکا ہے کہ میں بہت کم علم ہوں اور علم کا سمندر بہت بڑا اور بہت گہرا ہے۔

محترم خواتین!ہمیں بھی اپنی اس بہن کے جواب کی طرح عاجزی وانکساری کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔اپنی تعلیمی قابلیت پر غرور کرنا٬ جگہ جگہ اپنی قابلیت کی داستانیں سنانا٬ یہ بہت بڑی کمزوری ہے۔آپ اپنی ڈگریوں کو مقامِ غرور نہ سمجھیں بلکہ اپنی قابلیت اور اچھی تعلیم کا ثبوت اچھے کردار اور عمل سے پیش کریں۔ظاہری طور پر تقوی وطہارت کا لبادہ اوڑھ کر باطنی طور پر رب رسول کی نافرمانی اور بغاوت چھوڑ دیں۔پھر انشاء اللہ گھر

آباد ہی نہیں شاداب بھی ہونگے۔

کئی گھروں کی بربادی:

ایک معلّمہ‘ مبلغہ یا استانی جو خود خوشحال‘ صبر وشکر اور عاجزی و انکساری سے ازدواجی زندگی بسر کرتی ہے‘ یقیناً وہ کئی طالبات اور عورتوں کے لیے رہنمائی اور کامیابی کا باعث بنتی ہے وگرنہ پڑھی لکھی‘ نافرمان‘ سرکش‘ احسان فراموش اور خاوند کی باغی عورت کے کردار سے کئی طالبات اور عورتوں کی عملی حالت کمزور ہو جاتی ہے اور اس طرح کی ایک پڑھی لکھی نافرمان عورت کئی گھروں کی بربادی کا سامان ہوتی ہے۔

یاد رکھیں پڑھ لکھ کر جس قدر عمل‘ شرافت‘ سادگی اور عاجزی زیادہ ہوگی‘ رب تعالیٰ اسی قدر خاندان میں عزت اور معاشرے میں مقام عطاء فرمائیں گے۔

فخر وغرور کی تباہ کاریاں:

جس دن سے عورت اپنے آپ کو بہتر اور دوسروں کو کمتر سمجھنا شروع کر دے‘ اسی دن اس کا زوال شروع ہو جاتا ہے‘ گھر بربادی کی طرف چل نکلتا ہے۔ ہم اختصار سے فخر وغرور کے تین نقصانات بیان کرتے ہیں۔

(۱) محبت الٰہی سے محرومی:

فخر وغرور کے مرض میں مبتلا خاتون کبھی بھی اپنے اللہ کی محبت کو حاصل نہیں کر سکتی چاہے دیگر جتنے مرضی اعمال وحسنات کرتی رہے۔ جب تک وہ فخر وغرور کے شائبہ سے پاک نہ ہو‘ اللہ تعالیٰ اس سے نفرت کرتے رہیں گے۔ ایسی مغرور خاتون سے اللہ کی رحمت برکت اور مدد ناراض ہو جاتی ہے۔

(۲) لوگوں کی طرف سے بیزاری:

فخر وغرور کی بُو جلد محسوس ہو جاتی ہے۔ جس عورت سے یہ بدبو آنا شروع ہو جائے تمام اہل خانہ‘ عزیز رشتہ دار ایسی عورت کیلئے محبت واحترام کے دروازے بند کر

دیتے ہیں۔ ساری چاہتیں' عقیدتیں فوراً ختم ہو جاتی ہیں اور اسی طرح جب شوہر اپنی بیوی کے طور اطوار' چال چلن اور گفتگو سے فخر وغرور کا کڑوا ذائقہ محسوس کرتا ہے تو وہ فوراً تھوک دیتا ہے۔ ایسی بیوی کے لیے پیار ومحبت اور وفا کے تمام جذبات ختم ہو جاتے ہیں۔

(۳)...... کام کاج سے نفرت:

بعض گھروں میں لڑائیاں صرف گھر کی صفائی کے حوالے سے ہوتی ہیں۔ کئی خواتین گھر کی صفائی ستھرائی کرنے اور جھاڑو دینے میں بہت عار سمجھتی ہیں۔ برتن صاف کرنا ان کے لیے بہت بڑی مصیبت ہوتا ہے غرض کہ ہر کام سے جی چرانا شروع کر دیتی ہیں .... اس کی وجہ یہی فخر وغرور اور گھمنڈ ہے جس نے عاجزی وانکساری کا جنازہ نکال دیا ہے اور اب دل صرف یہی چاہتا ہے کہ ساری کائنات میری خدمت گزار ہو. اور میرے اشاروں پر چلے۔

یاد رکھیں ایسی سوچ اور فکر سے گھر آباد نہیں ہوتے .... بلکہ برباد ہوتے ہیں۔

نام زندہ کیسے رہے گا.....؟

جو عورت فخر وغرور کے جراثیم سے پاک ہو اور عاجزی وانکساری کے زیور سے آراستہ وپیراستہ ہو' اللہ تعالیٰ ایسی شریف' نیک اور صالح خاتون کے اچھے کردار' مثالی گھر اور بلند نام کو ہمیشہ زندہ اور آباد رکھتے ہیں۔ شوہر سمیت سارا خاندان اس کا ذکر خیر کرتا رہتا ہے ورگرنہ اس دنیا میں بڑی بڑی جاگیردار اور قد آور حسین وجمیل خواتین آئیں لیکن پانی کے بلبلے کی طرح فوراً مٹ گئیں۔ دنیا میں ان کا نام ونشان تک نہ رہا۔

مگر چشم فلک نے ایسی صاحب کردار عورتوں کا نظارہ بھی کیا کہ جنہوں نے ریشمی لباس' ناز ونعمت' زیورات اور شاہی چوغوں کو جوتی کی نوک پر ٹھکراتے ہوئے عاجزی وانکساری اور سادگی کو اپنی زینت بنایا' صبر شکر کا جام پیا اور پھر عظمت کی بلندیوں پر اس طرح فائز ہوئیں کہ آج بھی ان کا تذکرہ تاریخ کے اوراق میں سنہرے حروف سے روشن

ومنور ہے۔ سیدنا حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی بیوی بھی ان صالحات وطیبات میں سے ایک ہے کہ جس نے شہزادی بننے کے باوجود ساری زندگی فیشن کو اپنے قریب نہ آنے دیا۔

یاد رکھیں......! دنیا کے نشے میں مست‘ دنیا کے ناز نخروں اور فیشنوں میں غرق ہونے سے نام ونشان مٹ جاتے ہیں۔ بلندی صرف عاجزی اور سادگی سے ملتی ہے‘ اس کو اپنائیں اور بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مسلمان خواتین کو عاجزی وانکساری اور سادگی کی دولت سے مالا مال کرے اور شرافت کی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطاء فرمائے‘ آمین ثم آمین۔

فخر وغرور کا بدترین انجام:

دنیا میں سب سے پہلے فخر غرور اور تکبر کے مرض میں شیطان مبتلا ہوا۔اس نے جھکنے کی بجائے کہا انَا خَيْرٌ مِنْه میں اس سے بہتر ہوں۔ تو رب تعالیٰ نے اسے ہمیشہ کے لئے اپنی رحمت وبخشش سے دور کر دیا اور اسی طرح آپ تاریخ عالم کا مطالعہ فرمائیں جن جن لوگوں نے فخر وغرور کرتے ہوئے دوسروں کو حقیر سمجھا‘ رب تعالیٰ نے تھوڑی مہلت کے بعد ہمیشہ کے لئے انہیں تہس نہس کر دیا اور دنیا کی زندگی میں ان کے پلے سوائے بد نامی‘ رسوائی اور ذلت کے کچھ ہاتھ نہ آیا۔

آجکل بھی کتنے ہی گھر اسی لئے برباد ہوتے ہیں کہ مسئلہ صرف انانیت کا ہوتا ہے۔ وہ ساری زندگی جاتی نہیں اور بالآخر گھر تباہ ہو کر رہ جاتا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ تکبر سے برداشت مٹ جاتی ہے اور جب برداشت ختم ہو جائے تو گھر آباد نہیں رہ سکتا۔ کئی تعلیم یافتہ خواتین ساری زندگی اپنی حیثیت منوانے کے چکروں میں سرگرداں رہتی ہیں۔ دوسروں کو دکھا کر اپنا پاؤں اوپر رکھنا‘ ان کی زندگی کا ہدف ہوتا ہے۔ جب کہ یقیناً ایسی منفی سوچ سے ہمیشہ بُرے نتائج ہی سامنے آتے ہیں۔

محترم خواتین......! فخر وغرور سے صرف مستقبل ہی تاریک نہیں ہوتا بلکہ آخرت

بھی تباہ ہو جاتی ہے۔ اللہ نہ کرے اگر کوئی عورت شوہر کی نافرمانی اور تکبر کرتے ہوئے مرگئی تو دنیا کی کوئی طاقت اسے جہنم کے عذاب سے نہیں چھڑا سکتی۔ ایسی عورت کے لئے قبر کی تنگیاں اور محشر کی سختیاں شمار کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس میں ذرہ برابر بھی فخر وغرور ہوا اللہ تعالیٰ اسے رحمت کی نظر سے نہیں دیکھیں گے اور نہ ہی محبت سے بلائیں گے بلکہ روزِ حشر وہ ذلیل و رسوا ہوگا اور بالآخر فرشتے اُلٹے منہ جہنم رسید کردیں گے۔ اور ایک حدیث پاک کے الفاظ ہیں لا یَدْخُلُ الجنَّۃَ منْ کانَ فِي قَلْبِہ مثقالَ ذرَّۃٍ من کِبْرٍ جس کے دل میں رائی کے دانے برابر تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

ان ارشادات سے معلوم ہوا کہ فخر وغرور سے دونوں جہان اُجڑ جاتے ہیں۔ سوائے شرمندگی اور ذلت کے کچھ ہاتھ نہیں آتا............لہذا دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے اپنے غصے کی رفتار' جذبات کی تلخی و ترشی اور دماغ کی فرعونی رگ پر مکمل کنٹرول رکھیں۔ ان شاء اللہ اس سے کامیابی و کامرانی نصیب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب مسلمانوں کو ساری زندگی غرور' فتور' گھمنڈ' موڈ' انانیت' اور تکبر سے محفوظ فرمائے اور عاجزی وانکساری' جھکاؤ اور تواضع کی دولت سے مالا مال فرمائے آمین ثم آمین

اپنی اصلیت نہ بھولیں:

بلندی اور عظمت پالینے کے بعد اپنے ماضی کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ وہ لوگ ہمیشہ خسارے اور نقصان میں رہتے ہیں جو اپنی حقیقت اور اصلیت بھول کر سرکش اور نافرمان بن جاتے ہیں اور دوسروں کو انسان ہی نہیں سمجھتے۔ بلکہ اپنے گھمنڈ میں مست رہتے ہیں۔ نیک لوگوں کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ فراخی کے دنوں میں تنگی کے لمحات کو یاد رکھ کر اللہ کا شکر ادا کیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ حضرتِ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دورِ خلافت میں ایک علاقہ سے گزر رہے تھے کہ اچانک ایک مقام پر رُک گئے اور سوچنا شروع کر دیا یہاں تک کہ آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو گئیں۔ لوگوں نے پوچھا اے امیر المومنین لِمَ تَبْکِیْ آپ کی آنکھوں میں آنسو کیوں ہیں؟ فرمانے لگے' اے میرے بھائیو! یہ وہی جگہ ہے کبھی اس جگہ پر اپنے باپ کے جانور چروایا کرتا تھا۔ مگر آج اَعَزَّنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت سے نواز کر زمانے بھر کا معزز بنا دیا ہے۔ یہ سوچ کر میری آنکھوں سے شکر کے آنسو بہہ رہے ہیں۔ سبحان اللہ

شاید ہی کوئی مسلمان عورت ہو جو حضرت ابو ہریرہ کو نہ جانتی ہو۔ آپ ایک دفعہ درس حدیث دیتے ہوئے زارو قطار رو پڑے۔ شاگردوں نے پوچھا اے آقا آپؓ رو کیوں رہے ہیں؟ فرمانے لگے آج مجھے میرا ماضی یاد آ گیا کہ میں ایک عورت کا غلام تھا اور میرے نصیب میں کھانے کے لئے وہ ٹکڑے ہوتے جو اس کے دسترخوان سے بچ جاتے تھے۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الدِّیْنَ قِوَامًا وَجَعَلَ اَبَاهُرَیْرَةَ اِمَامًا﴾ اس اللہ کا شکر ہے جس نے میرے لئے دین کو پسند کیا اور مجھے حدیث رسول کا امام بنا دیا۔

محترم خواتین! اپنے اسلاف کی طرح اپنے ماضی کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ تاکہ دماغ میں تکبر کا کیڑا نہ پیدا ہو سکے بلکہ زندگی شکر کے آنسوؤں سے تروتازہ رہے۔

''مَیں'' مارنے کا طریقہ:

(۱) اپنی اوقات اور اصلیت کو کبھی نہ بھولیں بلکہ ہمیشہ سامنے رکھیں اور اچھی طرح جان لیں لِکُلِّ عُرُوْجٍ زَوَالٌ ہر عروج کو زوال ہوتا ہے وہ وقت جلد آئے گا کہ آپ کی شخصیت مٹ جائے گی اور نام ونشان تک نہ رہے گا۔

(۲) بہت جلد آپ زمین کے نیچے جانے والے ہیں۔ اس لئے زمین پر اکڑ کر چلنا آپ کے لئے اچھا ثابت نہیں ہوگا بلکہ قبر کی وحشت' کیڑے مکوڑوں کی دہشت

اور فرشتوں کی سختی کے سامنے آپ کے تمام ناز نخرے اور شوخیاں جواب دے جائیں گی۔

(۳) اللہ کے دربار کی حاضری کو ہمیشہ یاد کیا کریں جس وقت تمام وڈیروں اور چوہدریوں کی گردنیں جھک جائیں گی اور دل ڈر جائیں گے۔ اگر آپ دربار الٰہی کی ذلت برداشت کر سکتے ہیں تو فخر وغرور اور تکبر کا مظاہرہ کریں وگرنہ چھوڑ دیں کیونکہ اس روز عزت اور کامیابی صرف اور صرف شریف' نیک اور عاجزی پسند لوگوں کو ملے گی۔

خاتمۂ فخر وغرور کے لئے دعاء:

کوشش' محنت اور نیک ارادے سے سب کچھ ممکن ہے۔ آپ تلاوتِ قرآن کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل مسنون دعائیں ضرور پڑھا کریں۔ یہ دعائیں رسول اللہ ﷺ بھی پڑھا کرتے تھے۔

(۱)...... اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكِبْرِ

(۲)...... اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فِی عَیْنِی صَغِیْراً وَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ كَبِیْراً

اشعار مذمت تکبر:

حبابِ بحر کو دیکھو وہ کیسے سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے
غربت ہرگز نہیں ہے عیب غرور سے گریز کر
انجام فرعون ونمرود ذہن میں رکھ اور تکبر سے پرہیز کر

﴿إن اللّٰه لايحب كل مختال فخور﴾

''اللہ ہر تکبر والے شوخ مزاج کو پسند نہیں کرتا۔''

آٹھویں وجہ

دوسروں کے لیے میک اپ کمال اور شوہر کے لیے گندے بال

اسلام صفائی اور خوبصورتی کا دین ہے جو اپنے ہر ماننے والے کو پاکی اور طہارت کا حکم دیتا ہے۔ صفائی وستھرائی اور نفاست سے انسان کی شخصیت نکھر جاتی ہے۔ اچھی وضع قطع اور لباس باعث عزت ووقار ہوتا ہے۔

فیشن پرستی کے اس پرفتن دور میں شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے میک اپ اور خوبصورتی کا اہتمام کرنا بالکل درست اور جائز ہے بلکہ محبت میں اضافے کا باعث ہے شادی کے بعد عورت کی خوبصورتی اور چہرے کی چمک دمک صرف شوہر کے لیے ہونی چاہیے لیکن آج صورت حال بالکل اس کے برعکس ہے۔ ہماری خواتین بازاروں کی زینت اور سہیلیوں کی مجلس کے لیے بڑے تکلف اور فخر سے میک اپ کرتی ہیں لیکن اپنے سرتاج کے لیے میک اپ تو درکنار صفائی وستھرائی اور پاکی تک کا خیال نہیں رکھتیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیز خوشبو اور بجنے والا زیور عورت پر حرام ہے اور جو عورت میک اپ یا خوشبو لگا کر بازار جاتی ہے وہ بدکار ہے بدکار ہے اسے چاہیے کہ گھر واپس جا کر غسل کرے۔

اس سخت وعید کے باوجود عام بے دین عورتیں تو درکنار مذہبی خواتین بھی قرآن و حدیث سننے کے لیے سالانہ دینی اجتماعات اور پرگراموں میں شرکت کرنے کے لیے تیز خوشبو اور بجنے والا زیور، بناؤ سنگھار، میک اپ اور تکلف وفیشن کرتی ہیں۔ اس قدر پاکیزہ

اور روحانی مجلس میں سادگی وخلوص کا نام ونشان تک نہیں ہوتا بلکہ زیوارات وملبوسات کے مختلف سٹائل متعارف کرائے جاتے ہیں گویا ہماری مذہبی خواتین ان مبارک لمحات کو اپنی اصلاح وتربیت کے لیے غنیمت نہیں سمجھتیں بلکہ اپنی فوقیت' حیثیت اور برتری ثابت کرنے کا بہترین موقع تصور کرتی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

رہ گئی ہے رسم اذاں روح بلالی نہ رہی

ان کو چاہیے کہ گھر سے باہر تو بہترین اور مثالی زندگی گزارنے کے لیے دوسروں کے سامنے سادگی کا مظاہرہ کریں اور شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے میک اپ' بناؤ سنگھار اور خوبصورتی کا اظہار اپنے شوہر کے سامنے کریں۔ گھر کی آبادی اور شوہر کا دل جیتنے میں آپ کی نفاست' نزاکت اور خوبصورتی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی خاوند کے لئے نفاست اور خوبصورتی کا خیال رکھنے کا حکم فرمایا بلکہ آپ نے مردوں کو بھی منع فرما دیا کہ وہ جب لمبے سفر سے واپس آئیں تو رات کو اچانک گھر نہ آئیں بلکہ پہلے اطلاع دے کر آئیں یا دن کے وقت گھر پہنچیں۔

سیدنا حضرت جابرؓ فرماتے ہیں ہم ایک جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب ہم واپس مدینہ آئے تو فوراً اپنے اپنے گھروں کو جانے لگے' آپ ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ ابھی رک جاؤ...... ٹھہر جاؤ...... رات کے وقت اپنے گھروں کو جانا تاکہ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ پراگندہ' بکھرے بالوں والی عورت اچھی طرح کنگھی کر لے وَ تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ اور جس کا شوہر گھر سے غائب ہو وہ اپنے جسم کے زائد بالوں کی صفائی کر لے۔ اللہ اکبر۔

خواتین کرام! اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بلا شک وشبہ اسلام ہی دین فطرت ہے۔ بالخصوص جب شوہر کی آمد کا علم ہو یا وہ اپنے شوہر کی آمد ورفت کو جانتی ہو تو اس کی آمد پر صاف ستھرے لباس' پرمسرت چہرے اور خوشدلی کے ساتھ اُس کا استقبال کرے۔

عقلمند ماں کی بیٹی کو نصیحت:

ایک سلیقہ شعار اور سمجھدار ماں نے جب اپنی لخت جگر کو گھر سے رخصت کیا تو چند اہم' کار آمد اور مفید نصیحتیں تحفے میں دیں اور کہا اے میری بیٹی..........! اپنی زینت اور خوبصورتی کا ہر وقت خیال رکھنا' جب تیرا شوہر تیری طرف نگاہ بھر کے دیکھے تو اپنے انتخاب پر خوش ہو جائے' یاد رکھ..! تیرے جسم ولباس سے کوئی بُو یا کراہت نہ اٹھے جس سے وہ نفرے کرے وَ الْكُحْلُ اَحْسَنُ الْحُسْنِ اپنی شرمیلی آنکھ کو سرمے سے پر کشش رکھنا کیونکہ تیری نگاہ شوہر کے لیے خوشی کا مرکز ہے۔

خواتین کرام.....! ہم یہ بات دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں جو عورت بیان کردہ خرابیوں کو چھوڑ کر اس نصیحت پر عمل کرے' اس کا گھر کبھی برباد نہیں ہو گا انشاء اللہ۔

بچوں کا بہانہ اچھا نہیں!

یہ تو حقیقت ہے کہ بچوں کی دیکھ بھال اور انکی صفائی وستھرائی کا خیال رکھنا بہت مشکل ہے ایک عورت کے لیئے یہ بہت بڑا امتحان ہے کہ وہ بچوں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ شوہر کے جذبات واحساسات اور حقوق کا بھی خیال رکھے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر عورتیں اس اہم امتحان میں بری طرح فیل ہو جاتی ہیں اور شوہر کو علی الاعلان کہتی ہیں کہ "میں بچے سنبھالوں یا تیرا خیال رکھوں۔ مجھ سے دو دو کام نہیں ہوتے وغیرہ۔ ایسے جملے اور جذبات ان عورتوں کے ہوتے ہیں جن کے ذہن چھوٹے اور حوصلے کمزور ہوں۔ وگرنہ ایک سلیقہ شعار' سمجھدار خاتون تمام حقوق اپنی جگہ بہتر طریقے سے ادا کرتی ہے۔ بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ شوہر کی خدمت واطاعت اور محبت میں کوئی کمی نہیں آنے دیتی اور ایسی ہی عورتیں کامیاب ہوتی ہیں۔

موجودہ حالات میں:

اب ہر طرف بے حیائی کا جال بچھ چکا ہے' بے پردہ آوارہ عورتیں فل میک اپ'

بناؤ سنگھار اور فیشن کرتے ہوئے بازار ہی نہیں گلی محلوں کی زینت بن چکی ہیں۔ غرض کہ وہ عورتیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے حبائل الشیطان' شیطان کا جال کہا ہے' وہ ہر طرف شکاری کی طرح جال بچھائے بیٹھی ہیں۔ تو ایسی سنگین اور ایمان کیلئے پرخطر صورتحال میں گھریلو' شریف' پاکباز اور نیک عورتوں کا اپنے شوہروں کے لئے زینت کرنا' دلکش رنگین ہلکی خوشبو لگانا' اپنے لباس' وجود اور جسم کو پاک صاف رکھنا فرض ہے۔ وگرنہ یاد رکھیں اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کی بے توجہی' بے رخی اور بے پروائی کی وجہ سے کسی فتنہ میں مبتلا ہوگیا' اُس پر شیطان کا کاری وار چل گیا تو اس کی بیوی برابر کی ذمہ دار ہوگی۔

شوہر کیلئے زینت کرنے کے فوائد:

ہر عورت اپنے لبوں کی سرخی' آنکھوں کی سیاہی' رخساروں کی لطافت اور جسم و لباس کی طہارت سے اپنے شوہر کے دل پر حکمرانی کرسکتی ہے۔ ویسے بھی جب عورت بیان کردہ کمزوریوں کو چھوڑ کر صفائی کا خیال رکھے گی تو اُس کے چہرے پر نور ہو گا۔ شخصیت میں رعب کے ساتھ ساتھ بات میں اثر بھی ہوگا۔ مزید چند فوائد درج ذیل ہیں۔

(۱) صفائی و طہارت میں جہاں ایمان مکمل ہوتا ہے' وہاں اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوجاتے ہیں۔ گویا اپنی زینت اور خوبصورتی کا خیال رکھنے والی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی بھی فرمانبردار ہے۔

(۲) شوہر کے دل میں آپ کا وقار' پیار اور احترام بڑھ جائے گا' محبت میں اضافہ ہوگا' اور اس طرح آپ مسرت اور خوشی کی زندگی بسر کریں گی۔

(۳) آپ کا شوہر عورتوں کے فتنوں' چکروں اور جالوں میں کبھی نہیں پھنسے گا بلکہ آپ ہی کا ہوکر رہ جائے گا۔

(۴) آپ کے اس عظیم کردار کو دیکھ کر کئی عورتیں اپنا گھر آباد کرلیں گی اور اس طرح آپ کی ذات کئی گھروں کی آبادی کا باعث ہوگی۔

(۵) عورت اپنی نفاست کا خیال رکھتے ہوئے خدمت گزاری اور شرافت میں آگے بڑھے تو خاوند کبھی دوسری شادی نہیں کرے گا۔ اکثر عورتوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے شوہر دوسری شادی نہ کریں وہ اس سلسلہ میں ہزاروں جتن کرتی ہیں کہ کسی طرح شوہر کی دوسری شادی نہ ہو۔ جبکہ اپنی اس خواہش کی تکمیل کیلئے بہترین حل یہی ہے کہ خاوند کے سامنے بن سنور کر خوبصورت رہیں اور اُس کی خدمت کریں۔ انشاء اللہ الرحمٰن وہ دوسری شادی کبھی نہیں کرے گا۔

یاد رکھیں! جب بھی دوسری شادی کرے گا اس میں آپ کی بے توجہی اور بے پروائی کا بھی دخل آج کل دوسری شادی کرنے والے مرد کو بہت ملامت کی جاتی ہے۔ لیکن کبھی یہ غور نہیں کیا جاتا کہ آخر ایسا کیوں ہوا......؟؟ ہم یہ بات حالات واقعات کے تجزیے کی روشنی میں بڑی ذمہ داری سے کہہ سکتے ہیں کہ آج کل اکثر جو دوسری شادیاں ہوتی ہیں وہ پہلی بیوی کی زیادتی' بے توجہی اور زبان درازی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

شوہر کی مالی حیثیت کا خیال رکھیں:

افراط وتفریط نے مسلم معاشرے کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ ایک طرف تو عورتیں بناؤ سنگھار اور صفائی کی طرف توجہ ہی نہیں دیتیں اور دوسری طرف ہزاروں روپے کا میک اپ اور فیشن ہوتا ہے اور شوہر بیچارہ اس وجہ سے پریشان رہتا ہے کہ عورت کے میک اپ کا سامان اور ناز نخرے ہی پورے نہیں ہوتے۔

محترم خواتین! اعتدال کی راہ سب سے بہتر ہے۔ اپنی حیثیت کو دیکھ کر قدم اٹھائیں۔ آپ کو زینت کا کہا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ شوہر کی تنخواہ کا اکثر حصہ میک اپ کے سامان پر ہی صرف ہو جائے اور ظاہر ہے جب آپ ہر سہیلی' ہر مجلس اور ہر گھر کیلئے الگ الگ تکلفات' بناؤ سنگھار اور میک اپ کریں گی تو خرچہ بڑھ جائے گا اور جب آپ ضرورت کے پیش نظر صرف شوہر کیلئے میک اپ کریں گی تو زیادہ خرچہ

نہیں ہوگا اور بالفرض آپ کے حالات اجازت نہیں دیتے تو مہنگے میک اپ کی تکلیف نہ فرمائیں۔ عام درمیانی ہلکی پھلکی پیاری سی خوشبو پر بھی شوہر کے دل کو اپنی طرف مائل کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا اپنی حیثیت دیکھ کر اعتدال کا مظاہرہ کریں۔

حقیقی حسن و جمال

ایک عورت کا چہرہ خوشی و مسرت اور حسن و جمال سے تمتما رہا تھا' چہرے کی روحانیت میں حد درجہ جاذبیت تھی۔ ایک عورت نے پوچھا بی بی آپ چہرے کے لئے کیا استعمال کرتی ہیں۔ یہ اللہ کی نیک بندی کہتی ہیں میں ظاہری تکلفات اور میک اپ سے کوسوں دور ہوں۔ صرف اپنی نگاہیں نیچی رکھتی ہوں' زبان سے کثرت کے ساتھ ذکر کرتی ہوں..... چہرے کو خوفِ خدا کے آنسوؤں سے غسل دیتی ہوں۔ شوہر کی خدمت میں عزت اور سعادت محسوس کرتی ہوں اور اپنی چاہت کے لئے ایمان استعمال کرتی ہوں۔ سبحان اللہ

نویں وجہ

عورت کے میکے والوں کی مداخلت

عورت کے میکے کی اہمیت اور ان کا کردار:

شادی کے بعد مرد کے سسرال اور عورت کے میکے کا بھی گھر کی آبادی اور بربادی میں اہم کردار ہوتا ہے۔ اگر وہ قدردان ہوں تو نئے بندھن اور گھر کی آبادی کا سامان ہوتے ہیں اور اگر پیار ومحبت سے ناآشنا' بے رخے اور بے قدرے ہوں تو بسا اوقات وہ اپنے غلط کردار کی وجہ سے اپنی بیٹی کی طلاق اور گھر کی بربادی کا باعث بن جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اپنے داماد سے اچھا سلوک کریں اور اس کے ساتھ محبت واحترام سے پیش آئیں اور یہ یاد رکھیں کہ شادی کے بعد آپ کی ہمشیرہ' بیٹی یا عزیزہ کی عزت وآبرو اور اُس کا مستقبل اُس کے شوہر کے سپرد ہے۔ آپ کے مثبت اور اچھے کردار سے بہت بہتری آئے گی۔

دورنگی پالیسی اچھی نہیں:

منافقت اللہ کو پسند ہے اور نہ ہی اس کے بندوں کو۔ اس لیے ہر ایک کے ساتھ اپنا ظاہر وباطن ایک جیسا رکھنا چاہیئے اور بالخصوص حساس رشتہ داروں کے ساتھ نفاق والا معاملہ کرنا ازحد خطرناک ہے' ہمارے معاشرہ میں یہ مرض بہت عام ہے کہ اپنے داماد اور اسکے والدین اور عزیز رشتہ داروں کی آمد پر پہلے تو لمبے چوڑے تکلفات کیے جاتے ہیں' اپنی اوقات اور اصلیت سے بڑھ کر قدم اٹھایا جاتا ہے۔ بعد میں ان کے گلے شکوے' عیب جوئی اور غیبتیں کی جاتی ہیں۔ اپنے سارے خرچ اور اجر کو اچھی طرح ضائع

کرلیا جاتا ہے پھر بالآخر جب ان کے خلاف کی ہوئیں باتیں ان تک پہنچتی ہیں تو محبت میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ نفرت کے جراثیم اپنی جگہ بنا لیتے ہیں اور اس طرح نیا گھر بربادی کی طرف سفر شروع کر دیتا ہے۔ لہٰذا اپنے داماد اور بہنوئی کی دلی عزت اور قدر کریں۔ اپنی بہن یا بیٹی کا رشتہ کر دینے کے بعد بالخصوص بہنوئی اور داماد کے متعلق زبان درازی، الزام تراشی اور منافقت سے پرہیز کریں۔ اپنی منفی حرکات اور عادات سے اپنی بیٹی یا بہن کا گھر برباد نہ کریں بلکہ اگر کوئی ناخوشگوار موقعہ آ بھی جائے تو اچھے طریقے سے مناسب حل تلاش کریں جس میں تذلیل کی بجائے ہمدردی، خیر خواہی اور اخلاص کا پہلو نمایاں نظر آئے۔

اپنی نئی زندگی کا آغاز خود کریں:

اپنے والدین، بہن بھائیوں اور رشتے داروں کی عزت کرنا فرض ہے مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ ان کی اطاعت کرتے ہوئے شوہر کی نافرمان بن جائیں اور اپنے سارے معاملات انہی کے اشاروں پر کرتی رہیں بلکہ شادی کے بعد اپنی نئی زندگی کی ڈرائیور خود بنیں۔ اپنی زندگی کی گاڑی پر کسی دوسرے کو ڈرائیونگ نہ کرنے دیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اپنے شوہر کے ساتھ مل کر مثبت اور اچھے فیصلے کریں۔ جب آپ ہر معاملہ میں اپنے شوہر سے مشورہ کرتے ہوئے اس کی مثبت رائے تسلیم کریں گی تو ان شاء اللہ بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔ اپنے مفاد اور شوہر کے مفاد، اپنی عزت اور شوہر کی عزت کو دو الگ الگ چیزیں نہ سمجھیں بلکہ شوہر کے مفاد کو اپنا مفاد اور شوہر کی عزت میں ہی اپنی عزت محسوس کریں۔ شادی کے بعد اپنے والدین، بہن بھائیوں اور رشتے داروں کا احترام ضرور کریں لیکن یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشین فرما لیں کہ دنیاوی فیصلوں اور لین دین کے معاملات اور اسی طرح آمدورفت کے موقع پر شوہر کی بات ماننا، اس کا حکم حرفِ آخر سمجھنا آپ پر فرض ہے۔

شوہر کا راز افشاء کرنا یا میکے جا کر سسرال والوں کے خلاف باتیں کرنا:

ہر عورت کو شادی کے بعد سب سے پہلے یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے شوہر کی رازدان' پردہ پوش اور بااعتماد بیوی بنے۔ اپنے شوہر کی خاص باتوں کو باہر نہ کرے بلکہ اپنے پاس محفوظ رکھے وگرنہ یاد رکھے جس روز شوہر کو یہ علم ہو گیا کہ اس کی بیوی رازدان اور بااعتماد نہیں' اسی دن سے گھر بربادی کی طرف سفر شروع کر دے گا اور بداعتمادی کا زخم ایسا زخم ہے جو کبھی مندمل نہیں ہوتا۔ اس لئے ساری زندگی اس بات کا خیال رکھیں کہ اپنے شوہر کو کبھی بھی بداعتمادی کا شبہ تک نہ آنے دیں ان ناپاک' گندے اور زہریلے جراثیم سے گلشن کی بہاریں ختم ہو جاتی ہیں۔

بیوی تو لباس ہے:

بیوی کو شوہر کا لباس کہا گیا ہے۔ اچھے لباس سے انسان کی شخصیت' عزت اور وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اچھی بیوی سے سکون' عزت اور سلامتی کی راہیں ہموار ہوتی ہیں۔ جس طرح پھٹے لباس سے جسم کے نشانات واضح ہو جاتے ہیں' وجود' قد کاٹھ اور جسم کا تمام رعب ختم ہو جاتا ہے' اسی طرح اپنے شوہر کے نقائص کی تشہیر کرنے والی' اس کی کمی کوتاہی اچھالنے والی بدخلق بیوی سے شوہر کی شخصیت' وقار اور رعب ختم ہو جاتا ہے۔

محترم خواتین! اپنے شوہر کیلئے شرمندگی' بدنامی اور ذلت کا باعث نہ بنیں بلکہ مندرجہ بالا بیان کردہ دونوں باتوں کا ساری زندگی خیال رکھیں۔ راز افشاء مت کریں اور کبھی اپنے شوہر کی کمی کوتاہی نہ اچھالیں۔ بلکہ خیرخواہی' ہمدردی اور پردہ پوشی کا ثبوت دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تمام خوشیاں نصیب فرمائے گا۔ (ان شاء اللہ)

عورت کے میکوں کی کارستانیاں:

اپنے انجام سے بے خبر بعض خواتین اپنے گھر کی ہر اونچ نیچ اپنے میکے جا کر بیان

کرتی ہیں اور کئی چالاک عورتیں اپنے میکے جا کر قیامت برپا کر دیتی ہیں مگر پھر بھی سمجھدار' خیر خواہ اور خوف خدا رکھنے والے والدین یا بہن بھائی تمام باتیں سن کر ہمیشہ صبر و شکر اور فرمانبرداری کی تلقین کرتے ہیں اور اپنی بیٹی یا بہن کو اس کی کمی اور زیادتی کا احساس دلاتے رہتے ہیں۔ شریف لوگوں کی یہی پہچان ہے اور ایسے ہی کرنا چاہئے لیکن آجکل تو اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑی مارتے ہیں' جذبات میں اندھے ہو کر ہر غلط قدم اٹھاتے ہیں۔ زبان درازی اور آوارگی کی تمام حدود پھلانگتے ہوئے اپنی بیٹی یا بہن کو شوہر کی بغاوت پر اکسانا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ مل کر شوہر اور اس کے والدین اور رشتہ داروں کے متعلق خوب عیب جوئی کرتے ہیں غرض کہ نئے گھر کی بربادی میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ یاد رکھیں اپنی بیٹی یا بہن کا رشتہ دے کر داماد' اس کے والدین اور اس کے رشتہ داروں کے سامنے فخر و غرور کرنا یا ان کی توہین و تذلیل کرنا غیرت مند' ہوشمند اور وفا شعار مسلمانوں کا شیوہ نہیں۔

عورت کے میکوں کی مہربانیاں:

شوہر کیلئے سسرال کا رشتہ اپنی نزاکت کے ساتھ ساتھ محبت و لطافت کا مظہر بھی ہے اچھے سسرال اچھے قدردان اور مہربان ہوتے ہیں۔ اچھے سسرال کے چند امتیازی اوصاف مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) وہ اپنے داماد کی دلی قدر اور اس کا احترام کرتے ہیں۔ اس کے دکھ درد کے ساتھی اور شریک بنتے ہیں۔ کسی مسئلہ پر اونچ نیچ کے باوجود نہ توہین آمیز لہجہ اختیار کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے داماد کی عزت میں کمی آنے دیتے ہیں بلکہ اس کے فیصلے یا حکم کو اہمیت دیتے ہیں۔

(۲) اپنی بیٹی یا بہن کی ملاقات کیلئے جانے سے پہلے کوئی تحفہ' موسم کے مطابق پھل مٹھائی وغیرہ لے کر جاتے ہیں تاکہ پیار محبت اور چاہت وعقیدت میں اضافہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ کا بھی یہی فرمان ہے کہ تکمیل محبت اور پیار بڑھانے کیلئے

تحائف دیا کرو اور ایسے حساس رشتے کیلئے تحائف کا تبادلہ کرنا انتہائی مفید ہے۔

(۳) شادی کے بعد عرصہ دراز کیلئے اپنی بیٹی کو اپنے پاس نہیں رکھتے بلکہ شوہر کی آسانی وسہولت کا خیال رکھتے ہوئے اسی کی رضا اور خوشی کو مقدم رکھتے ہیں' یہ سمجھدار اور اچھے سسرال کی اہم خوبی ہے۔

(۴) احسانات اور اچھا سلوک کرنے کے بعد جتلاتے نہیں' طعنے نہیں دیتے بلکہ آئے دن خدمت' شرافت اور خیر خواہی میں آگے بڑھتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو گھر کی آبادی اور گلشن کی بہار کا باعث ہوتے ہیں۔ آیئے اپنی بیٹی یا بہن کے روشن مستقبل کیلئے اچھا کردار ادا کریں۔

دسویں وجہ

عقیدہ آخرت کی کمزوری

اگر کوئی عورت تمام خوبیوں کے باوجود ظلم وستم کا شکار ہے تو اسے بھی ہمت نہیں ہارنی چاہئے بلکہ اس کو رب کی رضا اور دنیوی آزمائش سمجھتے ہوئے صبر وشکر کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ کئی عورتیں ساری زندگی مظلوم رہتی ہیں اور ساتھ ساتھ بے عملی بلکہ بد عملی کی وجہ سے اپنی آخرت بھی تباہ کر لیتی ہیں ﴿خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ﴾ دنیا وآخرت میں نقصان اٹھاتی ہیں اور یہی سب سے زیادہ بدنصیب عورتیں ہیں کہ جو دنیا میں بھی ناکام رہیں اور بے عملی کی وجہ سے آخرت بھی برباد کر بیٹھیں۔

وگرنہ اگر آپ کے نصیب میں دنیا کی راحت نہیں تو صبر سے کام لیں۔ بے عملی سے اپنی قبر اندھیری نہ کریں۔ اللہ کی عبادت اور اس کی محبت ویاد میں آگے بڑھتے ہوئے خاموشی، پردہ پوشی اور سچائی کو زیور بنائیں۔ انشاء اللہ اس سے مستقبل بھی بہتر ہوگا اور اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی درجات بلند فرمائیں گے۔

عہد رسالت میں ایسے واقعات ملتے ہیں کہ خواتین نے اپنے حالات کی تنگی کا شکوہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے حال پر خوش رہتے ہوئے اللہ کی رضا پر راضی رہو۔ اللہ تعالیٰ دنیا کی تنگی کے بدلے آخرت کی تنگیاں دور فرما دیں گے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی۔ کہنے لگی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں مرگی کے سخت مرض میں مبتلا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے شفا عطا فرمائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کی بندی! اگر تو چاہے تو میں شفا کیلئے دعا کر دیتا ہوں اور اگر تو اس تنگی، پریشانی اور بیماری کو دنیا میں برداشت کرے گی تو اللہ تعالیٰ اس کے

بدلے تجھے آخرت میں جنت عطا فرما دیں گے۔

اس لئے عین ممکن ہے کہ آپ کی دنیوی تنگی' مصیبت اور پریشانی آپ کیلئے آخرت کے دن آسانی' کامیابی اور نجات کا سامان ہو۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: قیامت کے روز ایک ایسی عورت کو لایا جائے گا جس کی ساری زندگی دکھوں' مصیبتوں اور آزمائشوں میں گزری ہو گی۔ جب وہ جنت اور اللہ کی رحمت کا نظارہ کرے گی تو رب تعالیٰ سوال کریں گے اے میری بندی! کیا تیری زندگی میں کبھی غم بھی آیا......؟ وہ کہے گی یا اللہ! ہرگز نہیں' میں نے اپنی زندگی میں کبھی کوئی غم نہیں دیکھا' پھر ایسی عورت کو بھی لایا جائے گا کہ جس کی دنیوی زندگی دنیا کی رنگ رلیوں' آسائشوں' فراوانیوں لیکن اللہ کی بغاوتوں میں گزری جب وہ عذاب کو دیکھے گی تو اللہ تعالیٰ سوال کریں گے: اے میری بندی! بتلا کیا تو نے اپنی زندگی میں کوئی خوشی بھی دیکھی ......؟ وہ کہے گی: یا اللہ! ہرگز نہیں' میں نے اپنی ساری زندگی میں کوئی آسانی یا خوشی نہیں دیکھی۔

محترم خواتین! اس حدیث طیبہ کو پڑھنے کے بعد آپ پر یہ حقیقت واضح ہو جانی چاہئے کہ عقیدہ آخرت پر مکمل یقین رکھنا اور آخرت کی آسانی کیلئے دنیا کی تنگی برداشت کرنا بہت بڑا مبارک عمل اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ جنت کی ایک نظر سے دنیا کے سارے دکھ بھول جائیں گے اور ہر طرف اللہ کی رحمتوں کا نظارہ اور سایہ ہوگا۔

لہٰذا اپنے ظالم' سرکش اور بدعمل شوہر کے سامنے بھی لڑائی جھگڑے اور آئے دن فساد کی بجائے خاموشی اور برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اچھا کردار ادا کریں اور اللہ کی عبادت میں مصروف رہیں۔ انشاء اللہ آپ کے اچھے کردار' حوصلے اور اخلاق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آپ کے گھر کو بربادی سے بچا کر رکھے گا۔

مندرجہ ذیل نصیحتوں پر آج سے ہی عمل شروع کر دیں:

(۱) کثرت کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کریں اور کم از کم سورہ رحمٰن' سورہ ملک اور سورہ دہر کا معنی ومفہوم بھی سیکھیں۔ اس سے آپ کے عقیدہ آخرت کو جلا ملے گی اور آپ کو روحانی سکون اور اطمینان ہوگا۔

(۲) مسنون دعائیں یاد کریں۔ اگر زبانی یاد نہیں تو دعاؤں والی کتاب سے دیکھ کر پڑھیں' اس کی پابندی کریں' مسنون دعاؤں کی برکت' تاثیر اور طاقت سے آپ زندگی کی بہار اور روحانیت محسوس کریں گی اور آپ کے دکھوں' پریشانیوں اور مصیبتوں کا بوجھ بھی ہلکا ہو گا۔

(۳) گلے شکوے' غیبت' عیب جوئی' الزام تراشی اور بہتان بازی سے مکمل پرہیز کریں کیونکہ یہ سخت گناہ آپ کیلئے مزید پریشانی کا باعث تو ہو سکتے ہیں' آسانی یا کامیابی کا ذریعہ کبھی نہیں ہو سکتے۔ یاد رہے: ان گناہوں سے بچنا آپ کیلئے قدرے مشکل ہے لیکن آپ اپنی ایمانی قوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کو قریب نہ پھٹکنے دیں۔

مندرجہ ذیل باتوں پر یقین رکھیں:

(۱) دکھ سکھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اللہ جس حال میں رکھے اس کے فیصلے پر ہر وقت راضی رہیں۔ اگر اللہ کی طرف سے آپ کے نصیب میں کوئی دکھ لکھا ہے تو آپ کو آپ کا شوہر اس سے نجات نہیں دلوا سکتا اور جو خوشی' آسانی اور سہولت آپ کے مقدر میں ہے آپ کا شوہر وہ کبھی آپ سے دور نہیں کر سکتا۔

(۲) اگر آپ اپنے شوہر کی زیادتی پر صبر کریں گی تو اللہ تعالیٰ آپ کی عزت بڑھائے گا اور آپ کے درجات کو ضرور بلند کرے گا اور آپ کے ظالم شوہر کو برے انجام سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ یاد رکھئے گا کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں دیر تو ہو سکتی ہے اندھیر نہیں ہو سکتا۔

(۳) یہ دنیا فانی ہے' اس کی تمام نعمتیں' سہولتیں اور فراوانیاں جلد ہی ختم ہونے والی ہیں۔ اس لئے یہاں کی خوشی کو حقیقی خوشی نہ سمجھئے اور نہ یہاں کے غم کو حقیقی غم سمجھئے۔ بلکہ اس چندروزہ زندگی میں اپنے حقیقی اور اصلی گھر جنت کیلئے محنت کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر فتنے سے بچاتے ہوئے ہر قسم کی سلامتی عطا فرمائے۔ (آمین)

عظیم خواتین کا مثالی کردار
احوال و واقعات کی روشنی میں

اس ضمن میں دو اور اہم واقعات پیش خدمت ہیں جن کو سامنے رکھ کر ہر عورت کیلئے اپنے کردار کی اصلاح کرنا بہت زیادہ آسان ہے۔

شوہر کی غربت کا سہارا بن گئیں:

گھر بیٹھے چُوری' بوٹی کھانا اور باتیں کرنا بہت آسان ہے شوہر کیلئے نت نئے مسائل کھڑے کرنا کوئی مشکل نہیں۔ ناز' نخرے' مطالبے اور فرمائشیں ہر عورت کرتی ہے لیکن اپنے شوہر کی زندگی کی بہار بن کر اس کے ساتھ تعاون کرنا' غربت کو وبال جان نہیں بلکہ باعث رحمت سمجھتے ہوئے محنت ومشقت اور جفاکشی میں آگے بڑھنا بہت مشکل کام ہے۔ مندرجہ ذیل واقعہ پڑھ کر اپنے شوہر کی خدمت کا سہارا بنیں اور خدمت واطاعت میں مثال قائم کردیں:

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا' سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بڑی بیٹی تھیں۔ بڑی فراخ دل' بلند حوصلہ' فیاض' دلیر' جفاکش اور صابرہ خاتون تھیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ کی مالداری کے پیش نظر اپنی زندگی کی ابتدائی منزلیں دولت وثروت اور فراخی وفراوانی کے ماحول میں طے کی تھیں لیکن اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ شادی سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو حد درجہ غریب اور نادار شخص تھے۔ ان کا سارا اثاثہ صرف ایک گھوڑے اور اونٹ تک محدود تھا حضرت اسماء نے صبر وشکر اور حوصلے کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے شوہر کی غربت کو ہرگز عیب نہ سمجھا اور نہ ہی کبھی اپنی فراخی کے پیش نظر شوہر کو غربت وتنگی کا طعنہ دیا بلکہ اپنے شوہر کے گھر قدم رکھتے ہی اپنے آپ کو جفاکشی اور محنت ومشقت کا

عادی بنالیا۔ خدمت و محنت کا یہ عالم تھا کہ گھوڑے کو دانہ کھلاتیں' پانی بھرتیں اور دیگر تمام گھریلو کام احسن انداز سے سرانجام دیتیں۔ خدمت گزاری کا جذبہ اس قدر زیادہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو زمین کا ایک ٹکڑا عنایت فرمایا' حضرت اسماء وہاں جا کر کھجوروں کی گٹھلیاں چنتیں اور سر پر اٹھا کر لاتیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کھجوریں سر پر اٹھا کر آ رہی تھیں۔ راستے میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوگئی' آپ ﷺ اونٹ پر سوار تھے فوراً اترے اور اسماء کو بیٹھنے کی دعوت دی مگر اسماء نے شرم وحیا کے مارے اور آپ کے احترام کے پیش نظر بیٹھنے سے انکار کر دیا جب پیدل گھر پہنچیں تو اپنے شوہر کو یہ بات بتلائی تو وہ بطور مزاح فرمانے لگے: واہ' سبحان اللہ سر پر بوجھ لادنے سے شرم نہ آئی لیکن رسول اللہ ﷺ کے اونٹ پر بیٹھنے سے شرم آ گئی۔

خواتین کرام! پہلے آپ حضرت نبی کریم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کی ازدواجی زندگی کا مطالعہ کر چکی ہیں کہ حد درجہ محنتی' خدمت گزار اور صابرہ وشاکرہ تھیں۔ اسی طرح آپ ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل وبہتر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کی لخت جگر' صاحبزادی اور بیٹی کا عظیم کردار بھی آپ کے سامنے ہے اور ان عظیم ہستیوں کے کردار سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ محنت وخدمت عیب نہیں بلکہ یہ عزت وبرکت اور بلندی کا باعث ہیں۔ لہٰذا آپ بھی اپنے کردار میں نرمی لائیں' جھک جائیں' اپنے آپ کو بدل لیں' خدمت واطاعت اور صبر وشکر کی پیکر بنیں۔ اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی اور بلندی عطا فرمائے گا۔

اگر نبھا کی گنجائش نہ رہے:

اگر آپ اپنے اچھے کردار' اخلاق اور رویے کے باوجود بھی کہیں ناکام ہو جائیں' ظالم شوہر کی زیادتیاں حد سے بڑھ جائیں تو ایسے ناگزیر حالات میں بھی اسلامی تعلیمات سے روگردانی نہ کریں۔ عیب جوئی' غیبت اور الزام تراشی کی بجائے عزت

ووقار سے فسخ نکاح کے متعلق شریعت کے اصولوں پر عمل کریں۔ ایسی سنگین صورتحال میں آپ کو خلع کا حق حاصل ہے۔ آپ شوہر سے طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہیں' لیکن یہ پہلا قدم نہیں.........آخری قدم ہونا چاہیے۔ جب صلح صفائی اور گزران کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کی صحابیہ کا مثالی کردار ہمیشہ سامنے رکھیں اور اچھے اقدامات کا مظاہرہ کریں۔ حضرت حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی ثابت بن قیس سے ہوئی۔ حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا خوبصورت' خوش اخلاق اور صاحب حیثیت تھیں' مگر ثابت بن قیس ہر معاملے میں انکے الٹ تھے ان کی سیرت میں لکھا ہے کہ وہ ''كَانَ قَصِيرَ الْقَامَةِ'' چھوٹے قد کے تھے' ''قَبِيحَ الْوَجْهِ'' بدصورت تھے' ''مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ سَوَادًا'' لوگوں میں حد درجہ کالے تھے' ''وَكَانَ مَعَ ذَالِكَ خَشِنَ الطَّبْعِ'' اور اس کے ساتھ ساتھ بڑی سخت اور کھردری طبیعت کے مالک تھے' ''شَدِيْدُ الضَّرْبِ لِلنِّسَاءِ'' عورتوں کو بہت زیادہ مارتے تھے' حتی کہ ایک دفعہ حضرت حبیبہ کو اتنا مارا کہ ''كَسَرَ يَدَهَا'' ان کا ہاتھ توڑ دیا' مگر اس قدر تنگی' مایوسی اور زیادتی کے باوجود آپ زبان درازی' نافرمانی اور بے پروائی سے مکمل اجتناب کرتیں۔ ہر طرح خیال رکھتیں بالآخر جب ہر طرف سے مایوس ہوگئیں' بہتری کی کوئی راہ نظر نہ آئی تو رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور آکر کوئی فضول بات' الزام تراشی یا عیب جوئی نہ کی بلکہ فرمانے لگیں: ''ماآعيبُ عليه في خلقٍ ولا دين ولكني آكره الكفرَ في الاسلامِ'' میں اپنے خاوند پر اس کی ذات یا دین میں کوئی عیب نہیں لگاتی لیکن میں اسلام قبول کرنے کے بعد ناشکری و کفر کو پسند کرتی ہوں' میرے شوہر کی زیادتیاں اس حد تک بڑھ چکی ہیں کہ اب نافرمانی اور زبان سے کوئی غلط جملہ نکل جانے کا خدشہ ہے۔ آپ ﷺ ازراہِ کرم کسی طرح میری علیحدگی کروادیں۔

خواتین کرام! اس صحابیہ کے عظیم کردار' صبر و تحمل اور شرافت پر غور فرمائیں کہ کس قدر مناسب جملہ بول کر علیحدگی کا مطالبہ کیا اور ہونا بھی ایسے ہی چاہیے۔ مگر ہمارے

ہاں تو ایسے مواقع پر اگلی پچھلی ساری کسریں نکال دی جاتی ہیں۔کوئی بات' الزام اور طعنہ باقی رہنے نہیں دیا جاتا' جبکہ ایسا کرنا حد درجہ سخت گناہ اور شریعت کے متعین کردہ اصولوں سے بغاوت ہے۔حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا کے تذکرہ پر محدثین وشارحین لکھتے ہیں:''وَتلكَ المقالةُ تَدُلُّ على عظمِ صبرِها وحُسنِ خلقِها وكمالِ دِينها''ان کا یہ جملہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ بہت زیادہ صابرہ' اچھے اخلاق اور کمال دین کی مالک تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اسلامی تعلیمات کے مطابق چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلیٰ ظرفی اور خیرخواہی کی نایاب مثال:

دین اسلام میں دوسری شادی کا جواز موجود ہے'مسلمان شوہر بوقت ضرورت نیک مقصد کے لئے دوسرا نکاح کرسکتا ہے۔مگر اس اجازت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ پہلی بیوی کے حقوق کو دبایا جائے۔ بے رخی یا ظلم وستم کرتے ہوئے بالآخر طلاق دے دی جائے۔جیسا کہ آج کل عام ہورہا ہے۔دوسری شادی کے بعد پہلی بیوی میں ہزاروں عیب نظر آنا شروع ہوجاتے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یاد رکھیں! اپنی بیوی کے حقوق ادا نہ کرنے والا شخص جہاں دنیا میں آزمائشوں کا شکار ہوگا وہاں روزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں جب حاضری ہوگی تو اُس کا چہرہ ذلت سے جھک جائے گا اور جسم کا ایک حصہ فالج زدہ ہوگا.......... بدنصیب ہیں وہ لوگ جو عارضی فائدے کیلئے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے۔

اسی طرح خواتین اسلام کو بھی بے راہ روی اور بے دینی سے بچنا چاہیے اور اپنے پیارے دین اسلام کا فیصلہ بخوشی تسلیم کرنا چاہیے۔اگر دین شادی کی اجازت دیتا ہے تو اپنی ہوس کو دین سے آگے نہ بڑھائیں۔ بلکہ اگر شوہر نیک مقصد اور ضرورت کے پیش نظر دوسری شادی کرلے تو فراخ دلی اور اعلیٰ ظرفی کا ثبوت دیں اور اپنے فرائض اچھے طریقے سے ادا کرتے رہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا وآخرت میں سرخرو فرمائیں گے۔

تربیت نفس اور ضیافت طبع کے لئے ایک مسلم خاتون کا بے مثال کردار ملاحظہ فرمائیں:

❁ ایک شخص نے ضرورت کے پیش نظر دین دار' نیک عورت کے ساتھ دوسری شادی کرلی اور ساری زندگی پہلی بیوی کو خبر تک نہ دی کہ میں دوسری شادی کرچکا ہوں۔لیکن جس طرح کہ یہ مقولہ مشہور ہے کہ "عشق اور مشک چھپائے نہیں چھپتے" ...... بالآخر پہلی بیوی کو دوسری شادی کا علم ہوگیا مگر اُس نے حددرجہ دینداری' اعلیٰ ظرفی اور وفا کا ثبوت دیتے ہوئے ساری زندگی شوہر سے پوچھا تک نہ کہ آپ نے میری اجازت یا مرضی کے بغیر دوسری شادی کیوں کی ہے...... ؟؟ حتیٰ کہ شوہر فوت ہوگیا۔

شوہر کی وفات کے بعد جب جائیداد کی تقسیم کا وقت آیا تو اس اللہ کی نیک بندی نے ساری جائیداد کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور ایک حصہ دوسری بیوی کو دے دیا اور ساتھ یہ لکھا کہ مجھے اس بات کا علم عرصہ طویل سے ہوچکا تھا کہ میرے شوہر نے آپ کے ساتھ دوسری شادی کی ہے۔مگر میں نے ساری زندگی اپنے شوہر سے اس بات کا تذکرہ تک نہ کیا۔تاکہ وہ کسی پریشانی یا شرمندگی کا شکار نہ ہوں۔اب شوہر کے فوت ہونے کے بعد میں نے وراثت کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے ایک حصہ اپنے پاس اور دین کے مطابق دوسرا حصہ آپ کی خدمت میں بھیج رہی ہوں' اس کو قبول فرمائیں۔جب قاصد دوسری بیوی کے پاس آدھا حصہ لے کر پہنچا تو اس نے لینے سے انکار کردیا اور کہنے لگی کہ اس بات میں تو کوئی شک نہیں' انہوں نے میرے ساتھ دوسری شادی کی تھی مگر چند ماہ قبل اُنہوں نے مجھے طلاق دے دی تھی۔اس لئے اب میں اس حصہ کا حق نہیں رکھتی۔ چنانچہ جب قاصد واپس آیا تو پہلی بیوی نے پھر بھی آدھا حصہ دے کو بھیج دیا اور کہا کہ پہلے آپ کا حصہ تھا مگر اب آپ اس حصہ کی حقدار تو نہیں لیکن اس کے باوجود آپ میرے شوہر کے نکاح میں رہ چکی ہیں۔میں اس وجہ سے یہ مال آپ کو تحفہ کے طور پر

دیتی ہوں۔ آپ اس کو قبول فرمائیں۔ چنانچہ اس امانتدار نیک خاتون نے اس مال کو قبول کرلیا۔

معزز خواتین! اس واقعہ کی روشنی میں ہم بتلانا یہ چاہتے ہیں کہ تنگ نظری اور بے دینی سے زندگی آزمائشوں کا شکار ہوتی ہے۔ اعلیٰ ظرفی اور دین داری کا ثبوت دینے سے زندگی میں خوشحالی اور برکت ہوتی ہے۔ اس لئے اپنے دین پر قائم رہیں اور دین کے ہر حکم کو دل سے بخوشی قبول کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں آپ کو اس کی جزا عطا فرمائیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

غیرت منداور باحیا بیٹی کا جواب:

ایک بیٹی اپنے باپ اور شوہر کے ساتھ جارہی تھی۔ باپ آگے، بیٹی درمیان میں اور شوہر پیچھے تھا۔ چلتے چلتے باپ نے کہا اے میری لخت جگر مجھے تمہارا انداز پسند نہیں آیا۔ میں آگے ہوں تم درمیان میں اور تمہارے سرتاج سب سے پیچھے ہیں۔ کیوں نہ ہو کہ تم اپنے شوہر کو آگے کردو اور خود اس سے پیچھے ہوکر ہمارے ساتھ چلو۔

جب شرم وحیاء کی پیکر بیٹی نے باپ کی بات کو سنا تو کہنے لگی اے ابا جان! آپ کی بات درست ہے..... مگر میں آپ دونوں کے درمیان اسلئے چل رہی ہوں کہ آپ کے قدموں پر رکھتی ہوں اور میرے قدموں کے نشانات پر میرے شوہر کے قدم ہوتے ہیں۔ میری غیرت یہ بھی گوارا نہیں کرتی کہ میں سب سے پیچھے چلوں اور میرے قدموں کے نشانات پر کوئی غیر محرم اپنے قدم رکھے۔ اللہ اکبر

رشتہ کرتے ہوئے سنہرے اصول سامنے رکھیں

اکثر اوقات شادی کی بنیاد ہی غلط اور سطحی معیار پر رکھی جاتی ہے۔ ہر شخص شرافت' خلوص و وفاداری اور دینداری کو پسند کرتا ہے مگر شادی کے موقع پر فیصلہ صرف دولت' شکل وصورت اور دنیوی مفاد دیکھ کر کیا جاتا ہے۔ بالآخر اپنی غلطی کا احساس تو ضرور ہوتا ہے مگر سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں کیا جا سکتا۔

باہم رشتہ کرتے وقت اگر مندرجہ ذیل مفید اصولوں کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے تو مستقبل میں یہ نیا گھر برباد ہونے سے بچا رہتا ہے' پہلے دن ہی سے تحمل مزاجی' برداشت اور غور وفکر سے کام لیں۔ جذباتی فیصلوں سے مکمل اجتناب کرتے ہوئے مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کریں۔

(۱) ظاہری شکل وصورت اور قد کاٹھ کو ترجیح نہ دیں۔ یہ سب چیزیں وقت کے ساتھ ساتھ کشش کھو بیٹھتی ہیں۔ بلکہ اکثر اوقات بڑا خوبصورت چہرہ اپنے برے عمل اور کردار کی وجہ سے بہت مکروہ لگنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح ایک معمولی چہرہ اپنی اچھی عادات و اخلاق اور پاکیزہ کردار کی وجہ سے پر کشش اور محبوب بن جاتا ہے۔ اسی طرح صرف حسب ونسب اور برادری کی بنیاد پر کیے ہوئے رشتے بھی کم ہی کامیاب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ پسندیدہ دین' دینِ اسلام کو مقدم رکھیں۔ رشتہ داری کا ہر فیصلہ دین کے مطابق کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جذبہ کی قدر کرتے ہوئے کبھی آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔

(۲) دونوں طرف سے برابری کا لحاظ رکھنا بھی بہت مناسب ہے' اگر لڑکی تعلیم یافتہ ہے تو صاحبِ تعلیم لڑکے کا انتخاب انتہائی بہتر ہے تاکہ تعلیمی میدان میں ایک

دوسرے کے معاون ثابت ہوں' اسی طرح دولت اور خوبصورتی میں بھی توازن برقرار رکھیں۔ البتہ شرافت کی موجودگی میں عدم توازن کسی حد تک مضر نہیں ہوتا۔

(۳) اللہ تعالیٰ کے ارشادِ پاک قولوا قولاً سدیدًا سیدھی سیدھی بات کرو' پر بالضرور عمل کریں۔ اپنی حیثیت اور اوقات کو چھپا کر اپنے بیٹے یا بیٹی کا مستقبل داؤ پر نہ لگائیں۔ عمر چھپانا' تعلیم زیادہ بتلانا' جسمانی عیب یا دائمی بیماری کا ذکر نہ کرنا۔ یہ بہت بڑی زیادتی اور گناہ ہے۔

(۴) صرف خوبصورت لڑکی دیکھ کر رشتہ نہ کریں' بلکہ اس کے والدین اور بہن بھائیوں کے کردار و معاملات کو سامنے رکھیں۔ لڑکی کے اہل خانہ کی عادات و حرکات' اخلاق اور ماحول کو فراموش کرنا حد درجہ حماقت ہے کیونکہ شادی کے بعد تعلقات میں کمی لانا بہت مشکل ہوتا ہے۔

ہاں اگر لڑکی دیندار' نیک سیرت اور صاحب تقویٰ ہے' اس پر ماحول کا اثر نہیں تو پھر بھی یہ ذہن میں رکھیں کہ گندگی سے ہیرا اٹھانا قدرے مشکل ہے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی دامن آلودہ ہو ہی جاتا ہے۔ بہرحال آپ ہر ممکن طریقہ سے اپنے دامن کا خیال رکھیں!

(۵) بچپن میں نسبت طے کر دینا سراسر جہالت اور بے دینی ہے۔ اس لئے آپس میں حد درجہ محبت و الفت ہونے کے باوجود ایسی پینگیں نہ بڑھائیں۔ کسی وجہ سے رشتہ نہ ہونے کی صورت میں مستقبل میں ناراضی' دوری اور نفرت کے مواقع بڑھ جاتے ہیں۔

(۶) بڑوں اور بزرگوں کے تجربات کبھی فراموش نہ کریں بلکہ اگر بڑے صاحبِ اخلاص اور خیر خواہ ہیں تو ان کی باتوں پر عمل کریں۔ جہاں سے روک دیں رک جائیں۔ اپنے جذبات کو ان کے تجربات کے سامنے قربان کر دیں۔ وگرنہ مستقبل میں مخلص اکابر کے مشوروں کو چھوڑنے کا نقصان ضرور ہوگا۔ پنجابی کی

مشہور کہاوت ہے:

''سیانیاں دا کیہا تے اولیاں دا کھادا بعد وچ پتہ لگدا اے''

مگر پھر کیا فائدہ جب چڑیا چگ گئی کھیت۔

(۷) وٹہ سٹہ کی شادی سے گریز کریں ایسا کرنا شرعاً جائز ہے نہ مستقبل میں اس کے نتائج بہتر ہوتے ہیں۔

مذکورہ تمام اصولوں کو سامنے رکھ کر قدم اٹھائیں اور معاملہ اپنے اللہ کے سپرد کرتے ہوئے فیصلہ فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ خیریت و عافیت عطا فرمائیں گے۔ انہیں گزارشات کے ساتھ میں اپنی معروضات ختم کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ ہر مسلمان کو آفات وبلیات اور مصائب سے پاک مبارک زندگی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

شوہروں کی خدمت میں گزارش

یہ کتاب ہماری تحریر کا پہلا حصہ ہے جس میں عورتوں خصوصاً بیویوں کی کوتاہیوں کا ذکر ہے۔ دوسرے حصہ میں مرد کی زیادتیوں کا تذکرہ بھی کیا جائے گا' پہلے حصہ میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ گھر کی بربادی میں سارا قصور عورت ہی کا ہوتا ہے..... بلکہ بعض مقامات پر مرد کی ناانصافیاں بھی سرفہرست ہیں۔ مگر آپ بحیثیت بیوی مذکورہ کوتاہیوں کی اصلاح فرمالیں گی تو پھر ضرور بہتری آئے گی اور آپ اللہ کے ہاں بھی سرخرو ہوں گی اور بیوی کے حقوق میں کمی بیشی کرنے والے شوہر کے متعلق رحمۃ للعالمین ﷺ کا ارشاد ہے: جو ظالم شوہر گھر کی چاردیواری میں بے پروا ہو کر اپنی بیوی پر ناجائز ہاتھ اٹھاتا ہے' اس کے حقوق ادا نہیں کرتا' اس کی جائز ضروریات پورا نہیں کرتا وہ سب سے زیادہ بدترین شخص ہے اور اس کا بدترین انجام یہ ہوگا کہ روز قیامت نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج' غرض کہ تمام نیکیوں کے باوجود اس کو جہنم رسید کر دیا جائے گا۔ (حدیث صحیح)
اس لئے اللہ تعالیٰ سے ڈر جائیں۔ وہ آپ کی ایک ایک ادا اور حرکت دیکھ رہا ہے اور اللہ کے نام پر حاصل کی ہوئی اس کی بندی کو ظلم وستم کا نشانہ نہ بنائیں بلکہ اس کا احترام کرتے ہوئے اس کے حقوق اچھی طرح ادا کریں۔

نوٹ شوہر کے متعلق ہماری کتاب ناکام شوہر کا انتظار فرمائیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

العبد الفقیر الی اللہ الغنی

عبدالمنان راسخ

خادم السنۃ النبویۃ الشریفۃ

10 اپریل 2005ء بروز اتوار

علم وتحقیق کے جواہر

1)	گلستان رسالتؐ کے دو پھول	عام قیمت :40روپے
2)	انسانیت کا زیور نرمی	عام قیمت :36روپے
3)	لعنتی کون	عام قیمت :60روپے
4)	مسنون رکعات تراویح	عام قیمت :14روپے
5)	تاریخ واصطلاحاتِ حدیث	عام قیمت :25روپے
6)	معجم اصطلاحات اصول الفقہ	قیمت :60روپے
7)	معجم اصطلاحات الاحادیث النبویہ	قیمت :70روپے
8)	گالی حرام ہے	عام قیمت :30روپے
9)	وہ ہم میں سے نہیں!	قیمت :40روپے
10)	السلام علیکم	زیرِ طبع
11)	عظمتِ قرآن بزبان صاحب قرآن	زیرِ طبع
12)	پیارے کون؟	زیرِ طبع
13)	لغات الحدیث	زیرِ طبع
14)	بچ جاؤ!	زیرِ طبع
15)	برکت (اسلام کی روشنی میں)	زیرِ طبع
16)	امانت کیا ہے؟ شرعی تصور	زیرِ طبع
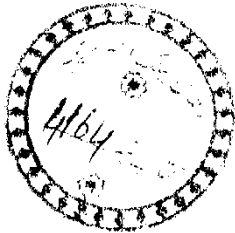
یاد رہے! مصنف کی تمام کتب صحیح احادیث اور مستند واقعات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ محدثین کرام اور جمہور اہل علم کی آراء کا مکمل لحاظ اور احترام کیا جاتا ہے۔

برائے مراسلات: C'479 بلاک' علامہ اقبال کالونی' فیصل آباد 0300-6686931
مکتبہ قدوسیہ رحمٰن مارکیٹ' غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

❀❀❀❀❀

مؤلف کی دیگر کتب